ماشاء الله لا قوة الا بالله

المولف الله کی برکت الموسوم بہ نسخہ متبرکہ

کلید کرامت

سنہ ۱۳۲۴ھ

سنہ ۱۹۰۶ء

حسب فرمائش رائے صاحب متی لال سنگھ اینڈ سنز تاجران کتب لاہور

در مطبع مفید عام لاہور

Marfat.com

Marfat.com

Collection of Prof. Muhammad Iqbal Mujaddidi
Preserved in Punjab University Library.

پروفیسر محمد اقبال مجددی کا مجموعہ
پنجاب یونیورسٹی لائبریری میں محفوظ شدہ

Marfat.com

Marfat.com

130988

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رَبِّ یَسِّرْ	وَلَا تُعَسِّرْ	وَتَمِّمْ بِالْخَیْرِ

سپاس بیقیاس خلاق اکبر جن و بشر کو سزاوار ہے۔ جس نے اپنی قدرت کاملہ
انبیا کو نبوت و امامت کا خلعت پہنایا شریعت و طریقت کا امام بنایا۔ اون کی نبوت
کی تصدیق کے لئے بڑے بڑے معجزے اُن کے ہاتھ سے ظاہر کئے اولیا کو دین حق
کی تکمیل کا تاج پہنا کر نیابت کا کام زمانہ کا انتظام اون کی سپرد کیا ولایت کا اختیار
اونکے ہاتھ میں دیا ہزاروں کرامات و خوارق عادات شاہد حال اون کے حال کے بنائے
اُن کے دیکھنے سے انسان ضعیف بنیان نے جہل کے ظلمت سے نکل کر علم الیقین
کی روشنی حاصل کی اور ایمان کا چراغ اس کے صدق و اخلاص کے گھر میں چمکا۔

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ۔ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ
وَیُمِیْتُ وَھُوَ حَیٌّ لَا یَمُوْتُ اَبَدًا اَبَدًا ذُوالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ بِیَدِہِ الْخَیْرُ

شک کا ایک خداوند جہان	خلق کا خالق شہ کون و مکان	صانع لو
رازق و رزق پلو روالی جہان	جسکا حاکم فیض بخش کائنات	سر
حکم ہو جسکا سے ساری زمین	سر سجدہ ہے ہمیشہ آسمان	

Marfat.com
Marfat.com

...ہ وہ سب کا پاسبان	موجد ایجاد عالم ہے وہی	ہے وہی نقاش نقش جسم جان
...ش بندہ کے گناہ	ہی یہ سرور سرگروہ عاصیان	جناب رسول خدا کے مقبول

...جمیع المذنبین رحمۃ اللعالمین احمد مجتبےٰ محمد مصطفےٰ سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات جامع صفات حمیدہ وخصائل پسندیدہ ہیں جنہوں نے لاکھوں گمراہ نامہ سیاہ ...ہدایت دکھلاکر منزل مقصود پر پہونچائی ہزاروں کفار راندہ روزگار مسلمان بنائے سینکڑوں گنہگار شفاعت کبرای کے ذریعہ سے بخشوائی دین اسلام پھیلایا ہدایت کا رستہ دکھلایا۔ الحمد للہ الذی ہدانا الی اسلام بطفیل النبی الامی القرشی الہاشمی الابطحی المکی المدینی

جعلنا مومنا و ہیمنا مسلما	غرض خیر دنیا میں دین خیر الورا	رہبر عالم رسول مجتبےٰ
...مدح کیا لکھوں میں اس صاحب کی	...ی خود تعریف کرتا ہے خدا	وقت ... ہی نکلا
...وقت مشکل چاہیئے مشکلکشا	...اے دین امام مومنان	سرگروہ انبیا ...ا
...باعث ایجاد ہے حضرت کی ذات	کچھ نہ ہوتا گر نہ ہوتا مصطفےٰ	...ہو گیا سب کچھ اسی کے ...
...دونیا مہر و مہ ارض و سما	سرور اگر سروری مطلوب ہے	ورد کر صلِّ علےٰ ...

...حضرت کے چاروں اصحاب نبی کے احباب حامی دین امام المومنین خلفائے ... جنہوں نے حضرت کے روبرو میدان غزا میں تلواریں ماریں کفار کے گردنیں ... جب حضرت خلد کو سدھارے اون کے چاروں یار پیارے اپنے اپنے عہد میں ... پر جانشین ہوئے اور ایسی ایسی جانبازیاں کیں کہ اون کی ہدایت سے خاص و ... اسلام ہوئے باج گذار روم و شام ہوئے زمانہ کو فیض پہونچا ... ساحل یا ملک کو آباد کیا خلق خدا کو شاد کیا ان چاروں ... ہیں بلکہ اگر چار عنصر عالم اسلام ... دوستی ہے جو کوئی ... دل سے ... خلق ہے حاکم ہے محکوم ... جاں ... دم ...

Marfat.com

Marfat.com

حضرت کی بھی اکیانویں سال کی تھی اگرچہ حضرت کی خوارق وکرامات بیحساب ہیں قلم دو زبان کا کیا امکان ہے کہ تحریر یا تقریر کرے مگر اس حساب سے فی سال عمر شریف حضرت کی ایک ایک کرامت ومناقب شمار میں آگیا سوائے اسکے ہر ایک مناقب کی خاتمہ پر جو منظوم غزلیں مدحیہ زیب اندراج پائی ہیں وہ فقیر نے نقطہ اپنی دلی شوق اور باطنی ذوق سے لکھکر درج کئے ہیں اور خاتمۂ کتاب میں جس قدر مناقب تحریر ہوئے ہیں وہ سوائے مناقب غوثیہ اور کتب والا رتب سے انتخاب ہوکر کتاب کے شامل ہوئے۔ **قطعہ تاریخ**

جو این باغ کرامات جناب غوث صمدانی
بروئی عالم فانی شگفت از فضل ربانی

عجب نور علی نور چو گلزار بہشت آمد
کہ از نظارہ اش چشم نظر گردید نورانی

بود سرسبز دائم این چمن در گلشن دنیا
بلطف غوث اعظم حضرت محبوب سبحانی

عجب باغیست این باغ کرامت گلشن خوبی
نمیدارد بآب ورنگ خود اندر جہان ثانی

چو سرور سال تاریخش بجست از عندلیب دل
ندا آمد ز رضوان باغ محی الدین گیلانی

ایضاً

نئی پھولی ہے یہ گلزار جنت
یہ گلدستہ نیا باندھا گیا ہے
یہ گلشن ہے جناب محی الدین کا

یہ تازہ باغ محبوب خدا ہے
اسے دیکھا ہے جسنے شوق دل سے
کہا صل علے صل علی ہے

بذکر غوث اعظم قطب عالم
حقیقت میں یہ نسخہ دلربا ہے
مریدان جناب غوث اعظم

کریں گر جا خدا اسپر رضا ہے
یہ گنج معرفت ہے بے بہا گنج
یہ مخزن مخزن صدق وصفا ہے

لکھا سرور نے اسکا سال تالیف
کہ گلدستہ کرامت کا بنا ہے

+ + + +

ذکر شجرۂ طیبہ غوثیہ واصلاب واولاد اعظمیہ قدس سرہ

حضرت غوث الثقلین محبوب سبحانی ابو محمد شیخ عبد القادر جیلانی بن سید ابو صالح بن سید موسی بن سید عبد اللہ بن سید جنگی زاہد بن سید محمد رومی بن داؤد بن سید موسی ثانی بن سید عبد اللہ ثانی بن سید موسی ثالث بن سید عبد اللہ محسن بن سید محمد المشہور بحسن سید

Marfat.com

بن امام حسن بن اسد اللہ الغالب علی ابن ابو طالب کرم اللہ وجہہ یہہ شجرہ حضرت کا پدری ہے
اور مادری شجرہ اسطرح پر کتابوں میں لکھا ہے کہ حضرت کی والدہ بی بی فاطمۃ الثانی بنت شیخ
عبد اللہ صومعی بن سید ابو الجمال بن سید محمد بن سید احمد بن سید طاہر بن سید عبد اللہ بن سید
کمال بن سید علی بن سید علاء الدین بن محمد بن سید امام جعفر صادق بن سید امام محمد باقر
بن سید علی زین العابدین بن سید الشہدا حسین بن علی کرم اللہ وجہہ اور شجرہ پیران عظام
غوث الاعظم کا یہ ہے کہ حضرت غوث الثقلین مرید و خلیفہ شیخ ابو سعید اور وہ مرید ابو الحسن اور
وہ مرید شیخ ابو الفرح اور وہ مرید شیخ عبد الواحد اور وہ مرید شیخ ابو بکر شبلی اور وہ مرید شیخ جنید
بغدادی اور وہ مرید شیخ معروف کرخی اور وہ مرید امام علی موسے رضا اور وہ مرید
شیخ داؤد طائی اور وہ مرید شیخ حبیب عجمی اور وہ مرید شیخ حسن بصری اور وہ مرید حضرت
علی کرم اللہ وجہہ کے اور دوسری نسبت شیخ معروف کرخی کی امام علی رضا سے بپشت
بہ پشت ائمہ اطہار کے علی المرتضی تک پہونچتی ہے جو مشہور ہے حضرت غوثیہ کی والدہ
ماجدہ اونسٹھ سال تک اپنی عمر عزیز میں اولاد کیطرف سے مایوس رہیں بلکہ جب بالکل نا امید
زمانہ آگیا تو ساٹھویں برس کے آغاز میں حاملہ ہوئیں اور اوسی برس حضرت غوث الاعظم پیدا
ہوئے بلکہ اونکی ولادت کے بعد دہائی سال حضرت کا چھوٹا بھائی سید عبد اللہ پیدا ہوا
مگر بعالم جوانی نکاح سے پہلے مرگیا۔ اور حضرت نے سایہ عاطفت الٰہی میں پرورش
حضرت غوث الاعظم کے گھر میں پائی اور ایک دختر بی بی نصیبہ نام پیدا ہوئی وہ بھی
فوت ہوئیں۔ اور اسانی گرامی حضرت کے بیٹوں کے یہ ہے شیخ عبد اللہ
عبد الرزاق سید عبد اللہ سید عبد العزیز شیخ عبد الجبار
سید ابو الفضل محمد سید ابو نصیر شیخ عبد الکریم
اولاد ہوئے ... عبد الوہاب ... سید ابو عبد اللہ
سب صاحبزادے لاولد گذر گئے ۔ انا للہ وانا الیہ راجعون حضرت غوث الاعظم

Marfat.com

Marfat.com

کا اسم شریف شیخ عبدالقادر اور لقب محی الدین ابو محمد اور کنیت سید سلطان اور خطاب مسکین و فقیر و ولی تھا شہر گیلان میں حضرت پیدا ہوئے بغداد میں ظاہری و باطنی تکمیل پائی۔ اور وہاں ہی مدفون ہوئے روضۂ عالیہ حضرت کا بغداد میں زیارت گاہ خلق ہے۔ حضرت کی ولادت باسعادت سنہ چار سو اکتہتر ہجری میں واقعہ ہوئی جس کے اعداد عاشق کے لفظ سے حاصل ہوتے ہیں سنہ پانچسو باسٹھ میں حضرت فوت ہوئے اور معشوق الٰہی مادہ تاریخ وفات ہے بقول شخصی قطعہ

جناب غوث اعظم قطب عالم	کہ نورش تافت از مہ تا بماہی
وفاتش دان تو معشوق الٰہی	اس تعداد سے ظاہر ہوتا ہے

کہ اکانوے برس کی حضرت نے عمر پائی تعداد کامل کے لفظ سے ظاہر ہوتی ہے۔

قطعۂ تاریخ از مؤلف کتاب

سید دنیا و دین شاہ جہاں	سال تولدش بقول معتبر
رہبر دین ست ای اہل یقین	شیخ محی الدین امیر المتقین
سرور اسال وفاتش من رقم	اہل دل محبوب رب العلمین

ایضاً

فخر آل حیدری و فخر اولاد حسنؓ	عبدالقادر شاہ محی الدین ولی پیران پیر
سرور سید ولی عارف بگو تولد او	ہم بخواں بار دیگر محبوب سلطان الکبیر
انتقال باب او سلطان عبدالقادر ست	عاشق کامل دگر مہدی ولی اللہ کبیر

روایات

کتاب بہجۃ الاسرار میں حضرت شیخ الشیوخ شہاب الدین عمر سہروردی فرماتے ہیں۔ کہ فرمایا جناب شیخ ابوالعزد والکل غوث الثقلین محبوب سبحانی شیخ سید سلطان ابو محمد عبدالقادر کہ میں اپنی جدا کبھی کا قدم پر ہوں نہ اوٹھایا کوئی قدم حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مقام سے کہ نہ کہا پہنچے قدم اپنا اوسجگہ پر اور جسطرح کہ قدم مبارک آنجناب رسالت مآب کے سائر انبیا کی گردن پر ہیں اوسی طرح میرے قدم اولیا کی گردن پر ہیں۔

Marfat.com

Marfat.com

احمد گنج کبیر قدس سرہ اپنے رسالہ میں یہ لکھتے ہیں کہ حضرت غوثیہ اعظمیہ کی کرامتیں اسقدر ہیں
کہ اگر تمام سرزمین کے درختوں کے پتے کاغذ اور شاخیں قلم بن جائیں اور مخلوق آسمان و زمین
کی جمع ہو کر اونکو لکھے تو ہرگز ختم نہ ہوں بلکہ لکھنے والے عاجز و قاصر رہ جائیں۔ اور شیخ عبدالحق
محدث دہلوی رح کا قول ہے کہ حضرت غوث الاعظم کی کرامتیں بے شمار ہیں جیسے پیغمبر صلے اللہ علیہ
وسلم کے معجزے بے حد و حساب تھے جیسے حضرت شاہ رسالت نبی الثقلین تھے ویسے ہی
شیخ عبدالقادر جیلانی غوث الثقلین تھے اور جیسے کہ روز میثاق پر جناب علی المرتضیٰ
کو نبوت کا رتبہ ملا حضرت کو ولایت کا درجہ ملا ہوا۔ اور کتاب مناقب معراجیہ میں لکھا
ہے۔ جیسے کہ مکھی حضرت پیغمبر کے جسم پر نہیں بیٹھتی تھی اسی طرح غوث الاعظم کے جسم پر
بھی مکھی بیٹھنے نہیں پاتی تھی اور جیسے کہ عرق جناب رسول مقبول کا مثل مشک کے
خوشبودار ہوتا تھا اسیطرح غوث الاعظم کے بدن کا عرق معطر ہوتا تھا اور جیسے کہ جناب
رسول و نمائندہ زمین کہلاتے تھے اسیطرح غوث اعظم کا اول و برتر زمین تک کہلاتا تھا اور
غوث الاعظم نے کہ باوجود حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود عبدالقادر کا جسم
اللہ علیہ وسلم کا وجود ہے نہ کہ عبدالقادر کا اس کلام [illegible]
کی ذات رسول کی ذات میں فنا تھی [illegible]
تھے اور یہ رتبہ سوائے ذات غوث اعظم کے [illegible]
ارادت و معتقدان باعتقاد کہ چاہئے کہ حضرت غوث کی تحفہ اپنے [illegible]
رکھیں کہ وہ محبت زن و فرزند و خویش و اقربا کی محبت پر غالب ہو [illegible]
اسم با نقش ایسا قائم کریں کہ جبتک زندہ ہیں محو [illegible]
نہیں یقین کریں منکر نہ ہوں کیونکہ فرمایا ہے جناب رسول
کرامات الاولیاء فرقا من معجزات الانبیاء [illegible]
[illegible]

Marfat.com

Marfat.com

شوق دل سے پی شراب عشق ربانی مدام
بندۂ مقبول کہلائیگا تو ہوگا اگر

چھوڑ دے افکار دل سے دور کر کفر و نفاق
بادشاہ ہیں بندگان بارگاہ دستگیر

شاہ محی الدین کی جاری ہے سخاوت چار سو
سر جھکا لیتے ہیں سب کفار مارے رعب کے

رکھتے ہیں منظور سب اہل نظر شام و سحر
مثل سرور بنکر ہیں گمنام نامی بن گئے

ہے اگر مدہوش و مست جام محبوب خدا
تابع حکم خداؤ رام محبوب خدا

صدق سے تسلیم کر اسلام محبوب خدا
ہینگے مخدومان دین خدام محبوب خدا

عام خاص و عام پر انعام محبوب خدا
جبکہ ہوتی ہے علم صمصام محبوب خدا

احترام و عزت و اکرام محبوب خدا
پالیا جس جس نے فیض عام محبوب خدا

پہلا مناقب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے شب معراج کے ذکر میں

فرمایا جناب افلک رکاب غوث الثقلین محبوب سبحانی نے کہ بشب معراج جب جناب رسالت مآب براق برق رفتار پر سوار ہوکر آسمان پر گئے تو جبرائیل علیہ السلام انکو سدرۃ المنتہیٰ تک لیگیا وہاں پہنچکر عرض کی کہ شعر اگر یکسر موئے برتر پرم + فروغ تجلّے بسوزد پرم + حضرت نے انکو وداع کیا اور براق کو بھی وہاں اور منتظر امداد غیبی کے ہوئی اس وقت روح پرور نے خدا کے حکم سے حضرت کی خدمت میں حاضر ہوئی اور حضرت کو اپنی کندھے پر بٹھا کر عرش معلی کی بلندی کی طرف پرواز کی اور ایک دم میں جا امجد کو مقام قاب قوسین او ادنیٰ تک پہونچا دیا حضرت پیری اس خدمت سے بہت خوش ہوئے۔ اور فرمایا کہ یا قدمی قدمی ہذہ علی رقبتک وقدماک علی رقاب جمیع اولیاء اللہ اور شیخ قادر بن عبد الجبار رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے فرماتے ہیں۔ کہ غوث الثقلین کے دوش مبارک پر جناب رسالت مآب صلعم کے قدموں کی نشان عالم دنیا میں بھی اسی طرح نمایاں تھی جسطرح مہر [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم کی پشت پر تھی اور غوث الثقلین اکثر اوقات فرمایا

Marfat.com

Marfat.com

کرتے تھے کہ یہ نشان ہمارے روح کی خدمت کے ہیں جسے پیدائش عنصری سے اول نزل
مقبول علیہ السلام کو اپنے دوش پر سوار کیا تھا اور شیخ ابو القاسم سامانی قدس سرہ
حضرت غوث الاعظم کی زبانی یوں روایت کرتے ہیں کہ جب شب معراج جناب پیغمبر
علیہ الصلوٰۃ الملک الاکبر آسمان پر گئے تو خدا کے حکم سے تمام انبیا اور اولیا کی روحیں
حضرت کے استقبال کو حاضر ہوئیں اور براق کی رکاب میں دوڑتی ہوئی چلی گئیں سدرۃ
کے مقام پر پہونچکر حضرت نے جبرائیل کو رخصت کیا اور براق سے اوتر پڑے اس وقت غوث
الاعظم کی روح بالہام ربانی خدمت میں حاضر ہوئی اور گردن جھکا کر عرض کی ۔ شعر

دوش پر میرے قدم رکھئے جناب	تیری بابوسی اگر ہو دی نصیب
پائی یہ محتاج تاج سروری	بخشئے دونوں جہانمیں برتری

جب التماس حضرت نے قبول فرمائی اور دونوں قدم دوش
مبارک کے دوش پر رکھ کر کھڑے ہو گئے اس بندہ پر سوار ہمارے اوپر معارف کے
دم میں حضرت کو عرش پر پہونچا دیا یہ نشانیاں خدمت میں سبکی کی حضرت نے فرمایا کہ
متوجہ الی ہوا اس روح کا حال دریافت کیا اور عرض کی کہ یا الٰہی یہ کس خدمت کی
ہے جسکی وجہ سے میرے دلکو سرور اور آنکھوں کو نور حاصل ہوا ارشاد ہوا کہ
اے عبد القادر لا اختمت النبوۃ علیک نکال ہوا تو ابدال ہے
عبد القادر اگر تجھے نبوت ختم نہ ہوجاتی تو تیرے جیسے نبوت کے لائق ہوتا ۔ شعر

یہ ہے روح محبوب مطلوب کی	تیرے پاؤں میں جگہ ہوئی
ہزار بار مرحبا مقام ہوئے	جب یہ تقریر حضرت شاہ سامانی

کی زبان سے سنی تو حضرت حیران ہو کر فرمایا کہ اے
خوشبو ہو تجھکو کیا تجھ جیسا حق سبحانہ تعالیٰ نے
آخرت میں اور جیسے طریق کہا گیا ۔ شعر
اے اولیاء اللہ کی گردن پر قدم ہے
اے اولیاء اللہ کی گردن پر قدم ہے

Marfat.com

تو دیا جاتا تجکو رتبہ نبوت کا مگر اب بھی ولی کیا تیری ذات کو میرے رب نے ایسا کہ نہ کیا اور کسی کو
قیامت تک ؎ مبارک ای ولی ہو تجکو یہہ رتبہ ولایت کا + تیرے سر پہ ہمیشہ تاج ہو
زیبا کرامت کا + نہو کیونکر تیرا پایہ جہاں میں عرش سے اونچا + کہ پہونچا تیرے کندھی پر
قدم شاہِ رسالت کا + اور نیز حضرت صوفیہ سے روایت ہے کہ جب حضرت پیغمبر علیہ الصلوٰۃ الملک
الاکبر بشب معراج زیر عرش بریں پہونچے اور عرش کو بلند پایا تو منتظر امداد آلہی کے ہوئے
اُسی وقت حضرت غوث الاعظم کی روح نے روبرو حاضر ہوکر گردن جھکائی اور عرض کی
کہ سوار ہو جیئے رسول مقبول نے فرمایا کہ من انت یعنے تو کون ہے عرض کی کہ ولدک عبدالقادر
یعنے تیرا فرزند عبدالقادر حضرت نے بہت خوش ہوکر قدم مبارک غوث الاعظم کی گردن پر
رکھے اور فرمایا کہ قدمی ہذا علی رقبتک وقدماک علی رقاب جمیع اولیاء اللہ تعالیٰ اور نیز سادات
صوفیہ قادریہ سے روایت ہے کہ فرمایا جناب غوث الارض والسماء محبوب سبحانی محی الدین
عبدالقادر نے کہ لنا شرف اللہ تعالےٰ رَوحِی فی اللَّیلَۃَ المِعرَاجِ بردٌ یہ جدی محمد صلے
اللہ علیہ وسلم واطلعنی علی ما الہمہ اللہ تعالیٰ فقال یا محمد علمت من ہذا الرجل فقال یا
رب انت اعلم منی بذالک فقال سبحانہ وتعالیٰ ہذا ولدک من نسل الحسن واسمہ عبدالقادر
جعل محبوبی بعدک ویکون شانہ بین الاولیاء کشانک بین الانبیاء فقال یا ولدی وقرۃ عینی
قد طاب قلبی برؤیتک وطاب خاطرک برؤیتی وانت محبوب اللہ واتانی من بعدی فی مقام ولایتی
ووضعت قدمی ہذا علی رقبتک وقدماک علی رقاب جمیع اولیاء امتی اور خواجہ کمال الدین
بن شیخ المشائخ خواجہ عبداللطیف بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کتاب لطائف لطیفہ میں فرماتے
ہیں کہ بشب معراج حضرت غوث الاعظم کی روح بغلبہ شوق مشاہدہ جمال باکمال رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم کے اپنے مقام سے کہ منتہائی مقام اولیاء اللہ تھا انتقال فرماکر اور متجسد
بجسد لطیف ہوکر خدمت میں حاضر ہوئی اور قدم مبارک حضرت کی دوش پر اوٹھاکر عرش
معلی پر پہونچا دیا اسوقت ہاتف غیب سے ندا ہوئے کہ یا محمد آپکے قدم کے نیچے یہہ روح کسکی ہے جواب دیا

Marfat.com

Marfat.com

کہ نام نامی اس کا علام الغیوب جانتا ہے مگر اتنا معلوم ہے کہ میرا دل اسکی مقبول صورت محبوب چہرہ تو دیکھ کر خوش ہوتا ہے اس شخص کے سینہ بی کینہ سے محبت کی بو آتی ہے ارشاد ہوا کہ یہ شخص آپ کا فرزند دلبند حسنؓ کی نسل سے ہے اور نام اس کا عبدالقادر رکھا گیا ہے اور مدارج محبوبیت سے سرافراز ہے یہ بشارت سنکر حضرت نے سجدہ شکر ادا کیا اور حضرت غوثیہ کی طرف مخاطب ہوکر فرمایا یا ولدی قد طاب خاطری بروئیتک وطاب خاطرک بروئیتی وانت محبوب اللہ ومحبوبی وخلیفتی وقدمی ہذا علی رقبتک وقدماک علی رقاب جمیع اولیاء اللہ تعالےٰ غزل

پایہ بلند سب سے ہے ایسے فقیر کا
ہو ہاتھ جسکے ہاتھ پہ اس دستگیر کا

قادر ہے وہ بقدرتِ حق اہل زور پر
محبوب ہے وہ رتبہ پہ اس رب قدیر کا

کیا خوب اوج دین پہ ہوا مثل آفتاب
روشن ستارہ اوس شہ روشن ضمیر کا

پرسوز اُس کے رُخ سے دل آفتاب ہے
اور داغ داغ سینہ ہے اس دلگیر کا

قیدی کو ایک دم میں کرے دام سے رہا
زنجیر ایک پل میں وہ توڑے اسیر کا

وہ سرخرو بباغِ جہاں پھول کی طرح
پھل کھائے جو کہ پیر کی الفت کی نہر کا

پایہ خدا سے پائیگا مثلِ فلک بلند
پکڑے قدم جو جھک کے یہ دستگیر کا

شیر دلیر ہے سگِ دربار محی الدین
ہے شاہ جو کہ بندہ ہے پیران پیر کا

آزاد کیجیے سرورِ پابند کو جناب
کب تک رہے اسیر وہ نفس شریر کا

اور کتاب حرز العاشقین میں شیخ محمد جنید بغدادی روایت کرتے ہیں کہ معراج کی رات جب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم براق برق رفتار پر سوار ہونے لگے تو اسکی تندی کی اسوقت جبرائیلؑ نے براق کیطرف مخاطب ہوکر آواز دی ہوکر کہا کہ تو نہیں جانتا کہ آج محمد رسول اللہ خاتم الانبیاء تجھ پر سوار ہوتے ہیں پس یہ وقت [illegible] خوشی میں آئے یہ بات سن کر براق [illegible]

Marfat.com

Marfat.com

حضرت رسول خدا مجھ ناکارہ براق پر سوار ہوتے ہیں جس سے میرا رتبہ تمام زمانہ کی گھوڑوں سے بڑھ گیا ہے مگر مجھکو یہ اندیشہ ہے کہ قیامت کے روز حضرت کی سواری کیوقت میرے بغیر لاکھوں براق حسین وجمیل بہشت کے دروازہ پر کھڑے ہونگے ایسا نہو کہ اس روز حضرت کسی اور براق پر سوار ہوں اور میں آتش غیرت و رشک میں جلتا رہجاؤں آج کے روز مجھسے وعدہ ہوجاوی کہ اُس روز بھی حضرت میرے بغیر کسی پر سوار نہوں براق کی یہ تقریر رسول خدا نے سن کر ایک اونگلی دست مبارک سے براق کی گردن پر ماری اور فرمایا کہ یہ نشان ہمارے ہاتھ کا تیری گردن پر روز قیامت کیدن آفتاب کی طرح چمکتا ہوگا اور سواری ہماری تجھپر ہوگی یہہ خوشخبری جب براق نے سنی ماری خوشی کے ایسا پھولا کہ چالیس گز زیادہ پہلی قدر سے ہوگیا اس وقت شہسوار میدان نبوت نے براق کے بڑھجانے کے سبب سے قدرے توقف فرمایا تو فوراً حضرت غوث الاعظم کی روح خدمت میں حاضر ہوئی اور گردن جھکا کر عرض کی کہ یا سیدی ضع قدمک علی رقبتی وارکب شعر سر بزیر قدمت می نہم وی نازم چشم بد دور کہ امشب شب معراج من است از مولف

آئیے حضرت کرم فرمائیے		رکھئے اب بندہ کی آنکھوں پر قدم
خاکساروں پر کرو لطف وکرم	کیجئے اکسیر میری خاک کو	

حضرت شاہ رسالت نے روح کی التماس قبول کی اور قدم مبارک روح کی دوش پر رکھ کر فرمایا ولدی قدمی ہذہ علی رقبتک وقدماک علی رقاب جمیع اولیاء اللہ **تنبیہ** مریدان با ارادت وفادران اہل صداقت اس روایت کو سن کر بدل تصدیق کریں اور شک وشبہ کو ہرگز اپنے صدق ویقین میں راہ نہ دیں کیونکہ معراج کی رات میں ایسی ایسی واقعات اور بھی بہت سے وقوع میں آئے ہیں کہ جناب رسالت مآب نے بشب معراج بہشت میں بلال موذن کو سیر کرتے ہوئے دیکھا اور خواجہ اویس قرنی رحمۃ اللہ علیہ کو بمقام مقعد صدق عند ملیک مقتدر خواب راحت میں پایا اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کو بہشت میں موجود پایا اور یہہ بھی روایت ہے کہ اس رات حضرت لامکان سے واپس ہوئے

Marfat.com

تو آسمان پر موسیٰؑ سے ملاقات ہوئی موسیٰؑ نے بعد تعظیم دریافت کیا کہ حدیث علماء امتی
کانبیاء بنی اسرائیل آپ نے فرمائی ہے حضرت نے فرمایا کہ ہاں یہ حدیث بیشک ہے اور میرے
امت کے علما ایسے ہیں اور ہونگے جیسا میں نے کہا ہے موسیٰ نے کہا کہ اسوقت کوئی صاحب
علم اپنی امت کے علما سے مجکو دکھلائیے اور میں چاہتا ہوں کہ اس کے ساتھ گفتگو کروں
اسوقت حضرت کے روبرو امام محمد غزالی طوسی کی روح حاضر تھے حضرت نے اس کو اشارہ
کیا کہ موسیٰ کے ساتھ ہمکلام ہو پس امام محمدؐ کی روح موسیٰ کے روبرو حاضر ہوئی اور السلام
علیک کہا موسیٰ نے السلام علیک کہکر پوچھا کہ ما اسمک یعنی تیرا نام کیا ہے امام نے جواب دیا کہ
محمد بن محمد غزالی موسیٰ سے کہا کہ میں نے تیرا نام پوچھا ہے تیرے باپ کا نام نہیں پوچھا کلام
میں فضولی کیا معنے امام نے جواب دیا کہ اسمیں میں نے آپکی متابعت کی ہے [illegible]
آپسے بوقت تلفظ سبحانہ تعالیٰ نے دریافت فرمایا تھا کہ ما تلک بیمینک یا موسیٰ آپنے جواب دیا کہ ہی
عصای اتوکؤا علیہا واہش بہا علی غنمی ولی فیہا مآرب اخری پس دریافت کیا آپسے
پوچھا تھا کہ تیرے دہنے ہاتھ میں کیا ہے آپ نے کہا تھا کہ عصا ہے پس آپنے جواب دیا کہ میں اسپر
تکیہ لگاتا ہوں بکریوں پر اس کے ساتھ پتے جھاڑتا ہوں اور کام بھی میرے اسپر متعلق ہیں اسوقت
اس تقریر کی کیا ضرورت تھی خداوند تعالیٰ نے آپ سے عصا کے نام دریافت [illegible]
تھے اتنی زائد تقریر پوچھی جو کہ فضولی میں داخل تھی [illegible]
دیا کہ جب خداوند تعالیٰ نے ہم سے پوچھا کہ ما تلک بیمینک یا موسیٰ [illegible]
عالم الغیب والشہادۃ کیطرف سے نہیں ہے بلکہ ہمارے دل کی [illegible]
مقتضائی حال و مقال ہمنے وہ کلمات کہے اور جواب [illegible]
کہ جب آپنے مجکو کلام کیا واسطے طالب کیا [illegible]
واسطے اپنا اور اپنے باپ کا نام [illegible]
نقریر شکر [illegible]

Marfat.com

Marfat.com

اپنے عصا سے امام محمد کو اشارہ کیا اور فرمایا کہ چپ نبیوں کی خدمت میں ایسی دلیری و جسارت کے ساتھ تقریر کرنا بے ادبی میں داخل ہے۔ کہتے ہیں کہ جب امام غزالی پیدا ہوئے تو حضرت کے عصا کا نشان امام کے پہلو پر موجود تھا قطعہ

کہ ہے بالائے عرش پہونچا یا	حق نے تجکو وہ رتبہ بخشا ہے
پایہ جو ہے تیری غلاموں کا	بادشاہوں نے بھی نہیں پایا

ایسے واقعات سے ہی ایک واقعہ حضرت نظامی گنجوی کا ہے کہ فرماتے ہیں کہ بشب معراج جب پیغمبر خدا علیہ الصلوٰۃ الملک الاعلیٰ پر سوار تھے تو اس وقت تمائیہ مبارک حضرت کا میرے دوش پر تھا اور میں حضرت کے داہنے طرف رکاب پکڑے ہوئے براق کے ساتھ اڑا ہوا چلا جاتا تھا پس کیا عجب ہے کہ یہ واقعہ بھی وقوع میں آگیا ہو اور جناب غوثیہ کے دوش مبارک پر رسول خدا قدم رکھکر عرش معلّٰے پر تشریف لے گئے ہوں ایسے واقعات میں جو بعالم باطن تعلق رکھتے ہیں صاحب ارادت و اعتقاد کو شک نہ لانا چاہئے غزل

جناب محی الدین کو جسنے دیکھا مصطفےٰ دیکھا	زیارت مصطفےٰ کی جسنے کی اسنے خدا دیکھا
بہت ڈھونڈا زمانہ خلق کو سرتا بپا دیکھا	ولی کوئی نہیں حضرت کی ہمسر دوسرا دیکھا
جناب غوث اعظم کو کئی بار آزما دیکھا	پڑی مشکل تو مشکل میں انہیں مشکلکشا دیکھا
ہوئی ہے رہبری جسکو خدا کے راہ پر اس نے	طریق قادری جنت کا سیدھا راستہ دیکھا
سنے فریاد دیوے دلو مظلوموں کی حالت کی	نہیں ایسا کوئی فریاد رس ہمنے سنا دیکھا
قیامت تک رہا وہ چاٹتا ہونٹ لذت سے	بکام دل ہے جسنے انکی الفت کا مزا دیکھا
ادا ہو جسکو نکر سر و راحق ثنا خوانے	کہ ہر رتبہ سے ہمنے اونکا اعلےٰ رتبہ دیکھا

دوسرا مناقب حضرت غوث الاعظم محبوب سبحانی کی تولد کے ذکر میں

راویان مشرب عام و حاکیان صداقت انجام روایت کرتے ہیں کہ حضرت غوث الاعظم ماہ رمضان کی پہلی تاریخ سنہ چار سو اکہتر ہجری اقدس میں پیدا ہوئے ان کی ولادت [illegible] اللہ کی معراج کی رات تھی ہم بڑے طالعہ [illegible] آئے اول

Marfat.com

Marfat.com

یہہ کہ اس رات جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم ہمراہ اصحاب صغار و کبار و اولیاء نامدار
کی روحیں حضرت کے دولتخانہ میں رونق افزا ہوئیں اور حضرت کے والدین کو اس فرزند
سعادتمند کی ولادت مبارک کی خوشی اور سیدہ ابو صالح نے واقع میں دیکھا کہ حضرت شاہ رسالت
تشریف لائے اور فرمایا یا والدی: یا ابا صالح اعطاک اللہ تعالیٰ ابناً صالحاً وہو ولدی ومحبوبی
ومحبوب اللہ تعالیٰ سبحانہ تعالیٰ شانہ ویکون لہ شان فی الاولیاء والاقطاب کشانی فی الانبیاء
والرسل فی الدنیا والاخرۃ **قطعہ**

ہوا پیدا سعادتمند یہہ بیٹا مبارک ہو	باوج مکرمت یہہ ماہ نو نکلا مبارک ہو
بنا یہہ مطلع اعزاز سے سورج ہوا روشن	ستارہ دولت و اقبال کا چمکا مبارک ہو

دوم جس رات حضرت غوث الاعظم تولد
ہوئے اُس رات شہر گیلان میں کوئی دختر پیدا نہ ہوئی اور جو ایک ہزار ایکسو پیدا ہوئے
انمیں سے کوئی عالم کوئی فاضل کوئی ولی ہوا یہہ فیض بھی گویا حضرت کی ولادت کی برکت
سے جاری ہوا کہ جو بچہ اوس رات ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا علم و فضل و ولایت کے فیض سے
محروم نرہا خداوند تعالیٰ نے صرف اپنے محبوب مطلوب کے خاطر اُس رات ایکہزار ایکسو لڑکے
پیدا کئے کہ یہ سب حضرت کے ہمدم و ہمعصر ہوں اور زمانہ اُن کے فیض سے فیضیاب ہو سوم
یہہ کہ حضرت کے تولد کی رات ساتوں آسمان اور زمین کے فرشتے حضرت کے دولتخانہ میں آئے
اور حضرت کے والدین کو بشارت دی کہ اولیای اولین و آخرین تمہارے اس فرزند کے
محکوم و مطیع و فرمانبردار اور اس مولود مسعود کے قدم تمام اولیا کی گردن پر ہونگے
اس کا فرمان خدا کا فرمان اس کا منظور خدا کا منظور ہوگا **قطعہ**

تیرا منظور منظور الٰہی	تیرا مردود مردود خدا ہے
وہ ہنود شکیر اولیا ہے	چوتھے حضرت غوث الاعظم

ہوئے اور روز پیدائش سے روزہ رکھنے کی عادت
کا ثبوت ہوا اور سب مسلمانوں نے افطار

شیر خواری کا عالم رہا ماہ رمضان میں حضرت روزہ دار رہے قطعہ

ماہ رمضان المبارک میں جو تھی پیدا ہوئے
غوث اعظم پیر محبوب جناب کردگار

دن کو دن بھر شیر مادر سے نہ رکھتے تھے غرض
شیر خواری میں رہے حضرت ہمیشہ روزہ دار

پانچویں جب حضرت غوث الاعظم تولد ہوئے حضرت کے کندھے پر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم کا نشان تھا اور وہ نشان اس بات کی گویا سند تھی کہ شب معراج حضرت نے اپنے جد امجد رسول مقبول کو سدرۃ سے اپنے دوش پر اٹھایا اور عرش پر پہونچایا ولایت کا رتبہ پایا اور حضرت اس نشان کو دیکھکر اکثر اوقات فخریہ فرمایا کرتے تھے کہ یہ ہماری خدمت روحانی کا نشاں ہے قطعہ

میرے سینے پر تیری الفت کا داغ
ہے ہمیشہ جلوہ گر مانند ماہ

دل پہ لکھی ہے غلامی کی سند
ہوں تیرا حلقہ بگوش اے بادشاہ

بڑی کرامت و خرق عادت

جو حضرت کی ولادت کے زمانہ میں ظہور میں آئے یہ تھے کہ حضرت کی ولادت کے وقت حضرت کی والدہ کی عمر ساٹھ برس کی تھی اور عورات کے لئے وہ عمر بالکل یاس و ناامیدی کا وقت بچہ کے پیدا ہونیمیں ہوتا ہے بلکہ ساٹھ برس کی عورت کبھی حاملہ نہیں ہوتی اور نہ بچہ جنتی ہے سوائے حضرت کی والدہ کے کہ ضعیفی و کبر سنی اور ساٹھ برس کی عمر کے وقت اس کے بطن پاک سے پیدا ہوئے بلکہ ان کے بعد ایک اور بھی انکا بھائی پیدا ہوا قطعہ

مردہ زندہ ہو گر خدا چاہے
بندہ ناتوان جواں بن جائے

شاہ بنجائی بندۂ نادار
مرد کمزور پہلواں بن جائے

اور حضرت کے حسن و جمال و رعب کا یہ حال تھا کہ بڑے بڑے خوانمرد اور پہلوان غضبناک حضرت کے روبرو آتے مارے خوف کے کانپنے لگ جاتے اور کبھی گستاخانہ کلام حضرت کے روبرو نکر سکتے تھے زمانہ کے حکام اور زمین کے بادشاہ سامنے آتے تھے سرنگون ہو جاتے بصدق دل تعظیم بجالاتے۔ غزل

کون ہو مداح محی الدین جناب پاک کا
اور کب پہونچے وہاں فہم و ذکا اور اک کا

کیمیائے دو جہاں ہے خاکساری آپ کی
آسمان سے رتبہ بالا تر ہے اُن کی خاک کا

Marfat.com

Marfat.com

صدق دل سے جو کہ ہو اس آستاں کا خاکبوس
سیر حاصل ہو اوسی فی الفور ہفت افلاک کا

مملکت ایسی عنایت کی تمہیں اللہ نے
دو جہاں کی کر دیا مالک تمہیں املاک کا

بخیہ کر دیجے بدستِ عاطفت سے پردہ پوش
سینہ ہے صد چاک اس میرے دل صد چاک کا

جد امجد آپ کے وہ شاہ تھے ایشاہ دیں
تاج تھا جن کے سرِ اجلال پر لولاک کا

موتی بن جاتا ہے تیرے یاد دندان میں ہمیں
قطرہ جو گرتا ہے میرے دیدۂ نمناک کا

ہے سراپا زیر بار غم دل اندوہ گیں
دور کر دیجے غم اپنے سرور غمناک کا

تیسرا مناقب حضرت غوث الاعظم کے اکل و شرب و عادات کے بیان میں

کتاب ہدایۃ الاحوال میں لکھا ہے کہ کبھی تو ایسا اتفاق ہو جاتا کہ حضرت غوث الاعظم ایک وقت میں اس قدر کھانا کھا لیتے تھے کہ ایک من یعنے چالیس سیر آٹے کی روٹیاں اور کامل ایک بکرے کا گوشت ہوتا اور باوجود کھانے اس قدر طعام کے آپ کو نہ تو قضائے حاجت ہوتی نہ جسم مبارک میں کسی طرح کی سستی عائد ہوتی جس قدر کھانا کھاتے آتش عشق ربانی و نائرہ محبت رحمانی کی گرمی سے بھسم ہو جاتا اور کبھی ایسا اتفاق وقوع میں آتا کہ ایک ایک دو دو ہفتے اور ایک ایک مہینہ حضرت کو روزہ کی حالت میں گذر جاتا اس عرصہ روزہ داری و بھوکا رہنے میں حضرت نہ کھانا کھاتے اور نہ پانی پیتے اور یہ ہے قاعدہ مستمرہ اور عادت معہودہ تھی کہ آپ نماز کے وقت غسل و وضو تازہ کرتے بے غسل جدید کبھی نماز نہ پڑھتے اوقات شبانہ روزی آپ کے منقسم تھے جس جس وقت جو جو کام مقرر تھا وہی کیا جاتا کبھی اس کے برخلاف وقوع میں نہ آتا دن رات میں اکثر اوقات نماز و عبادت و ادای نوافل میں گذر جاتے پوشاک ہمیشہ عمدہ قیمتی کپڑے کی پہنتے دور دور ملکوں سے لطیف کپڑا حضرت کے لباس کے لئے جاتا ہر ایک صبح کو تبدیل لباس کا عمل میں آتا اور پہلا لباس اتار کر [illegible] کیا جاتا کبھی ایسا اتفاق نہ ہوتا کہ ایک روز کا لباس دوسرے [illegible] سوداگر دور دور سے دیا کرتے [illegible] حضرت کی [illegible]

Marfat.com

Marfat.com

اور خاطر خواہ فائدہ اٹھاتے خوشبو کا استعمال بھی حضرت بہت کرتے تھے تبدیل کے وقت حضرت کے کپڑوں کو اس قدر عطر لگایا جاتا کہ تمام مدرسہ معطر ہو جاتا خصوصاً جب عبادت کا وقت ہوتا تو عود صندل وغیرہ خوشبودار بخور اتنے جلائے جاتے کہ ہوا معطر ہو جاتی تمام عمر حضرت کعبہ کی سمت کو پشت کر کے نہ بیٹھے اور نہ مدینہ منورہ کیطرف پشت کی یہ شعر اکثر اوقات حضرت زبان گوہر فشاں سے فرمایا کرتے تھے شعر ہزار بار بشویم دہن بمشک و گلاب + ہنوز نام تو گفتن کمال بے ادبیست + اور بعض وقت یہ عبارت فرمایا کرتے تھے قوت قلوب المساکین لاحول ولا قوۃ الا باللہ وقوت قلوب العاشقین الا اللہ نحزل

یہاں تلک علی ہے ہی سردار پایہ آپ کا
جب کہ ولیوں نے یہ پایہ دیکھ پایا آپ کا
پرتو افگن نور ہے تیرا نبیؐ کے نور سے
شاہ کر دیتا ہے مثل سایۂ بال ہما
سر جھکا کر روح دل کو ہے جب دیکھا نقطہ
چاند سورج کیطرف ہے نہ دیکھا بعد ازاں
نکلی پھر ڈوبی ہوئی کشتی سلامت بحر سے
ہول دل جاتا رہا آئی تسلی سر بسر
سرور دربوزہ گر نے سارے دروازوں کو چھوڑ
ہے فقط چرخ بریں بھی ایک سایہ آپ کا
دوش پر اپنے قدم سب نے اوٹھایا آپ کا
جس کا سایہ بھی نہ تھا ہے اوس سے سایہ آپ کا
سایہ گر حضرت کسی مفلس پہ آیا آپ کا
اوس پہ حضرت ایک نقشہ نقش پایا آپ کا
طالع روشن نے جب چہرہ دیکھا پایا آپ کا
جوش پر دریائے رحمت جبکہ آیا آپ کا
نام ہے تعویذ جاں جسنے بنایا آپ کا
فیض کا دروازہ اسنے ایک پایا آپ کا

چوتھا مناقب درباب ذکر عاشقی و معشوقی حضرت غوث الثقلین محبوب سبحانی کے

شائقان راست بیان و رواپان حق ترجمان بیان طراز ہیں کہ جناب سلطان العاشقین و المعشوقین محبوب رب العالمین لڑکپن کی حالت میں باتفاق ہمعمر لڑکوں کے ایکروز دولتخانہ کے صحن میں کھیل رہے تھے کہ ناگاہ ایک آواز ہاتف غیب سے حضرت کے کان میں پڑی اور سنا کہ کوئی کہنے والا کہتا ہے کہ اے محبوب مرغوب عاشقی و معشوقی میں سے کونسا رتبہ تم کو پسند

Marfat.com

Marfat.com

ہے کہ ہماری درگاہ سے تمکو ملے پہلے تو اس ندا کی طرف حضرت نے توجہ نہ کی جب مکرر سہ کرر
وہی صدا گوش زد ہوئی تو حضرت نے جانا کہ یہہ خطاب ہمارے طرف ہے پس حضرت دوڑتے
ہوئے والدہ ماجدہ کی خدمت میں گئے اور عرض کی کہ درگاہ عالم الغیب والشہادۃ کیطرف سے
ہمکو یہہ خطاب ہوتا ہے کہ عاشقی و معشوقی دونون مراتب سے جو رتبہ ہمکو پسند ہو اس کے
درخواست کرین آپ فرمائیں کہ کونسا رتبہ ہم اختیار کرین والدہ نے فرمایا کہ اگر اب کی باری خطاب
ہو تو معشوقی کی درخواست کیجیو یہہ تقریر سن کر حضرت ہنسے اور والدہ کی خدمت میں
عرض کی کہ میں ایک خاکی بندہ خدا کے بندوں سے ہوں بندہ میرا نام ہے بندگی میرا کام ہے
یہہ میرا رتبہ نہیں ہے کہ میں اپنے آپ کو معشوق بناؤں اور خالق حقیقی کو اپنا عاشق تصور
کروں مناسب یہہ ہے کہ میں اپنا کام خدا کے سپرد کردوں خدا کو اختیار ہے کہ وہ میرے حق میں جو نیک

سمجھے ظہور میں لائے قطعہ

رہو راضی سدا حق کی رضا پر
خوشی سے مان جو حکم قضا ہے

تو مانے یا نہ مانے اُس کی تقریر
وہی ہوگا جو فرمان خدا ہے

مادر مہربان نے جو یہہ تقریر
دلپذیر سنی حضرت کی عقل و فہم و ذکا پر آفرین کی اور خوشی سے باغ باغ ہوگئی اور ہاتھ خدا کی
میں اوٹھا کر دعا کی اور کہا کہ یا الٰہی یہہ میرا فرزند دلبند تیرے رسول مقبول کی آل کی
رسول کی تصدق سے اسکو مقام قرب میں جگہ دیجیو محروم نہ چھوڑیو یا تلف غیبت
ہمنے تیرے فرزند دلبند کو اپنا محبوب بنایا اور مقام قرب میں سرافرازی بخشی

میں ہوں مرید اس شہ عالی جناب کا
جرم ہلال حلقہ ہے

دلبند مرتضی ہے وہ فرزند فاطمہ
لخت جگر جناب رسالت

کسکا لقب ہے غوث زماں قطب جہان
لائق ہے کون

سورج کی شکل کیا ہے کہ آجائے
کیا

دنیا میں ہوشیار ہے

حضرت کا سینہ آئینہ فیض ایزدی
ہے اعتقاد راستی و سوز و صدق سے

اور وہ زبان تھی ترجمہ حق کی کتاب کا
سرور مرید سرور عالیجناب کا

پانچوان مناقب صفوف اولیا و انبیا کی ذکر میں جو بروز میثاق قائم ہوئین

منقبت معتبرین در رسائل متقدمین میں لکھا ہے کہ بروز میثاق جب بحکم خلائق کائنات سب مخلوق کے روحین مخلوق ہو چکین تو خداوند تعالی کے حکم سے ملائکان ملاء اعلی نے تمام روحوں کی تین صفین قائم کین پہلی صف میں انبیا کی دوسری میں اولیا کی تیسری میں عام کا انعام کی روحیں کھڑی ہوئیں اسوقت حضرت غوث الاعظم کی روح کو بھی فرشتوں نے دوسری صف میں کھڑا کیا۔ مگر حضرت وہاں کھڑے نہ ہوئے اور پہلی صف میں آکر قیام کیا فرشتوں نے پھر انکو پہلی صف سے نکالکر دوسری صف میں کھڑا کیا پھر حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی حضرت تبسم ہوئے اور غوث الاعظم کی طرف مخاطب ہو کر فرمایا کہ ای نور العین آج خدا کے حکم سے قیام اسی مقام میں کہ اولیا اللہ و محبوبان صدیقان و علما و فضلا کی صف ہے ہوگا مگر بشارت ہو تجکو کہ قیامت کے دن تو ہمارے ہمراہ مقام محمود میں مقیم ہوگا حضرت یہ ارشاد سن کر بہت خوش ہوئے اور اپنے مقام میں مقام کیا۔

غزل

صدق دل سے جو کہ تیرے آستاں پر آگیا
بن کے سورج ذرہ خاک آسمان پر آگیا

چارہ سازی کے لئے فی الفور حضرت آگئے
حادثہ جب کوئی ان کے خادمان پر گیا

[illegible] نام محی الدین زبان پر مردہ دل
ہو کے زندہ وہ دوبارہ اس جہاں پر آگیا

[illegible] ہوا وہ نامدار
نام نامی آپ کا جس کی زبان پر آگیا

[illegible] خادم درگاہ عالیجاہ کو
جو کوئی تیرے در دار الامان پر آگیا

[illegible] کا باغ حق کے فضل سے
جبکہ رنگ اس گل کا روئے گلستان پر آگیا

[illegible] نے کچھ آئی نہ بات
ذکر جب محبوب کا میری زبان پر آگیا

[illegible] کے لئے ہر وقت ہے
وقت ایسا ہی سرور خستہ جان پر آگیا

13983

Marfat.com

چھٹا مناقب اُس کشتی کے ظاہر ہونیکے ذکر میں جو بتوجہ موجہ محبوب سبحانی قطب ربانی محی الدین عبد القادر گیلانی کے بعد بارہ سال کے دریا سے نکلے

راویان صادق و مخبران واثق روایت کرتے ہیں کہ در یتیم خزانۂ رسالت و گوہر آبدار دریائے ولایت محبوب سبحانی قطب ربانی شیخ سلطان ابو محی الدین عبد القادر جیلانی قدس سرہ ایک روز اکیلے دم جوش باطن و جذب آلہی کیحالت میں مدرسہ معلمی سے نکلکر جنگل کو گئے سیر کرتے اور تماشائے صنعت صانع حقیقی دیکھتے ہوئے دریا کے کنارے جا پہنچے آپ چار زانو دریا کے کنارے ایک سرسبز مقام پر بیٹھ کر دریائے ناپیدا کنار عرفان آلہی میں غوطہ زنی شروع کی ناگاہ چند دہقانی عورتیں کسی پاس کے گاؤں کے رہنے والے پانی کے گھڑے بغلوں میں دبائے ہوئے پانی بھرنے کی خاطر دریا پر آئیں اور سب عورتیں اپنے اپنے گھڑوں میں پانی بھر کر اور سر پر اُٹھا کر گھر کو روانہ ہوئیں صرف ایک ضعیفہ عورت وہاں رہگئی اس نے پہلے گھڑے میں پانی بھرا اور دریا کی کنارے رکھکر خود بھی وہاں بیٹھ گئے اور پردامن ڈالکر رونا شروع کر دیا اور ایسی دردناک آواز سے روئی اور اتنا فاق و اضطراب کیا مچھلیوں کا زہرہ اس کے نالہ جانسوز اور مرغابیوں کا کلیجہ اس کی صدائے جگر دوز سے پانی ہوگیا اور بزبان حال یہ شعر زبان پر لاتے خود روتے اور جنگل کے وحشیوں کو رلاتے تھے

دیدۂ گریاں میں گریاں اونکی زاری دیکھنا
دل میرا بیدل ہے اس کی بیقراری دیکھنا

سونے دیتی ہے نہیں تیری جدائی رات کو
دیدۂ بیدار کی اختر شماری [illegible]

اب تو دو دیدار اس نادیدۂ دیدار کو
کھینچتے ہیں کب سے تیرا [illegible]

دم کوئی دم کا فقط مہمان ہے فرقت میں تیرے
حالت اب [illegible]

جلد تر آنا تم ای جاناں خدا کے واسطے
انتظار [illegible]

تھک گئے آنکھیں میرے آنیکا رستہ دیکھتا
[illegible] دیا ہے خون دل [illegible]

Marfat.com

Marfat.com

سرور بیمار کی حالت ہے ابتر آج کل	اسکو ای محبوب باری باری دیکھنا

جب بڑھیا کی زاری اور بیقراری بحد نہایت پہونچی تو اسکے رونے کی آواز حضرت کے گوش فریاد نیوش تک پہونچی تو حضرت اس کے حال حیرت مآل کو دیکھکر کمال حیران ہوئے کہ آیا کس ظالم بیرحم نے اسپر ظلم کا ہاتھ دراز کیا ہے اور کس سنگدل سخت جگر نے سنگ ستم اس کے سبوچۂ حال پر مارا ہے کہ پیرزال ایسی رنج و ملال میں بے اختیار رو رہی ہے، اتنے میں ایک خادم حضرت کا حضرت کو تلاش کرتا ہوا وہاں آپہونچا حضرت نے اُس کو بڑھیا کے پاس بھیجا اور ارشاد کیا کہ بڑھیا کے پاس جاکر پیرزال کے حال سے آگاہ ہو جب وہ کس بکس کے پاس پہونچا نرم زبانی و چاپلوسی کے ساتھ اُسکی ماہیت سے خبردار ہوکر حضرت کی خدمت میں گیا اور عرض کی کہ یا حضرت اس بڑھیا کے گھر میں ایک لڑکا تھا جب وہ جوان ہوا اور شادی کا سامان ہوا تو لڑکے کے بیاہنے کے لئے یہ دریا کے کنارے دوسری طرف ایک گانو میں گئی جب شادی کرکے لائے تو دولہا دولہن براتیوں کیساتھ کشتی میں سوار ہوئے تو کشتی گرداب میں پڑگئی اس وقت ملاحوں نے بہت چارہ کیا کہ کسی طرح کشتی گرداب سے نکلے مگر نہ نکلی اور غرق ہوگئی کشتی میں جسقدر آدمی تھے غریق دریائے فنا ہوگئے سوائے اس بدنصیب بڑھیا کے کوئی زندہ نہ بچا۔

خدا خود جسکی کشتی کو ڈوبا دے	عبث ہے اسمیں کوشش ناخدا کی	کرے آخر طبیب دردمنداں
دوا کیونکر مریض لادوا کی	ٹلے ہرگز نہ تقدیر آلہی	بہت منت نہایت التجا کی

اس روز سے وہ بڑھیا ہر روز اپنے مسکن سے بہانہ لینے پانی کے یہاں آتی ہے اپنے بیٹے کی یاد میں نالہ جانکاہ آسمان تک پہونچاتی ہے باوجودیکہ اس کشتی کے غرق ہونے سے آج تک بارہ سال گذر چکے ہیں مگر اس بڑھیا کا غم ہر روز تازہ ہے اور جس مقام پر اسکے بیٹے کی کشتی غرق ہوئی تھی اُسی جگہ آکر ماتم کرتی ہے ۔ **بیت**

فراق و درد و الم غم ستم ہوں جس پر پانچ	پھر اوس کا حال ہو کیا **تو ہی** اپنے دلمیں جانچ

اسباب محبوب سبحانی جب اضطراب و پریشانی بڑھیا کی سن چکے دریائے رحمت جوش میں آیا

Marfat.com

اور فرمایا کہ بڑھیا کے پاس جاؤ اور ہمارا پیغام اسکو پہونچاؤ اور کہو کہ نالہ وزاری و بیقراری سے
باز آؤ خاموش ہوکر بیٹھو مطلب تمہارا ابھی حاصل ہوتا ہے یہ ارشاد پاکر خادم پھر بڑھیا کے
پاس گیا اور حضرت کا پیغام پہونچایا بڑھیا کو یہ تقریر سنکر کچھ تسلی نہ ہوئی - اور پہلے سے
زیادہ واویلا شروع کیا اور اتنا غل مچایا کہ اسکے حال زار پر زمین آسمان رونے لگے خادم واپس
آیا اور عرض کی کہ ای مرہم پاش زخم دلفگاراں وراحت بخش جان دردمنداں فراق کی آگ
جو اس بڑھیا کے سینے میں مشتعل ہے زبانی تسلی سے فرو نہیں ہوتی جب تک کہ آپ
مہربانی کے پانی سے نہ بجھائیں اور اس کے حق میں پوری امداد نفرمائیں یہ بات سن کر
حضرت بھی زیادہ جوش میں آئے اور بآواز بلند ارشاد کیا کہ پھر جاؤ اور بڑھیا کا اطمینان
کرو کہ اسیوقت تیری کشتی معہ دولہا دولہن و براتیوں کے بادشان و شوکت جیسے کہ غرق ہوئے
تھی نکلتے ہے واویلا کرنا و غل مچانا لاحاصل ہے خادم نے پھر یہ پیغام بڑھیا کو پہونچایا اور
جسطرح ہوسکا اسکو خاموش کیا بڑھیا خاموش ہوکر منتظر ایفائے وعدہ ہوئے کہ آیا کب کشتی
مغرقہ اس نامراد کی ساحل مراد پہونچتی ہے اور کب دیدۂ بے نور اس کے اپنے نور چشم کے
دیدار سے منور ہوتے ہیں اور ادہر بڑھیا انتظار میں بیٹھی دریا کیطرف دیکھ رہی تھی اور ادہر
حضرت غوث الاعظم نے دست دعا بجناب کبریا اوٹھائے اور کشتی کے نمودار ہونے کے لئے
التجا کی مگر ایک ساعت تک اثر دعا کا ظہور میں نہ آیا تو حضرت نے بجناب ربانی نالہ
محبوبانہ شروع کئے ہاتف غیب سے ندا آئی کہ ایمحبوب اس قدر توقف اس کام میں [illegible]
تغافل نہیں بلکہ راہ حکمت ہے کہ کارخانہ مشیت ایزدی کے کام سب [illegible]
تعجیل کو اسمیں دخل نہیں ہوتا ہم چاہتے تو عالم کائنات کو ایک [illegible]
راہ حکمت چھ دن کے عرصہ میں اسکا ظہور ہوا تاکہ [illegible]
[illegible] مطلوب ہے اور [illegible]
محبوب کی خاطر کل اجزا جزو دل [illegible]

Marfat.com

Marfat.com

استخوان مرتب ہوکر روح حیوانی اونمیں داخل ہوئے اور اتنے برسوں کے مردونکو کسوت حیات اور زندگی کا لباس پہنایا گیا اب قدرت مجھ قادر حقیقی کی دیکھہ کہ کسطرح وہ کشتی جسکا نشان عالم موجودات میں موجود نہ تھا اسی مقام سے جہاں غرق ہوئی تھی نکلتی ہے اور کشتی سوار بقدرت پروردگار زندہ ہوتے ہیں ہنوز حضرت غوث الاعظم اسی کلام فرحت انجام کو سن رہے تھے کہ یکایک دریا نے جوش مارا اور کشتی پانی کے سطح پر اوسی شان و شوکت سے جیسے کہ غرق ہوئی تھی ظاہر ہوگئی وہی دلہا وہی دلہن وہی براتی وہی سامان وہی کشتی وہی کشتیبان سطح آب پر نمودار ہوئی اور کنارہ کی طرف جدھر بڑھیا بکمال انتظار تاک لگائے ہوئے بیٹھی ہوئی تھی آئی۔ ابیات

جہاں کشتی ہوئی بر سطح دریا
کرامات جناب محی دین سے
ہوا ساری جہاں میں جوش برپا
حضرت کی کرامت جسنے دیکھی
ہوا ثابت اُسے حضرت کا رتبہ
وہی ہے ناخدائے کشتی دین
کیا ہے پار جسنے سب کا بیڑا
وہ ہی محبوب مرغوب الٰہی
وہ ہے مطلوب ختم المرسلین کا
اگر ڈوبی ہوئی کشتی نکل آئے
دعای محی دین سے ہی عجب کیا
بہروسا ہے فقط سرور کو اوسپر
بصدق دل پڑھو یا ہو بعقیدہ

پیرزال یہہ حال دیکھکر ایسی خوشی میں آئی کہ کپڑونمیں پھولی نہ سمائی نہیں جانتی تھی کہ یہہ حالت بیداری میں دیکھہ رہی ہوں یا خواب میں آخر جب کشتی کنارہ پر آلگی دولہا دولہن بھی کشتی سے اوترکر بڑھیا کو ملی تو وہ دیوانوں کی طرح ان کی طرف دیکھتی اور بزبان حال یہ شعر پڑھتی تھی قطعہ

یہ اچانک ہوگیا فضل خدا
لائے محبوب خدا ساحل پہ آج
آج کیا مجھپر طفیل دستگیر
مہربان جب ہوگئی وہ مہربان
بن گیا خورشید ذرہ خاک کا
میری اس کشتی کو بنکر ناخدا
بن گئے فیض نظر سے کیمیا
الغرض سرور نے اُس سردار سے
سب کے پاؤنمیں جو تھی پامال خاک
منہ سے جو مانگا سو پایا مدعا

جب بڑھیا کو اس مراد کے حصول کا پکا یقین ہوگیا اور بیٹا بہو سے بھی وہ مل چکے تو حضرت کی خدمت میں آئے تسلیم کو گردن جھکائے اور یہہ رباعی پڑھ کر سنائی +

Marfat.com

تجھسے حضرت مدعا مجکو ملا
جسکی کی تھی التجا مجکو ملا
تیری ہی در سے ملا بندیکو خیر
تیرے ہی گھر سے خدا مجکو ملا

حضرت نے اسکے شکرانہ کی تقریر توجہ سے سنی اور اسکو خوش وخرم دیکھ کر شکرانہ کا سجدہ معبود حقیقی کی جناب میں کیا اور دوگانہ شکرانہ کا پڑھکر بڑھیا کو اسکے بہو بیٹے کے ساتھ رخصت کیا اور ان کے حق میں دعاے خیر مانگی اس کرامت کا شہرہ جب دور ونزدیک ہوگیا تو ہزاروں لوگ بپلے اعتقاد چلکر حضرت کی خدمت میں آئے اور مرید ہوئے سینکڑوں کفار نے اسلام کا خلعت پہنا ذَالِکَ فَضْلُ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ وَاللّٰہُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ یعنے یہہ خدا کا فضل ہے عطا کرتا ہے جسکو چاہتا ہے بڑا فضل کرنے والا ہے +

کون ہم پایہ ہے اس روئی زمین پر آپ کا
اور ہمسر کون ہے چرخ بریں پر آپ کا
مثل خور روشن ہوا ذرہ نوازی سے تیرے
پرتو رخ پڑ گیا جس کے جبین پر آپ کا
لوح پر خاطر کی ہے منقوش صورت آپ کی
نام لکھا ہے میری دل کے نگیں پر آپ کا
زیر فرمان ہے تیرے اقلیم دنیا سر بسر
حکم جاری ہے ہمیشہ ملک دین پر آپ کا
سنبل وریحان میں ہے اس زلف عطر افشاں کی بو
جلوہ گر ہے جادۂ صبح یاسمین پر آپ کا
جد امجد سے نہو امداد کیونکر آپ کو +
حق فرزندی ہے ختم المرسلین پر آپ کا
خادم زار آپکا جاے جدہر بیخوف ہے
آسمان پر آپ کا ہے اور زمین پر آپ کا
تاج ہے تیرا جہانمیں تاجداروں سے بلند
پایہ اونچا ہے ہر اک کرسی نشیں پر آپ کا
سرور محتاج بھی پائے کلاہ سروری
لطف گر ہو جاے ایسے کمتریں پر آپ کا

ساتواں مناقب ایک یہودی طبیب کے ذکر میں جو حضرت کا قادر دیکھکر

راویان صدق شعار ومخبران صداقت آثار روایت کرتے ہیں
غوث الثقلین محی الدین ابو محمد عبد القادر جیلانی جیلانی
بگداد گئے تو بغداد میں ایک طبیب [illegible]

Marfat.com

Marfat.com

حضرت نے فرمایا کہ ہمارے عارضی جسمی کو طبیبان عالم ظاہر سے کچھ کام نہیں مصرعہ
دردمندِ عشق را دارو بجز دیدار نیست + خدام نے جب طبیب کی حاضری کی اجازت نہ پائی
خفیہ اس ارادہ میں ہوئے کہ حضرت کا قارورہ کسی طبیب کو دکھلایا جائے اور جو دوا طبیب تجویز
کرے حضرت کو کھلائی جاوے چنانچہ حضرت سے پوشیدہ بول قارورہ میں ڈالکر ایک
یہودی طبیب کے پاس لے گئے طبیب نے قارورہ نہایت غور سے دیکھا اور پوچھا کہ یہ قارورہ
کس بیمار کا ہے خدام نے حضرت کا نام ظاہر نہ کیا اور کہا کہ یہ قارورہ کسی کا ہو آپ دوا تجویز
کریں طبیب بولا اس بیمار کو خداوند حقیقی کے عشق کی بیماری ہے ظاہری جسمی بیماری کوئی نہیں
یہ کہکر فی الفور مسلمان ہوگیا اور یہ اشعار گھر بار زبان پر لایا + اشعار

مرید غوث الاعظم ہونیمیں ہے اسلام دین میرا
نہوگا بند روز حشر تک باب یقین میرا

تنِ خاکی کی رکھ لو آبرو یا شاہِ گیلانی
کہ سوزِ غم سے جلتا ہے دلِ اندوہگین میرا

مجھے دنیا میں ہو کافی فقط روز قیامت کو
کفیل کار بس ہے رحمۃ العالمین میرا

دل بیمار کی جلدی خبر ای جاں جاں لیجئے
نکل جاے نہ دم اس غم میں ای ہمدم کہیں میرا

زمین بوسی ملے گر اس زمین بوس محبت کو
مکان ہو جائے مارے فخر کے چرخ بریں میرا

ہمیشہ مثل طوطی مدحگوئی میں ترے حضرت
زبان شکر فشان ہے اور سخن ہے انگبین میرا

قدم بوسی سے پایا پایۂ عزت سرور نے
ترے داغ غلامی سے ہوا روشن جبین میرا

جب طبیب یہودی کی مسلمان ہونے کی خبر اس کی اقارب و قبائل کو پہونچی تو سب جمع ہوکر اسکے پاس
آئے اور چاہا کہ مسلمان ہونے اور دین آبائی کے چھوڑنے پر اسکو ملامت کریں جب وہ آئے اور طبیب کو
سخت ملامت کی تو طبیب نے جواب دیا کہ پہلے اس قارورہ کیطرف ایک نظر دیکھو پھر مجکو ملامت کرو یہ تقریر سنکر
سب کے سب قارورے کیطرف متوجہ ہوئے اور جسنے دیکھا کلمہ لا الہ الا اللہ بے اختیار زبان پر لایا اور مسلمان ہوگیا
یہ خبر جب تمام شہر میں مشہور ہوگئی جوق جوق لوگ آئے اور جسنے ایک نظر قارورہ کو دیکھا مشرف باسلام ہوا
غرض اسوقت چار سو کس زن و مرد نے لباس اسلام کا پہنا اور حضرت کی خدمت میں حاضر ہوکر مرید ہوئے غزل در لف

Marfat.com

Marfat.com

شرق سے لے تا غرب محی الدین کا چمکا آفتاب
مطلع نور محمد سے یہ نکلا آفتاب

ذرہ ذرہ جس سے روشن ہو گئی ساری زمین
غوث اعظم پیر کا روشن ہے ایسا آفتاب

چاند دو ٹکڑے ہوا حضرت کی جد کے حکم سے
آگیا پھر ڈوب کر مغرب سے اولٹا آفتاب

جس جگہ روشن ہو نور عارض پیران پیر
منہ دکھائیگا وہاں کیا چاند اور کیا آفتاب

نور فیض محی دین سے پرتو افگن کو بکو
جا بجا روشن ہے قطب العالمین کا آفتاب

رشک سے اُس چہرۂ پر نور کے شام و سحر
چرخ پر پھرتا ہے ہر گوشہ میں چھپتا آفتاب

خلق میں مشہور ہے ذرہ نوازی آپ کی
جلوہ گر ہے شرق سے تا غرب جیسا آفتاب

اوج عزت پر ظہور غوث اعظم جب ہوا
کیا چمکا دین احمد کا دوبارہ آفتاب

اولیا سے مرتبہ ہے غوث اعظم کا بلند
جسطرح تاروں سے ہے رتبہ میں اونچا آفتاب

کیا کروں اُس حسن نور افشاں کی تعریفیں بیاں
چہرہ پر نور ہے جس کا سراپا آفتاب

کلبۂ تاریک سے دور مطلع انوار ہو
چہرہ دکھائی اگر اسوقت ایسا آفتاب

اٹھواں مناقب در بیان پرواز کرجانے حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کے بعالم طفولیت آسمان کی طرف دایہ گرانمایہ کے گود

کتب معتبر میں در روایات صحیح میں آیا ہے کہ حضرت محبوب سبحانی قطب ربانی [illegible]
اسامی شیر خواری کی عمر میں ایکروز دایہ گرانمایہ کی گود میں لیٹے ہوئے تھے اور [illegible]
ساتھ آسمان کی طرف دیکھ رہے تھے کہ یکایک ایسی کشش ہوئی کہ حضرت دایہ کی گود [illegible]
اوڑ کر آسمان کو چلے گئے اور اتنی دور پہونچے کہ آفتاب کے قریب پہونچ گئے اور [illegible]
مطلع نیر بین عالمین ہو گیا اور آفتاب حضرت کی چہرہ جہانتاب سے [illegible]
ایک ساعت تک یہ موقعہ رہا پھر مراجعت فرمائی اور دایہ کی گود [illegible]
امر الٰہی میں تھا دایہ نے یہ راز کسی سے آشکارا [illegible]
سے بغداد میں تشریف لائے تو [illegible]

Marfat.com

Marfat.com

زمین خدمت کی بلب ادب چوم کر عرض کی کہ یا حضرت آپ بعالم شیر خواری تو ایک روز میری گود سے اوڑ کر آسمان تک جا پہونچے تھے اب بھی ایسا اتفاق ہوتا ہے فرمایا کہ اس عمر میں ہمارا وجود عنصری تاب تجلیات انور آلہی نہیں لا سکتا تھا اور خدا کے انوار ہم کو جذب کر کر اپنی طرف کھینچ لیتی تھی۔ اب مشاہدۂ تجلیات کبریائی کی عادت روزمرہ ہوئی ہے۔ زمین سے اوڑ جانا ہمارا ممکن نہیں بلکہ ہم انوار تجلیات ربانی کو اپنی طرف جذب کر لیتے ہیں۔ غزل

شہنشاہ دین شیخ عالیجناب
وہ ہی نور چشم رسالت مآب
وہ مشکل میں ہے دستگیر جہان
وہ خاطر سے کرتا ہے دور اضطراب
ہی قہر خدا غوث اعظم کا قہر
لرد دور ہیں جسقدر پیچ و تاب
بہت جلد سرور کو دیدار دو

باوج نکو طالع آفتاب
وہ ہی غوث اعظم شہ اولیا
خبر گیر خورد و کلاں شیخ و شاب
ہوئے مہربان جسپہ وہ مہربان
کیا وہ گذر جس پہ آیا عتاب
ہمیشہ قدمبوس رکھئے مجھے
ہے کیوں اپنے خادم سے اتنا حجاب

وہ ہے قرۃ دیدۂ مصطفےٰ
وہ ہی قطب اقطاب الاخطاب
وہی دل کی کہو دیتا ہے بیکلی
ہوا دین و دنیا میں وہ کامیاب
مجھے غم سے چھوڑ دا وای دستگیر
بلا لیجے خدمت میں حضرت شتاب

+ + + +

نوان مناقب درباب بشارت پہونچنی حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کو درگاہ آلہی سے درباب تولد ہونے حضرت اعظم کے اون کی نسل سے

ثناگویان محبوب سبحانی و وصافان قطب ربانی زبان حق ترجمان سے اسطرح بیان کرتے ہیں کہ ایک روز حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ مراقبہ کر رہے تھے گویا ایسی حالت تھی کہ زمین و آسمان انکے روبرو آئینہ تھا حضرت کی روح مکان و لامکان تک سیر کر رہی تھی۔ اس وقت حضرت نے لوح محفوظ آلہی کو جو دیکھا تو معلوم ہوا کہ حضرت سید الکونین امام حسینؓ کی اولاد سے اون کی بعد نو کس امام رہنمائے خاص و عام پیدا ہونگے اور اون کے فرزندوں میں سے صرف ایک امام پیدا ہوگا اس حال کے ظاہر ہونے پر حضرت خدا کی طرف متوجہ ہوئے اور عرض کی کہ یا آلہی اس نو اور ایک کے تعداد سے مجھکو آگاہ کیا جائے کہ اس میں کیا حکمت پوشیدہ ہے ارشاد ہوا۔ کہ تمہاری

Marfat.com

نسل سے وہ ایک امام ایسا دریتیم اور گوہر خالص پیدا ہوگا کہ رتبہ میں اولیاء اللہ سے بڑھ جائیگا اور حسینی نواماموں کی نو بزرگیاں اس ایک ذات بابرکات میں جمع ہونگے نام نامی اسکا محی الدین عبدالقادر جیلانی ہوگا اور غوث الاعظم وغوث الثقلین ومحبوب سبحانی خطاب ہوگا قدم اسکا تمام اولیا کی گردن پر رکھا جائے گا۔ **غزل بر ردیف تا**

بندہ مفطر ہوں میں یا سیر کیجے مرحمت
عفو کر دیجے میری تقصیر کیجے مرحمت

لا دوا ہے درد دل اس کی دوا کے واسطے
بن نہیں آتی کوئی تدبیر کیجے مرحمت

بخشد و جان اس تن بیجان کو ای جان جہان
ہو میں بیجان صورت تصویر کیجے مرحمت

جل چکے ہیں جان و دل اس نالۂ جانسوز سے
اب تو میری آہ کو تاثیر کیجے مرحمت

خاطر غمگیں کو میرے رکھو مت غم میں اسیر
چھوڑو مت دلگیر میری دلگیر کیجے مرحمت

آپ کا بندہ ہوں میں اے پادشاہ ملک دین
دو جہاں میں عزت و توقیر کیجے مرحمت

نفس آمارہ نے مارا ہے مجھے اس کے لئے
ابشہ کافر کشاں شمشیر کیجے مرحمت

مدح پیغمبر میں کر دیجئے عطا مجکو زبان
وصف میں اپنے مجھے تقریر کیجے مرحمت

چھوڑیو تنگی میں مت سرور کو ایسا تنگدل
کر دو اس بے زر کو میران میر کیجے مرحمت

دسواں مناقب اس بیان میں کہ حضرت کے وقت کوئی حضرت کا نام بیوضو زبان پر لاتا تھا سر اوس کا گردن سے اُتر جاتا تھا اور معاف ہونا اس بی ادبی کا حضرت رسول مقبول کے ارشاد سے

کتاب گلزار معانی میں لکھا ہے کہ حضرت غوث الاعظم کے عہد سعادت میں یہ تھا کہ جو کوئی حضرت کا نام بیوضو جنب کی حالت میں زبان پر لاتے جب اس طرح کئی اشخاص عام وخاص جہان سے گئے تو آخر کی غوث الاعظم کی روبرو آئی اور فرمایا کہ اے بلند و سعادتمند مشائخ اہل کمال کو آنا

Marfat.com

Marfat.com

جلال نہ چاہیئے کہ خدا کی خلقت نیک و بد عالم موجودات میں ہے اگر یہی حال رہا تو ہزاروں لوگ قتل ہو جائینگے اور آئندہ ایک ایسا زمانہ آنیوالا ہے کہ خدا اور رسولِ خدا کا نام لوگ بی او بانہ زبان پر لائینگے یہ ارشاد جب حضرت نے سُنا تو حکم دیا کہ آئندہ جو کوئی ہمارا نام بی وضو و طہارت زبان پر لائے قتل نہو مگر اسکے رزق اور نکوئی سے چالیس روز تک برکت اٹھ جائے

غزل

تم ہو سلطانِ جہان ہے تمکو شایان سلطنت
حق نے بخشی ہے تمہیں اے میر میراں سلطنت

ملک دنیا ملک دین ہے ملک تیرا سربسر
تیری عالمگیر ہے ای شاہ دوراں سلطنت

ایسا پایہ کسنے پایا ہے بھلا تیرے بغیر
ایسی حاصل کسکو ہے باسازوساماں سلطنت

تم ہو سلطان السلاطیں اور سلاطیں جہاں
مانتے ہیں آپ کی ایشاہ جیلاں سلطنت

حق نے دی ہے مثل یوسف تجکو عزت العزیز
اور عطا کی ہے تجھے مثل سلیماں سلطنت

ملک ہے سارے زمانہ کا تیرے زیر نگین
ہے اطاعت میں حکومت زیر فرماں سلطنت

تاجدار ملک دین کرتے ہو تم محتاج کو
تمسے پاتے ہیں گدا ایشاہ شاہاں سلطنت

حضرت احضرت کے دروازے پہ جاکر کر سوال
کیا عجب دیدیں اگر تجکو وہ سلطان سلطنت

گیارہواں مناقب حضرت کے مریدونکو پند و نصائح کے ذکر میں۔

مشائخان دین و اولیاے صدق آئین فرماتے ہیں کہ جو شخص حضرت کے سلسلہ کی بیعت پائی حضرت کا مرید کہلاے اسکو چاہیئے کہ حضرت کا نام وقت کلام بیوضو زبان پر نہ لائے تاکہ زمانہ کے مصائب اور دنیاوی آفتوں سے مامون و مصئون رہے اور اگر کوئی نیاز یا ہدیہ حضرت کا اپنے اوپر ٹھہرائی وہ وفا کرے بھول نہ جائے جب صبح کو اوٹھے غسل و وضو کے بعد خدا اور رسول کا نام لیکر حضرت کو باعتقاد تمام یاد کرے اور حضرت کا تصور جماکر ایک ساعت مراقبہ کرکے پھر حضرت کے طریق پر لعی اثبات و اسم ذات کا ذکر کرے فجر کی نماز ادا کرے پھر دنیاوی تعلقات کی طرف متوجہ ہو امید ہے کہ اس روز تمام روز وہ ہر ایک بلا سے امان میں رہے خدا اسکو اس دن گناہ سے پاک رکھے دعاے خیر یا نی

Marfat.com

بھی اس قادریہ طریق میں مشائخ عظام روزمرہ ورد کرتے رہے ہیں جس سے فوائد عظیم اون کو حاصل ہوئے ہیں۔ بلکہ خود بھی حضرت غوثیہ اس دعا کو روزمرہ ورد رکھتے تھے اور آپ کو عمل اس دعا کا پشتوں سے تھا اور اسی دعا کی تاثیر تھی کہ جو کوئی حضرت کا نام بیوضو زبان پر لاتا تھا قتل ہو جاتا تھا۔ اوسوقت حضرت کے ایک ہمنشین نے حضرت سے باعث اس جلال کا پوچھا اور التماس معافی کی اس بے ادبی سے کہ حضرت نے ارشاد کیا ذرہ متوجہ قلب ہو کر آنکھیں بند کر حسب الحکم وہ مراقبہ میں گیا اور دیکھا کہ عرش العظیم کے نیچے ایک تلوار آویزاں ہے۔ کسی پر وہ حملہ نہیں کرتی ہے مگر بعض لوگ ایسے ہیں کہ خود بخود اسپر جا گرتے ہیں اور دو ٹکڑے ہو جاتے ہیں یہ حال دیکھکر وہ بہت حیران ہوا اور حضرت سے حال دریافت کیا فرمایا کہ یہ قہر الٰہی کی تلوار اہل بیت کے مخالفوں کیلئے عرش کے نیچے آویزاں ہے ہم سے جو بغض رکھتا ہے اور انکار کے ساتھ ہمارا نام زبان پر لاتا ہے وہ اس تلوار سے خود بخود کٹ جاتا ہے اور مخلصان صداقت کیش اگر سہو سے ہمارا نام بے طہارت زبان پر لے آئیں تو معاف ہے اوس روز یہ قصور رخدام سے معاف ہوا اور مخالفین کی نسبت وہی حال رہا جب کچھ مدت پہر گذری اور بہت سے اولیا اس بات پر شفیع ہوئے تو عام و خاص اس بے ادبی کی سزا سے محفوظ ہوئے یعنے جان سے بچے اور یہ خفیف سزا ملی کہ چالیس روز تک ان کے ہر ایک کام اور قول و فعل سے برکت اٹھائی گئی

غزل ردیف تا

تیرے در پہ الٰہ دین جو کہ آئے مستغیث
واہ واہ فریاد کی ذالفور پائے مستغیث

صاف وہ پہونچیگا تیرے عدل سے انصاف کو
حال درد و رنج [illegible]

تجکو اب منظور ہے آواز بخش بیکساں
آنے [illegible]

سینکڑوں کو سوں سے سن لیتے ہو تم فریاد کو
[illegible]

پائے نہ مانگ تیرے کنجینۂ انصاف سے
[illegible]

اُس کو کیا ڈر ہے جسے ہو تو حمایت آپ سے
جسکے تم غمخوار ہو غم لیوں [illegible] مستغیث

Marfat.com

Marfat.com

باز ہو ہر وقت اُس کے رو برو باغِ مراد
حلقۂ در گر تیرے گہر کا بلائے مستغیث

سر فرازی آپ سے پاتا ہے مردِ دادخواہ
تم چھوڑا دیتے ہو قیدِ غم سے پائے مستغیث

سرورا جس وقت تو چاہے کرا اپنا عرض حال
ہے کھلا دربار محی الدین برائے مستغیث

بارہواں مناقب ایک محمدی اور عیسائی کے باہم تنازعہ اور زندہ ہونے ایک مردہ کے ذکر میں

خادمان خدمتگذار و مداحان عقیدت شعار کتاب اسرار السالکین سے روایت کرتے ہیں کہ ایکروز جناب غوث الاعظم العالم اپنے خدام کے ساتھ بازار میں تشریف لیگئے دیکھا کہ سرِ بازار دو شخص ایک محمدی اور دوسرا عیسائی آپس میں مباحثہ و مجادلہ کر رہے ہیں محمدی کہتا ہے کہ ہمارے پیغمبر علیہ الصلوٰۃ الملک الاکبر افضل المرسلین خاتم النبیین شفیع المذنبین ہیں جنکے شان میں لولاک لما خلقت الافلاک نازل ہوا ما محمد الا رسول کی شہادت قرآن میں بھی آئی ہے انہیں کی شان کی شان ہے کہ براق برق رفتار ہو کر آسمان پر جائیں عرش کی سیر فرمائیں قاب قوسین او ادنیٰ کے مقام پر پہونچکر بوساطت غیر خدا کیساتھ کام کریں قیامت کے روز شفیع بنکر گنہگاران امت کو بخشائیں بہشت میں پہونچائیں قطعہ

خدا خود ہے ثنا خوان محمدؐ
بڑھے کیا اس سے شان محمدؐ

فرشتے جن و انساں حور و غلماں
سبھی ہیں زیر فرمان محمدؐ

عیسائی بولا کہ تم نہیں جانتے کہ عیسیٰ مسیح کس رتبہ عالی اور مدارج بلند کا آدمی تھے جو بامداد روح القدس کنواری عورت کے پیٹ سے بغیر باپ کے پیدا ہوئے اور بعالم شیر خواری اپنی رسالت اور والدہ کی عصمت کی گواہی دی یہودیونکے ساتھ ہمکلام ہوئے ہزاروں بیماروں نے اُن کی توجہ سے صحت پائی مردوں کے جسم میں جان تازہ آئی غرض ایسی ایسی تقریریں محمدی اور عیسائی میں بہت ہوئیں مگر عیسائی بار بار تکرار کرتا تھا کہ عیسیٰ مسیح فلاں مردہ کو زندہ کیا فلاں بیمار کو صحت بخشی اور محمدی کو اپنی تقریر میں دبائے جاتا تھا حضرت کو منظور ہوا کہ عیسائی کا بول محمدی سے اونچا رہے۔ عیسائی کی طرف مخاطب ہو کر فرمایا کہ تو جس قدر حضرت مسیح کی تعریف کرتا ہے۔

Marfat.com

Marfat.com

حق وبجا ہے مگر آ ایک کرشمۂ اعجاز محمدی صلی اللہ علیہ وسلم دیکھ کہ میں مقبول کے نام کی برکت سے کس طرح مردہ کو زندہ کرتا ہوں اب تو جس قبر کے مردہ کو نشان دیوے فی الفور زندہ ہو جاوے یہ بات سنکر عیسائی تعجب میں آیا اور چاہا کہ اس کا امتحان کرے اسیوقت حضرتکو ایک پرانی قبرستان میں لیگیا اور ایک پرانی قبر کا نشان دیکر التماس کی کہ اس قبر کا مدفون زندہ ہو جاوے حضرت عیسائی کی تقریر سنکر قبر کیطرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ اس کا مدفون ایک قوال ہے اگر تو چاہے تو یہ گاتا بجاتا قبر سے اٹھ بیٹھے یہ بات کہکر حضرت نے مدفون کیطرف مخاطب ہو کر فرمایا کہ قم باذن اللہ یعنے اوٹھ کھڑا ہو خدا کے حکم سے بمجرد اس کہنے کے قبر کی زمین پھٹ گئی اور قوال خوشحال گاتا بجاتا قبر سے اوٹھ کھڑا ہوا عیسائی نے جو یہ کرامت بچشم حال دیکھی قائل ہوا اور داخل فرقۂ اسلام ہو کر حضرتکے مریدوں میں داخل ہوا غزل دیقعہ

جسقدر تو نے باوج سروری پایا عروج
بندگانِ حق سے ہے کسکو ملا ایسا عروج

فرق سے تا غرب تیرا نام روشن ہوگیا
خوش اعظم تمکو حق نے اسقدر بخشا عروج

ایک پایہ روبرو ہے جس کے یہ چرخ بلند
تجکو حاصل ہے مقام قرب پر اعلیٰ عروج

اوج پر ہر وقت ہے حضرت ستارہ آپکا
مثل خورشید ہر صبح ہام چرخ پر تیرا عروج

سرنگوں ہیں سروران دہر تیرے سامنے
کیا بلندی آپکے رتبہ کی ہے اور کیا عروج

ملگئی روئے زمیں پر سرفرازی آپ کو
جس طرح نام فلک پر تھا محمد کا عروج

خاندانوں میں تمہارے خاندان کو ملگئے
اچھی خوبی اچھی عزت اچھا ذات اچھا عروج

مہربانی آپ کی ہووے اگر اے مہرباں
مثل خورشید پائے فلک [illegible]

خاک کی مانند اڑ جاتا ہوا شوق میں
خاکسار [illegible]

تیرہواں مناقب در بیان موجود [illegible]

کے جود [illegible]

کتاب حقیقۃ الحقائق میں تحریر ہے کہ ایک زن دعورت [illegible] غوث الثقلین کی خادمہ

Marfat.com

Marfat.com

لڑکا دریا میں غرق ہوگیا چونکہ اسکے اکلوتے بیٹے پر یہ حالت گذری بڑھیا سے اس غم کا
صدمہ اوٹھایا نہ گیا نگیا اور نالاں و گریاں بحالت زار حضور میں آئی تمام حقیقت سنائی حضرت
کو اسکا حال دیکھکر کمال رحم آیا اور فرمایا کہ تو گھر میں جا تیرے جانے سے اول تیرا بیٹا گھر میں
موجود ہوگا بڑھیا یہ خوشخبری سنکر بہت خوش ہوئی اور گھر کو دوڑی گئی لڑکا گھر میں موجود
نہ پایا اور نا امید واپس آئی حضرت نے پھر وہی ارشاد کیا دوسری مرتبہ بھی بڑھیا گئی اور
اور مایوس ہوکر آئی تیسری مرتبہ گئی تو لڑکا موجود پایا شکر الٰہی بجالائی جب بڑھیا اپنی مراد کو
پہونچ چکی حضرت بدرگاہ ایزدی متوجہ ہوئے اور عرض کی کہ یا الٰہی دو مرتبہ بڑھیا کے نا امید
پھر آنے اور تیسری مرتبہ مراد پانیمیں کیا حکمت تھی۔ باوجودیکہ پہلے بھی عرض کرنیوالا تیرا خالصار
بندہ عبدالقادر تھا ارشاد ہوا کہ البتہ یہ دیر و توقف جو اجابت دعائیں ہوئی اسکا حق تمہارا ہمارے
ذمہ پر ہے اسکے عوض میں آج تمکو یہ رتبہ ہماری درگاہ سے ملا ہی آئندہ جسطرح اسمائے
الٰہی میں تاثیر رکھی گئی ہے تمہارے نام میں تاثیر عنایت ہوئی آئندہ تمہارا نام جس کام
پر پڑھا جائیگا درستی اسکے عمل میں آئیگی یہ خبر سنکر حضرت سربسجدہ ہوئے اور
خدائے جل جلالہٗ کی مہربانی کا شکر ادا کیا +

غزل

خلق ہے دریوزہ گر اور غوث اعظم اہل تاج
لوگ سب محتاج ہیں اور قطب عالم اہل تاج

تاجدار تاجداران غوث اعظم دستگیر
گرتے ہیں جس شہ کے آگے گرد میں جم اہل تاج

دور کیا ہے لطف سے انکے جو ہو جائے کہیں
بندۂ محتاج و اہل درد و پر غم اہل تاج

سروران ملک دیں ہر وقت سر پر آستاں
ہیں کھڑی محتاج دروازے پہ ہر دم اہل تاج

وہ شہنشاہ جہاں میرزماں ہادی دیں
جسکے فرماں سے ہوئے اسکندر و جم اہل تاج

ہیں قدم بوسی میں حاضر سروران اہل تخت
اسکی الفت کا بھرا کرتے ہیں دم اہل تاج

[illegible]
کیا عجب ہو جائیں [illegible] اہل تاج

چودھواں مناقب [illegible] ذکر میں کہ بیس بیٹیاں ایک عورت کے

Marfat.com

حضرت غوث الاعظم کی دعا سے بیٹے بن گئے

مخبران صداقت پناہ وراویان حق آگاہ سے روایت ہے کہ ایک عورت بیچاری ایک ناحق شناس مرد کی زوجہ تھی خدا کی قدرت ایسی ہوئی کہ بیس لڑکیاں پے در پے عورت کے پیٹ سے پیدا ہوئیں مرد اسبات سے بہت تنگ ہوا اور غضب میں آکر عورت کو معہ لڑکیوں کے گھر سے نکالدیا اور کہا کہ ایسی عورت کو جسکے پیٹ سے بیٹا پیدا نہیں ہوتا گھر میں نہیں رکھتا عورت بیچاری مصیبت کی ماری لڑکیوں کو ساتھ لئے ہوئے گھر گھر گدائی کرتی پھرتی تھی آخر جب گذارہ نہ چلا تو حضرت کی خدمت میں حاضر ہوئی اور اپنا حال زار حضرت کے روبرو بیان کیا حضرت نے فرمایا کہ اچھا آئندہ تیرا خاوند تیرا شیفتہ و بیدار رہیگا انشاء اللہ تعالےٰ تو جو اس کے پاس جائیگی وہ نہایت آرزو کے ساتھ اپنے پاس رکھیگا کبھی طلاق نہ دیگا اُسنے جواب دیا کہ حضرت میرے خاوند کی بیزاری کا سبب تو میری لڑکیاں ہیں دعا کیجئے کہ یہ لڑکیاں مرجائیں اور آئندہ خدا مجھے بیٹا دیوے یہ سنکر حضرت خدا کی طرف متوجہ ہوئے اور عرض کی الٰہی عنایت سے کچھ بعید نہیں یہ اس عورت کی لڑکیاں لڑکے ہو جاویں حضرت کی دعا قبول ہوئی اور بڑھیا کو حضرت کی زبانی بشارت ملی کہ تیری بیسوں لڑکیاں لڑکے ہو گئے ہیں اُسنے دیکھا تو فی الحقیقت ایسا ہی تھا بہت خوش ہوئی اور شکرانہ ادا کرتی ہوئی گھر کو گئی غزل

غوث محی الدین کو تمنے آزمایا ہر طرح
دوست اور دشمن ہیں اُسکے لطف کے امیدوار
منتوں سے خوشی سے زاری سے التجا و ہیاں
ہر طرح سے حق نے قبلہ کر دیا ہے دلبند
تو نے بیدلوں کو ستایا ہر طرح حق کا نام
ہر طرح سے راہ پر لایا ہے گمراہوں کو
علم ہادی ہے تیرا ہر طور ہر حال میں

دستگیری میں بہت غضب ڈھایا ہر طرح
طالب دیدار ہے اپنا بنایا ہر طرح
مطلب اپنا آپ سے ملا ہے
[illegible]

Marfat.com

Marfat.com

ہر طرح سے دستگیری تونے کی آ دستگیر
تونے ہمکو رنج و آفت سے بچایا ہر طرح

ہر طرح سے دین دنیا میں حمایت تونے کی
تونے ہے سرور سے یہ وعدہ نبھایا ہر طرح

پندرہواں مناقب در بیان زندہ ہونے ایک مرید کے جو فوت ہو چکا تھا

شیخ ابو الحسن احمد رفاعی قدس سرہ سے روایت ہے کہ ایک روز حضرت غوث الاعظم کا ایک مرید بقضاء الٰہی فوت ہو گیا زن و فرزند اسکے نالاں و گریاں حضرت کے دروازہ فیض اندازہ پر حاضر ہوئے حضرت کو اُنکی حالت پر کمال رحم آیا اور مراقبہ میں گئے اور بعالم باطن ملک الموت سے ملے اور خادم کی روح اُسے واپس مانگی اُسنے جواب دیا کہ حضرت میں ہر ایک ذیجان کی جان خدا کے حکم سے قبض کرتا ہوں واپس کرنا میرا کام نہیں حضرت نے پھر وہی سوال کیا اور وہی جواب پایا آخر یہ نوبت آئی کہ حضرت نے کل روحوں کی زنبیل جو اسکے پاس تھی چھین لی اور سب کو چھوڑ کر فرمایا کہ تمکو قسم ہے خدائے جان آفرین کی جسکے قبضۂ قدرت میں ہر ایک حیوان کی جان ہے ہر ایک روح اپنے اپنے جسم میں سما کر خدا کے حکم سے زندہ ہو جائے چنانچہ سب روحیں جو اس زنبیل میں تھیں چھوٹ کر عام مردے زندہ ہو گئے حضرت کا مرید بھی زندہ ہو کر زندگی میں حاضر ہوا اور حضرت کی عنایت و مہربانی کا شکر ادا کیا۔ **غزل**

اب اُڑی جاتی ہے سوئے شہر بغداد اپنی روح
مانگتی ہے غوث محی دین سے امداد اپنی روح

جسم میں بیٹھے ہی مثل جان غم پیران پیر
لیے رنج و درد میں ہر وقت شاد اپنی روح

جان شیریں پر لیا کرتی ہے تیرے ہجر میں
نیشۂ درد و الم مانند فرہاد اپنی روح

تیرے درد عشق میں دونوں جہانمیں ہو گیا
تن رہا قید الم سے غم سے آزاد اپنی روح

عاقبت کی راہ میں لیجے خبر یا محی الدین
توشۂ اعمال سے رکھتی نہیں زاد اپنی روح

جلد کیجیگا مدد اے آبروئے دو جہاں
سوز غم سے ورنہ کر بیٹھونگا برباد اپنی روح

سنیئے اب اُسکی فغاں دیجے رہائی قید سے
نیم جاں ہو کر کیا کرتی ہے فریاد اپنی روح

زندگی کا ایک باعث تم ہو جب یا محی الدین
اسلئے ہر لحظہ رکھتی ہے تمہیں یاد اپنی روح

Marfat.com

Marfat.com

پائے سرور خاکبوسی سے تیری گر آبرو | تیرے در پر آئے اوڑ کر صورت باد اپنی روح

سولہواں مناقب حضرت سید احمد کبیر رفاعی قدس سرہ کی حال میں

علمائے طریق قادریہ اولیائے خاندان اعظمیہ روایت کرتے ہیں کہ سید احمد کبیر رفاعی حضرت غوث الاعظم کے خواہر خواندہ کے بیٹے حضرت کے حضور میں ہر وقت حاضر باش رہتے تھے حضرت کی اونپر کمال مہربانی تھی۔ فرزندوں کیطرح حضرت نے اونکو پرورش کرکے علوم ظاہری و باطنی سے مستفید کیا تھا اور ہمشیرہ زادہ اونکو فرمایا کرتے تھے ایک روز حضرت نے ایک اپنا خادم سید احمد کے پاس بھیجا اور پوچھا بھیجا کہ ما العشق یعنے عشق کیا چیز ہے سید احمد کے روبرو گیا اور ما العشق کا لفظ زبان پر لایا سید احمد نے ایک آہ جگر دوز سینہ پر سوز نکالی اور زبان سے فرمایا کہ العشق نار یحرق ما سوی اللہ تعالے یعنے عشق آگ ہے خدا کے سوائے ہر ایک چیز کو جلا دیتا ہے یہ بات جب سید صاحب کی زبان سے نکلی اول اس درخت کو جسکے سایہ میں حضرت بیٹھے تھے آگ لگ اوٹھی اور سر سے پاؤں تک جلنے لگا پھر سید صاحب خود بھی جلنے لگے یہاں تک کہ جلکر خاکستر ہوگئی ایک دم کے بعد وہ خاکستر پانی بن گئی اور پانی برف کی طرح اس مقام پر جم گیا یہ حال دیکھ کر خادم حیرت میں آگیا اور جانا کہ سید صاحب کی جان مفت میں گئی روتا ہوا غوث الاعظم کی خدمت میں آیا اور حال زار بدیدۂ اشکبار عرض کیا حضرت نے اوسکو حکم دیا کہ تم اسی وقت [illegible] سید کے جسم کو پانی کے گرد نبات معطر جلاؤ [illegible] وعظ [illegible] کا جسم پھر صورت انسانی پر آگیا [illegible] دم دوڑا اور بموجب حکم کے تعمیل کی [illegible] گذری تو سید صاحب نے مقام فنا فی الفنا و موتوا قبل ان تموتوا [illegible] عنصری و مقام وجود کیا اور وہ منجمد پانی بقدرت [illegible] تازہ اس میں آگئی اور سید احمد رفاعی [illegible]

قادرا قدرت تو داری [illegible] آن کنی | [illegible]

Marfat.com

Marfat.com

جب یہہ خبر حضرت کو پہونچی فرمایا کہ جو ولی اس مقام فنا در فنا میں پہونچ جاتا ہے پھر بعالم عنصری مراجعت نہیں کرتا سوائے دو کس اولیا کے اور کسی نے یہ رتبہ نہیں پایا ایک تو ہمسے پہلے ایک ولی نے اسمقام پر پہونچکر بعالم وجود رجوع کیا ہے اور دوسرے آج سید احمد رفاعی نے قطعہ جزو نے جب کل سے پایا ارتباط + اوڑ گیا قطرہ بدریائے روان ڈہونڈہ سکتا ہے کوئی پہر اسکو کون + کون پا سکتا ہے پہر اُس کا نشان + واضح ہو کہ قادریا خاندان میں ایک لڑی رفاعی خاندان کی علیحدہ ہے جسکا شجرہ بتوسل سید احمد رفاعی رحمۃ اللہ علیہ کے حضرت غوث الاعظم رحمہ کو ملتا ہے۔

غزل ردیف خاء

غوث الاعظم پیر شیخونمیں ہے مشہور شیخ
بارگاہ ایزدی میں ہے وہی منظور شیخ

ہے وہ منظورِ خدا جسکو کریں منظور شیخ
قہر حق اُسپر ہی کرتے ہیں جسے مقہور شیخ

نقش محی الدین میرے سینے کے اندر نقش ہے
لوح دلپر ہے خط گلزار سے مسطور شیخ

گوشۂ دلمیں میرے ہیں محی الدین گوشہ نشیں
جسم کے پردہ میں ہے مانند جان مستور شیخ

آفتاب احمدی سے ہے عیاں یہ روشنی
ماہتاب حیدری سے ہے یہ روشن نور شیخ

خادمونکو آپ سے ہے حاصل قرب دائمی
پاس ہیں ہر وقت وہ نزدیک ہیں یا دور شیخ

دستگیر و غوث قطب و سید و پیران پیر
بادشاہ و سید و سردار ہیں مشہور شیخ

حشر تک مدہوش رہتا ہے بحال بیخودی
جسکو کرتے ہیں شراب عشق سے مخمور شیخ

ہے یہ ممکن ایک دم بھر میں اگر اید دستو
بادۂ عشرت سے سرور کو کریں مشہور شیخ

سترہواں مناقب دربیان پیدا ہونے فرزند شیخ علی بن محمد عربی کے گھر میں بدعائے غوث الاعظم قدس سرہ

راویان شیریں سخن و حاکیان نادودہ فن روایت کرتے کہ شیخ علی بن محمد عربی بڑا مالدار و دولتمند تھا مگر بسبب بے اولادی کے نہایت درجہ مغموم رہتا اور ہر ایک ولی و خدا پرست کی خدمتمیں جاکر دعا کی التجا کرتا مگر کہیں سے اسکا دامن مراد موتیوں سے پر نہوا مدت مدید اس

Marfat.com

Marfat.com

آرزو میں گذر گئی جب عمر پچاس برس تک پہونچی حضرت کی خدمت میں آیا ابھی زبان سے نہ بولا تھا۔ کہ حضرت بنور باطن اسکے حال سے واقف ہو کر فرمانے لگے کہ اے شیخ علی تیرے مقسوم میں اولاد نہیں دعا والتجا تیرے حقمیں لاحاصل ہے یہ تقریر سنکر شیخ علی زار زار رونے لگا اور عرض کی کہ یا حضرت یہ تو مجھکو یقین ہے کہ میں گم کردہ قسمت نامراد کی قسمت میں اولاد نہیں ہے مگر یہ بھی اطمینان ہے کہ اس دروازہ فیض اندازہ پر آکر خالی نہ جاؤنگا بہر صورت مراد پاؤنگا **قطعہ**

تیرے در پر جو کہ آیا نامراد	ہو گیا وہ فضل حق سے بامراد
جسنے مانگا اپنا مطلب یا مراد	حق سے پاتا ہی فقط تیری حضور

یہ عجز سنکر حضرت کو رحم آیا اور کچھ دیر تک متامل ہو کر فرمایا کہ آؤ ہماری پشت سے پشت لگاؤ ایک فرزند جو ہماری پشت میں باقی ہے ہم نے تم کو دیا جو بیٹا ہمارے گھر پیدا ہونیوالا تھا۔ تمہارے گھر میں پیدا ہوگا۔ اس کا نام بھی محی الدین رکھنا شیخ علی یہ مہربانی کا کلام سنکر بے اختیار اوٹھا اور حضرت کی پشت سے پشت لگائی اور شکرانہ حضرت کی عنایات کا ادا کیا۔ اور خوش خوش اپنی گھر کو گیا۔ اور انہیں دنوں میں اس کے گھر امید [illegible] گئی اور نو ماہ کے بعد بیٹا پیدا ہوا۔ نام اس کا حضرت کے ارشاد کے موجب محمد محی الدین رکھا اور وہ لڑکا اپنے وقت کا ایک قطب ہوا۔ صدہا کتابیں اُسنے توحید میں لکھیں جنمیں فتوحات کی بہت مشہور کتاب ہے اور اسرار توحید آلہی اس میں بخوبی بیان ہوئے ہیں اور شیخ محمد برہانپوری قدس سرہٗ فرماتے ہیں کہ دس محی الدین اولیا میں سے ایسے ہوئے ہیں کہ ثانی اُنکا کوئی دوسرا روئے زمین پر نہیں ہوا۔ ایک محی الدین عبدالقادر جیلانی دوسرے محی الدین شیخ علی عربی اظہار توحید میں ایسے ہوئے کہ دوسرا ہونا مشکل ہے [illegible]

پیدا ہوئے شیخ علی اونکو گود میں لیکر حضرت غوث الاعظم کی خدمت [illegible] نظر سے اونکی طرف دیکھا اور کہا کہ سبحان اللہ [illegible] روشن ضمیر ہوگا۔ اور جو اسرار کہ آجتک [illegible]

روبرو خراب ابرو کے تیرے آنے [illegible]	سرنگوں ہوا [illegible]

Marfat.com

Marfat.com

آئی اگر بہر طواف آستاں محی الدین
ہے یقیں پھر چرخ کی مانند چکر کھائے چرخ

نور سے رخ کے تیرے روشن ہے گھر گھر شمع نور
پرتو افگن جب تلک خورشید ہے بالائے چرخ

تیرے دروازے کا حضرت جو کرے جھک کر طواف
فرش سے عرش معلیٰ تک اسی پہونچائے چرخ

خم اگر دیکھے تیری تلوار کا اے شاہ دیں
راست مثل تیر تیرے رعب سے ہو جائے چرخ

حکم روشن ہے تیرا مانند مہر اے مہرباں
تا قیامت جب تلک اختر ہیں بزم آرائے چرخ

غم نہیں درد جہاں سے سر در سر باز کو
آکے گردش میں ہزاروں بازئیں دکھلائے چرخ

اٹھارہواں مناقب در باب زندہ ہو جانے بھونے ہوئے بیضوں کے حضرت غوث الاعظم کے توجہ سے +

مداحان محبوب سبحانی و وصافان شہنشاہ گیلانی بیان کرتے ہیں کہ ایک روز حضرت غوث الاعظم بعالم سفر ایک شہر میں تشریف لیگئے اور اس شہر کے بازار میں بتقریب سیر چلے جاتے تھے دیکھا کہ ایک طباخ کے دوکان پر مرغ کے انڈے بھونے ہوئے رکھے ہیں حضرت نے جو اُنکی طرف دیکھا تو خدام کیطرف مخاطب ہو کر فرمایا کہ اگر یہ انڈے بھونے ہوئے نہوتے تو شاید زندہ ہو کر پرواز کر جاتے بمجرد اس بات کے کہ یہ کلمات حضرت کی زبان سے نکلے وہ سب بیضے پھٹ گئے اور اندر سے مرغوں کے بچوں نے نکلکر اوسیوقت بال و پر نکالے اور بال افشانی مرغ کی یہ عجیب کرامت جب بازار والوں نے دیکھی نہایت متعجب ہوئے اور بڑے اعتقاد سے حضرت کی خدمت میں حاضر ہو کر قدمبوسی حاصل کی بلکہ یہ شہرہ کرامت کا تمام شہر میں پہونچا۔ تو خلق خدا لوگ حاضر آکر خادم ہوئے اوسی شہر میں ایک اور سلسلہ کا فقیر رہتا تھا اسکے بھی سینکڑوں مرید تھے اُسنے اپنا ایک خادم حضرت کی خدمت میں بھیجکر کہلا بھیجا کہ آپ مسافرانہ طور پر اس شہر میں آئے ہو مناسب تھا کہ شہر دیکھکر چلے جاتے نہ کہ اپنی کرامت دکھلا کر میرے مریدوں کو اپنا معتقد بناتے اب معلوم ہوا کہ اب میری ولایت پر دست تسلط دراز کیا چاہتے ہیں اور اس سرزمین میں کہ میرے تسلط میں ہے قدم جمایا چاہتے ہیں حضرت نے یہ تقریر سنکر

Marfat.com

Marfat.com

فرمایا کہ زمین و ملک و ولایت خدا کی ہے اسکا کیا منہ ہے کہ خدا کی ولایت کو وہ اپنی ولایت کہے
بلکہ اسکو اپنی جان تک اختیار نہیں ہے جب موت کا فرشتہ آئیگا جان قبض کرکے لیجائیگا یہ کلمات
جب حضرت کی زبان سے نکلے فی الفور ملک الموت نے اسکی جان قبض کرلی **غزل ردیف دال**

پائیگا حضرت سے اپنے دل کا مطلب یا مراد
مانگ اے سائل تیرا مقصود کیا ہے کیا مراد

کارِ دنیا کارِ دین کیواسطے ضامن ہیں پیر
بامراد اسنے کئے آئے جو دیر نامراد

کونسا دم ہو کہ دیکھیں روضۂ پیران پیر
کونسا دن ہو کہ ہم بغداد جائیں نامراد

ہے سخی ابن سخی ابن سخی ابن سخی
غوث اعظم پیر بے مانگے ہمیں دے گا مراد

بادشاہ سائل ہیں اس درگاہ عالیجاہ کی
مانگتے ہیں عزت سے اسکندر و دارا مراد

ہر کوئی لیتا ہے طالب مطلب اس مطلوب سے
ہر کوئی سائل ہے اس محبوب سے پاتا مراد

فیض کا در فی الحقیقت ہے در پیران پیر
جو کوئی جائیگا وہ فی اللہ پائیگا مراد

رد نہیں ہوتی کسی کی عرض اس درگاہ سے
[illegible] اپنا مراد

[illegible] لئے اندوہگیں رہتا ہے اپنے کام میں
تیری برآئیگی اے مرو[illegible] مراد

اونیسواں مناقب در بیان عطا ہونے فرزند عنایت ربانی و توجہ محبوب سبحانی منکوحہ شیخ محمد عبد اللہ [illegible]

راویان صادق و خبران [illegible] سے روایت ہے کہ شیخ محمد عبد اللہ [illegible]
حضرت محبوب سبحانی کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کی کہ حضرت [illegible]
سازسامان ہر ایک طرح کا اسقدر [illegible] ادا نہیں کرسکتے [illegible]
بانے فرق رانم ہر یک داستانے ٭ مگر ایک آرزو فرزند دلبند
آپ کی توجہ سے ملجائے تو بدل و جان شکرانہ ادا کروں [illegible]
بلکہ یہ مراد عنایت کرے یہ التجا سنکر [illegible]
ٹھائے اور اس لاولد عورت کیلئے اولاد طلب کی ہاتف غیبی [illegible]

Marfat.com
Marfat.com

کہ اس عورت کی قسمت میں اولاد نہیں ہے اسکے لئے دعا کرنا لاحاصل ہے حضرت نے
دوبارہ دعا کی اور وہی جواب پایا تیسرا مرتبہ بھی جب صاف جواب دیا تو حضرت کا مزاج آشفتہ
ہوگیا اور خرقہ مبارک دوش مبارک سے اوٹھا کر پھینک دیا اور کہا جب تک مراد اس
نامراد کی حاصل نہوگی خرقہ فقر کا پہننا ہم پر حرام ہے جب یہ حالت وقوع میں آئی حضرت رسالت
پناہ صلی اللہ علیہ وسلم کی روح پر فتوح فوراً تشریف لائی اور خرقہ اوٹھا کر اپنے ہاتھ سے
حضرت کے دوش پر رکھا اور فرمایا کہ بیٹا خدا کی ذات بے نیاز ہے وہاں نیاز بھی درکار ہے
ناز کو وہاں دخل نہیں ایسے ایسے ناز بندۂ خاکی اس خالق بے نیاز کے جناب میں کب
کرسکتا ہے۔ یہ خرقہ پہن لو۔ اور یقین ہے کہ خدائے جلشانہ تجھ محبوب کی خاطر اس عورت
کو اولاد بخشے **قطعہ**

بندہ محتاج پر ہے کیا عجب	مہربان گر ہو خدائے بے نیاز
خالق و رازق رحیم و کارساز	یہ تقریر جد امجد کی سنکر
کیونکہ ہر بندہ کی خاطر ہے وہی	

حضرت سرنگوں ہوگئے اور عرض کی کہ الحمد للہ کہ پہلی اس محتاج کی حاجت برآوری میں بندۂ تنہا
سائی تھا اور اب آپ بھی مددگار و معاون ہوگئے ہیں یقین ہے کہ اب یہ سائل خدا کے دروازے
خالی نہ جائیگی ادھر دونوں حضرت اس گفتگو میں تھے کہ ہاتف غیب سے ندا آئی کہ ہم نے اپنے
محبوب کے تصدق سے اس بے اولاد کو اولاد بخشی جو سنئے اس ندا کے حضرت نے
اس عورت کو بشارت دی اور امیدوار حصول اولاد کا کیا چنانچہ انہیں ایام میں حاملہ ہوئی
اور نو ماہ بعد دختر پیدا ہوئی۔ اگرچہ اس بے اولاد کو لڑکی کا پیدا ہونا بھی غنیمت تھا مگر
اُسنے مناسب جانا کہ عرض حال حضرت کی خدمت میں کرے چنانچہ اپنی دختر کو گود میں لیکر
[illegible] آئی [illegible] لڑکی کے تولد کا حال کہہ سنایا حضرت نے احوال سنکر فرمایا کہ یہ
[illegible] خدا کی قدرت اوسیوقت لڑکی لڑکا بن گئی حضرت نے اسکو گود میں لیا۔
[illegible] نام شیخ [illegible] الدین رکھا اور خدا سے اسکو وہ نعمت دلوائی
[illegible] عرفت کیا ولایت کو خاندان کے تصرف میں دیا چنانچہ

Marfat.com

ایسا ہی ہوا کہ حضرت شیخ الشیوخ عمر شہاب الدین سہروردی سے سہروردیہ خاندان ظاہر ہوا سینکڑوں انکے مرید مثل بہاؤالدین زکریا ملتانی و قاضی حمید الدین ناگوری و شیخ سعدی شیرازی وغیرہ صاحبان کمال اپنے وقت کے قطب و غوث ہوئے کہتے ہیں کہ دونوں بروں کے بال حضرت شیخ الشیوخ کے اتنے دراز تھے کہ مانند نقاب چہرہ پر پڑے رہتے تھے اٹھا کر لوگوں سے ہمکلام ہوتے۔ غزل

یاد سے بھولے ہیں جتنے تھے مجھے تکرار یاد
ایکدم میں میں تمہیں کرتا ہوں سو سو بار یاد

تیرے کوچہ کی ہوا دلمیں بھری جسدن سے ہے
یاد میں اپنے نہ گلشن ہے نہ ہے گلزار یاد

جاں بلب ہے ناکمیں دم ہے زبان پر تیرا نام
اے مسیحا دم تمہیں کرتا ہے یہ بیمار یاد

بیداری منہ پر آجاتی ہے تیرے شوق سے
تیرے بسمل کو جب آتی ہے تیری تلوار یاد

یکدم فرصت نہیں حاصل تمہاری یاد سے
بندۂ بیکار رکھتا ہے فقط یہ کار یاد

ہر خاموشی ہے لب پر اپنے تیرے شوق میں
بیزبانی میں نہیں کوئی مجھے گفتار یاد

آرام دل حاصل نہو جسدم کسی کی یاد سے
یہ دل گم گشتہ لاتا ہے تمہیں ناچار یاد

روز بیکس کا اب فریاد رس کوئی نہیں
بس فقط اس غم میں تم ہوئے میرے غمخوار یاد

بیسواں مناقب در بیان رنجیدہ ہونے خلیفہ بغداد کے بسبب خریدنے ایک کپڑے بیش قیمت کے حضرت غوث الاعظم سے اور اپنی سزا کو پہنچنا

و بیان نادر بیان و مخبران ہزار داستان اسطرح بیان کرتے ہیں کہ حضرت غوث الاعظم کے وقت ایک سوداگر ایرانی نہایت بیش قیمت کپڑا ایران سے بغداد میں لایا اور خلیفہ بغداد کے پاس ہزار دینار قیمت طلب کی خلیفہ نے وہ کپڑا نہ لیا اور نہ ہزار دینار دیا [illegible] وہ کپڑا بامید حصول منافع لیکر بغداد میں آیا تھا [illegible]

Marfat.com

Marfat.com

حضرت نے ایک پرانے خرقہ کا ٹکڑا پھاڑ کر دیا اور فرمایا کہ جس جگہ کپڑے کی کمی ہے لگا دیا جاوے یہ خبر
جب خلیفہ بغداد کو پہونچی اُسنے نہایت رشک کہائی اور وزیر کو حکم دیا کہ تم غوث الاعظم کی خدمت
میں جاؤ اور میری طرف سے پیغام پہونچاؤ کہ وہ کپڑا جسکی قیمت ہزار دینار تھی خلیفہ نے نہ خریدا
آپکو کب مناسب تھا کہ خریدتے اور خلیفہ کا ہتک روا رکھتے وزیر خلیفہ کے کہنے سے حضرت
کی خدمت میں گیا اور دیکھا کہ حضرت اسی کپڑے کا پیراہن پہنے بیٹھے ہیں۔ اور ایک پرانے
کا پیوند بھی اس پیراہن کو لگا ہوا ہے یہ دیکھکر وزیر نے سوچا کہ سبحان اللہ عالی ہمتی اس
بزرگ کی کہ اسکی نظر کیمیا اثر میں یہ بیش قیمت کپڑا اور پرانا ٹکڑا خرقہ کا ایک قدر رکھتا ہے
سوچکر وہ خلیفہ کا پیام زبان پر نہ لایا بلکہ حضرت کا رعب اُسپر ایسا چھایا کہ بے ادائے پیام
حصول جواب واپس آیا اور کیفیت حال خلیفہ کی خدمت میں بیانکی دوبارہ خلیفہ نے وہی پیام
اپنے بیٹے کو حضرت کی خدمت میں بھیجا جب شہزادہ خانقاہ عالیجاہ پر پہونچا حضرت مراقبہ میں تھے
پیادہ کے شور و غل سے حضرت نے سر اوٹھایا اور شہزادہ کو روبرو کھڑے ہوئے پایا ابھی
تقریر زبان پر نہ لایا تھا۔ کہ موکلان عالم الغیب کو حکم ہو گیا کہ خلیفہ کے بیٹے کو یہاں سے اُٹھا
ایسے مقام پر لیجاؤ کہ کوئی بنی نوع اسکا سراغ نہ پائے کہیں اسکا نشان ظہور میں نہ آئے
حکم کے جاری ہوتے ہی شہزادہ زمانہ کی نظر سے غایب ہو گیا جب خلیفہ کو یہ اطلاع پہونچی
سخت گھبرایا اور بیٹے کی جدائی میں زار زار رونے لگا ہر چند علاج اس لاعلاج بیمار بیکار
کچھ بن نہ آیا اور نہ اسکا یہ حوصلہ پڑا کہ حضرت کی خدمت میں جائے اور قصور بخشوا کیونکہ وہ
تھا کہ اگر میں بھی جاؤنگا وہی سزا پاؤنگا جو اسکے بیٹے کو ملی ہے آخر وہ اپنے مرشد کے
گیا اور کیفیت بیان کی اُسنے ایک تعویذ اُسکو دیا اور ہدایت کی کہ رات کو سونے کیوقت
نیچے رکھکر سو جانا خلیفہ نے ایسا ہی کیا پہلی رات حضرت ابو بکر دوسری رات حضرت عمر
حضرت عثمان چوتھی رات حضرت علی رضی اللہ عنہم کی خدمت میں حاضر ہوا اور ہر ایک
خدمت میں اپنی حالت بیانکی سب نے جواب دیا کہ غوث الاعظم جس کو باندھتے ہیں خود

Marfat.com

Marfat.com

کھولتے ہیں پانچویں رات جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں گیا اور وہی جواب پایا آخر خلیفہ اپنے مرشد کو ہمراہ لیکر حضرت کی خدمت میں حاضر ہوا اور بدیدہ اشکبار عرض کی **غزل**

غوث دیں پیر مقتدا فریاد
سید ابندہ پرور افریاد
المدد اے شہ ولایت دیں
اے میرے پیر رہنما فریاد

ایشہنشاہ ولیا فریاد
الغیاث الغیاث یا میراں
قرۂ چشم مصطفےٰ فریاد
خادم زار ہے یہ سرور زار

میری لیجے خبر خدا کے لئے
ایشہ ملک دوسرا فریاد
بھولا جاتا ہوں میں رہ حق سے
اسکی سن لیجے اے شہا فریاد

خلیفہ نے جب بہت سی منت حضرت کی کی اور نہایت عاجزی کے ساتھ اپنے بیٹے کی رہائی چاہی تو حضرت نے آسمان کیطرف دیکھا ایکایک فرزند خلیفہ کا عین محفل کے اندر آموجود ہوا اور باپ کی طرف مخاطب ہوکر کہا کہ اے ظالم تو نے یہ کیا ظلم مجھپر کیا ہے کہ ایسے آرام گاہ سے جہاں سب سامان عیش کا میرے واسطے موجود تھا مجکو بلا لیا ہے خلیفہ کی جب مراد برآئی اور گمشدہ بیٹا موجود ہوگیا شکرانہ بجا لایا اور رخصت ہوا **غزل**

تیری تحریر تحریر محمدؐ
تمہارا نور ہے نور الٰہی
تیری توقیر توقیر محمدؐ
اثر تیرا مسیحا کا اثر ہے
تیری تدبیر تدبیر محمدؐ
تیری تصویر میں سرور کو پایا

تیرا نقشہ ہے نقشہ مصطفےٰ کا
تیری تنویر تنویر محمدؐ
تمہارا تیر ہے تیر حسینی
تیری تاثیر تاثیر محمدؐ
تیرا غمناک ہے غمناک حیدر
نظر آتی ہے تصویر محمدؐ

تیری تقریر تقریر محمدؐ
تیری تصویر تصویر محمدؐ
تیری عزت ہے عزت مصطفےٰ کی
تیرا شمشیر شمشیر محمدؐ
خدا کا حکم ہے فرماں تمہارا
تیرا دلگیر دلگیر محمدؐ
اسکی سن لیجے اے شہا فریاد

عطا ہونا فرزند ایک لاولد کو بدعائے غوث الثقلین

شیخ داؤد ہندی قادری شیر گڈھی کہ حضور [illegible] فرماتے ہیں کہ ایک روز ایک شخص لاولد نے حضرت [illegible] پر لایا لایا حضرت مال و دولت سب کچھ میرے گھر میں موجود ہے ایک اولاد کی تمنا ہے اب تک

Marfat.com
Marfat.com

پوری نہیں ہوئی آپ دعا فرمائیں خدا سے مجھکو بیٹا دلوائیں **قطعہ**

تیرے در پہ آیا ہوں امیدوار
کہ ہو آپ محبوب پروردگار
کرو لطف اس بندۂ زار پر
کہ حاصل ہو مطلب میرا ایکبار

حضرت نے سائل کی التجا قبول فرمائی اور ہاتھ اوٹھا کر اُسکے حق میں دعا کی اور ارشاد کیا کہ تیرے حق میں دعا خدا نے قبول کی انشاء اللہ عنقریب تیرے گھر میں بیٹا پیدا ہوگا یہ خوشخبری سُنکر سائل خوش خوش گھر گیا مگر نو ماہ کے بعد دختر تولد ہوئی لڑکی کو گود میں لیکر حضرت کیخدمت میں آیا اور عرض کی کہ زبان گوہر فشاں میری نسبت ارشاد عطا ہوئے فرزند نرینہ ہوا تھا مگر میرے بخت بد نے وہ شعبدہ دکھایا کہ دختر تولد ہوئی حضرت اسکی تقریر سنکر ہنسے اور فرمایا کہ اُس دختر کو تم انہیں کپڑوں میں لپیٹ کر گھر لیجاؤ وہاں جاکر دیکھنا کہ لڑکی ہے یا لڑکا اُسنے حکم کی تعمیل کی جب لڑکی کو گھر لیجا کر دیکھا لڑکا پایا خدا کا شکرانہ بجالایا **غزل ردیف ذال**

غوث اعظم کے نام کا تعویذ
بہر ہر درد لا دوا تعویذ
تیرے ہوان اتار دو یا پیر
دوا سے اُسکے درد کا تعویذ
تیرے روضہ پہ گر پہونچ جاؤں
رکھ کے سونچیں ورنا تعویذ

درد دل کیلئے ہے کیا تعویذ
میرے سینے پہ غوث اعظم نے
ایسا کوئی کرو عطا تعویذ
دم کرو اسکو اے مسیحا دم
دیکھوں آنکھوں سے قبر کا تعویذ
نقش ہے اسکے نام کا سرور

حرز جان ذکر غوث اعظم ہے
اسم اعظم کا لکھدیا تعویذ
تیرا خادم ہے اب بہت بیمار
دو دوا اسکو بخشوا تعویذ
خاک مرقد گلے میں لٹکاؤں
بہر دفع بلا بھلا تعویذ

بائیسواں مناقب ایک ہاوندیکے بیان میں جو حضرت کا مرید تھا اور بادشاہ اُس کی بے ادبی کے سبب سے کتنی مدت ماخوذ رہا

راویان راستی شعار و مخبران راست گفتار بیان کرتے ہیں کہ حضرت غوث الثقلین محبوب سبحانی قطب ربانی شیخ سید سلطان عبد القادر جیلانی کیوقت ایک سفید باف سینہ صاف ایک گاؤں میں رہتا تھا اپنے نام [illegible] ایسا استغراق تمام سال وہ ایک تھان بافتہ کا بنتا اور بادشاہ وقت [illegible] اُسکا خلعت خواہ قیمت حاصل کرتا جب آوازہ حضرت کی کرامت کا عالم گیر ہوا

Marfat.com

Marfat.com

تو وہ بافندہ بھی حضرت کا مرید ہو گیا پھر تو اس نے یہ طریق اختیار کیا کہ تمام سال میں دو تھان
بافتہ کے بنتا اور دونو حضرت کی خدمت میں لے آتا اُن میں سے جو حضرت کے پسند ہوتا وہ لے
لیتے دوسرا وہ بادشاہ کو دیکر قیمت لے آتا چند سال یہ معاملہ ہوتا رہا آخر ایک شخص مخبر نے یہ
خبر بادشاہ کو پہنچائی اور بادشاہ نے بافندہ کو روبرو بلا کر کلمات سخت کہے اور حکم دیا کہ آئندہ دونوں
تھان جو تو تیار کیا کرے ہمارے پاس لے آیا کر ایک پسند کر کے ہم لے لیا کرینگے دوسرے کی
نسبت تجھ کو اختیار ہوگا کہ اپنے پیر کی خدمت میں پیش کرے بافندہ وہاں سے تنگدل ہو کر حضرت
کی خدمت میں آیا اور تمام حال کہ سنایا اور درخواست کی کہ اس جبار بادشاہ کو سزا دینی
چاہیئے حضرت خاموش رہے ایک روز اس نے موقعہ پا کر پھر عرض کی اور اصرار کیا کہ اس کو
ضرور ہی سزا ہو حضرت نے ایک مٹی کے پیالہ کے اندر ایک تعویذ لکھ کر بافندہ کو دیا اور فرمایا کہ
اس پیالہ کو الٹا کر کے الگ جگہ میں رکھ دو بافندہ نے جو اس پیالہ کو الٹا تو یہ معاملہ وقوع میں
آیا کہ اس بادشاہ کا تمام ملک و مال و لشکر و سلطنت و خزانہ اس کے پیچھے آگر دوں کی نظر سے
غائب ہو گیا اتفاقاً اس بادشاہ کی والدہ ان دنوں میں حج کو گئی ہوئی تھی جب واپس آتی ہے
کی سرحد تک پہنچی ملک و علاقہ اور اسکی تعویذ بستیاں معدوم ہو گئیں [illegible]
اور ایک عابد خدا پرست کی خدمت میں جو اس جنگل میں رہتا تھا حاضر ہوتی اور اپنا حال
ملال تمام و کمال ظاہر کیا عابد نے ایک تعویذ اسکو لکھ دیا اور ہدایت کی کہ رات کو جب سونے
کے پیچھے کھولے اس نے ویسا ہی کیا چار رات تک تو وہ پیالہ [illegible]
ہوتی اور کافی جواب نہ پایا پانچویں رات حضرت سرور کائنات [illegible]
کے روبرو گئی اور اپنا حال عرض کیا حضرت شاہ رسالت [illegible]
کیا کہ ایسا زبردست یا الٰہی کون ہے [illegible] کی قلب [illegible]
ہوتی ہے ارشاد ہوا کہ آپکے [illegible]
[illegible]

Marfat.com

Marfat.com

باطن غوث الثقلین کے دولتخانہ میں تشریف لائے اور حال پوچھا حضرت نے سفید باف اپنے خادم کو شاہ رسالت کے روبرو کیا اور بڑھیا کے بیٹے کی تعدی جو اس پر ہوئی تھی ظاہر کی اور شاہ رسالت کے ارشاد کے بموجب بڑھیا کے بیٹے کا قصور معاف کیا اور سفید باف کو فرمایا کہ اس الٹے پیالہ کو سیدھا کر دے جب پیالہ سیدھا ہوا بڑھیا کے بخت سیدھے ہو گئے اور اسکو حکم ملا کہ اب تیرے بیٹے کی ولایت قید سے چھوٹ گئی ہے خوش خوش اپنے گھر کو جائیے چنانچہ وہ گئی اور بیٹے کو ساتھ لیکر پھر خدمت میں آئی اور مرید ہوئی شکرانہ حضرت کا بجالائی ۔

غزل

بسوز غوث اعظم جل کے جب میں نے لکھا کاغذ
پتنگا بنکے اک دم میں ہوا پر چڑھ گیا کاغذ

زر افشاں جب بوصف غوث محی الدین ہوا کاغذ
پکار اٹھا وہیں صل علی صلی علی کاغذ

کیا سجدہ قلم نے سوئے کاغذ سرنگوں ہو کر
بمدح غوث اعظم پر جب لکھا گیا کاغذ

عجب کیا گر دم تحریر وصف محی دین جائے
زر افشاں جلوہ انوار سے سرپا کاغذ

نہیں ممکن کہ مدح غوث اعظم لکھ سکے کوئی
کجا اتنی سیاہی اور کجا خامہ کجا کاغذ

مریدی لاتخف کی اک سند رکھتا ہوں میں اپنے
بغل میں داب کر رکھتا ہوں صبح و مسا کاغذ

خدا نے نام محی دین لکھا جب لوح قدرت پر
قلم ہرگز نہ تھا موجود اور نہ تھا کاغذ

یہ نسخہ رہبری سب کو سوئی بغداد کرتا ہے
کہ اس تحریر کا ہر ایک ہے قبلہ نما کاغذ

چھپی حالت ہے اپنے درد دل کی غنچہ ورا جیسے
نہ کلک و زبان واقف نہ محرم راز کا کاغذ

تئیسواں مناقب ایک ہندو حضرت غوث الاعظم کے مرید کے ذکر میں کہ بعد مرنیکے اسکی نعش آگیں نہ جلی اور کفن و دفن اسکا اسلام کے طریق پر ہوا

قاضی عماد الدین علوی بن نظام شاہ بن محمد بن قدوۃ العارفین قاضی زہیر الدین علوی سے روایت ہے کہ شہر بغداد میں دیوار بدیوار گھر ہماری ایک ہندو کفری رہتا تھا حضرت محبوب سبحانی قطب ربانی سید سلطان شیخ عبدالقادر جیلانی کی نسبت اس کا یہ اعتقاد تھا کہ

Marfat.com

Marfat.com

جسکی زبان سے حضرت کا نام سن پاتا دل و جان سے اس پر قربان ہو جاتا اور حضرت کی عرس کے
روز طرح طرح کے لذیذ کھانے پکوا کر حضرت کا فاتحہ دلواتا روشنی حد سے زیادہ کرتا تمام عمر
اس کی اسی اعتقاد پر گذر گئی جب مر گیا تو اس کے رشتہ دار اسکی نعش کو مرگھٹ میں لے گئے
اور چتا میں رکھ کر آگ روشن کی صندل اور گھی آگ پر ڈالا مگر اسکی نعش کا کفن تک نہ جلا
آخر ہندو شرمسار ہوئے اور چاہا کہ اس نعش کو دریا میں بہا دیں چونکہ ایک درویش صفا کیش
خاندان قادریہ کا فقیر اسی شہر میں رہتا تھا اس کو بعالم باطن یہ ارشاد ہوا کہ آج ایک ہندو ہمارا
مرید مر گیا ہے اسکی نعش کو اس کے رشتہ دار کمال تکلیف دے رہے ہیں تم ان کے پاس جاؤ
اور نعش اسکی ہندوؤں سے لیکر بطریق اسلام دفن کرو اور مشہور کر دو کہ یہ قبر سعد اللہ
کی ہے جسکا نام مرغوب الخاطر کی مثنوی میں رکھا گیا ہے چنانچہ وہ درویش ہندوؤں کے پاس گیا اور
بہزار مشکل وہ نعش ہندوؤں سے لیکر بطریق اسلام دفن کی اور نام اسکا شیخ سعد اللہ رکھا غزل

ہے زباں پر ذکر اپنے غوث اعظم کا لذیذ
ذائقہ دیتا ہے ہم و جان و دل کو ہم
اہل دوزخ و خلق کو حضرت کی رحمت
مدح کی ہے کسکی مدح رحمت کی ہے
[illegible]
لطف کیا [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

Marfat.com

Marfat.com

خادمانِ صدق آئین وراویان اہل یقین سے روایت ہے کہ ایک درویش خاندان سلسلہ عالیہ قادریہ اعظمیہ سے سرزمین کی سیر کرتا پھرتا تھا اچانک ایک شہر میں پہنچا اور دیکھا کہ اس کے رہنے والے کسی حاکم یا بادشاہ کے محکوم نہیں ایک ایک آدمی اپنے اپنے گھر کا آپ حاکم ہے اور نہ وہ لوگ کسی مذہب طریق کے پابند ہیں مگر ان کا یہ دستور ہے کہ اٹھویں روز بدھ کے دن شہر کے سب ایک تالاب پر کہ شہر کے باہر تھا جاتے تمام دن روزہ رکھتے رات کو ہر کوئی اپنی توفیق کے بموجب لوگ کھانڈ گھی میدہ اپنے گھر سے لاکر تالاب پر جمع کرتا دوسرے روز پنجشنبہ کے دن علی الصباح اس کا حلوا بنایا جاتا اور حضرت کے نام فاتحہ دیکر وہ لوگ آپس میں تقسیم کر لیتے۔ اور فراغت پاکر پھر شہر میں آجاتے درویش نے جو ان کا یہ طریق دیکھا تو ایک شخص سے پوچھا کہ تم اس طریق پر کس معبود کی عبادت کرتے ہو اور دین آئین تمہارا کیا ہے وہ بولا کہ یہ عبادت کسی معبود کی ہم نہیں کرتے بلکہ ایک بزرگ کا دن کرتے ہیں جس کا نام نامی ہم لوگ نہیں جانتے۔ ایک شخص ہم سب میں سے بہت بڑا ہے اسکو حضرت کا نام معلوم ہے اگر تمکو دریافت کرنا منظور ہے تو اُس کے پاس جاؤ یہ تقریر سنکر درویش تعجب میں آیا اور اس شخص کے پاس گیا جسکو حضرت کا نام معلوم تھا اُس نے جواب دیا کہ ہم بے محل حضرت کا نام زبان پر نہیں لاتے ہیں تم بھی بدھ کے روز رکھکر تالاب پر آنا حضرت کے نام سے تمکو اس جگہ آگاہ کیا جائیگا جب بدھ کا روز آیا اور شہر کے زن و مرد تالاب پر جمع ہوئے تو درویش بھی اس شخص کے پاس حاضر ہوا جس سے اس کو نام پوچھنا منظور تھا اس نے بعد غسل و طہارت کے مودب بیٹھ کر ایک کتاب مطلا بغل سے نکالی جس میں حضرت غوث الاعظم کا نام باب اطلا لکھا تھا اور کھولکر کہا کہ بھائی حضرت کے نام نامی و اسم گرامی تو بہت ہیں مگر اسم غوث الثقلین محبوب سبحانی قطب ربانی غوث سید سلطان شیخ عبد القادر جیلانی ہے گیلان میں حضرت پیدا ہوئے اور بغداد میں سکونت اختیار کی جن دنوں میں کہ ہم ظالم حاکموں اور رہزنوں ستمگاروں کے ہاتھ سے تنگ آئے ہوئے تھے ایک بزرگ حضرت کے طریق پر اس شہر میں آیا اور اس نے ہمکو یہ عمل بتلایا اور کہا کہ تم آٹھویں روز

Marfat.com

عمل کرتے رہوگے تو کسی حاکم کا تسلط تم پر نہ ہوگا کوئی رہزن قزاق تمہارے مال پر غارت کا ہاتھ
دراز نہ کریگا اس روز سے ہم برابر یہ عمل کرتے ہیں اور خود مختار رہکر بآرام تمام عمر کاٹتے ہیں
ایک مرتبہ ایک بادشاہ لشکر لیکر ہمارے شہر پر چڑھ آیا ہم نے دروازے شہر کے بند کر لئے رات کو
بحکم الٰہی اسکے لشکر پر آگ کا مینہ برسا تمام اسباب جلگیا لشکر کے لوگ بھاگ گئے اس روز سے پھر
کسی حاکم نے اس طرف رخ نہیں کیا بلکہ سب حاکم لوگ ہم سے ڈرتے ہیں چور رہزن خوف
کرتے ہیں یہ کیفیت جب درویش نے سنی ان سب کی طرف مخاطب ہو کر کہا کہ بیشک جناب غوث
اعظمیہ ایسے ہی ہیں جیسا تمہارا اعتقاد ہے مگر تم پر واضح ہو کہ سب کا خالق و رازق خدائے
جلشانہ ہے جس کا کوئی شریک نہیں اس کے بھیجے ہوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں جنہوں نے دین
اسلام پھیلایا لوگوں کو ہدایت کا طریق بتایا انکے فرزند حضرت غوث الاعظم ہیں جنکی نسبت تمہارا یہ
اعتقاد ہے پس اگر پوری تعمیل احکام دین محمدی کے کروگے تو حضرت کی جناب سے یہ
حاصل ہوگا چنانچہ تمام شہر والوں نے دین اسلام قبول کیا اور مسلمان ہو گئے۔ غزل بزبان الفقیر

مرشد میرے ہادی میرے مولی دستگیر
دستگیری تجھ سے میرے آقا دستگیر

تیرے زیر دست ہیں سارے سردار ان دین
کون ہے دونوں جہاں میں تجھ سے اعلیٰ ہمسر

یا جناب عبد قادر شاہ محی الدین ولی
یا امام الاولیا یا غوث اعظم شاہ

حل مشکل دستگیری سے ہو مشکل کشا
شکل حق دیکھا تمہارا نور حق کی ظل ہے

نقش ہے دل کے نگیں پر آپکا نام نامی
لوح جاں پر ہے تمہارا

دو جہاں میں پایہ عالی ملے حق سے تمہیں
غوث اعظم شاہ

غم نہ کھا اے دل کبھی غم خانہ دنیا میں تو
ہے

ہے اعلیٰ سب سے اعظم ہے بہت غوث زمن
[illegible]

تم ہیں کیوں روتا ہے اس مولا کے ہوتے
[illegible]

پچیسواں مناقب ایک درویش بیمار کے شفا پانے کے بیان میں

Marfat.com
Marfat.com

جسکی توجہ غوث الاعظم سے بیماری سے شفا پائی

راویاں با اعتقاد و ثنا گویاں نیکو نہاد روایت کرتے ہیں کہ جب حضرت غوث الاعظم محی دین عبدالقادر جیلانی کی ولایت و کرامت کا آوازہ عالمگیر ہوا اور دور دور لوگ حضرت کے احسان فیض نشان پر حاضر ہو کر مستفیض ہونے لگے تو ایک درویش محبت کیش بھی مصر سے بغداد کو روانہ ہوا اور چاہا کہ وہ بھی حضرت کے فیض عام سے فائدہ تام حاصل کرے اتفاق جب بغداد میں داخل ہوا تو پہلے گذر اس کا حضرت کے خاص اصطبل پر ہوا دیکھا کہ بہت سے گھوڑے ہزار ہا روپیہ کی قیمت کے ایسے کہ شاہان روئے زمین کو میسر نہ ہوں وہاں بندھے ہوئے ہیں اور ہر ایک گھوڑے پر اطلس و کمخواب و دیبا و زربفت کی جھولیں پڑی ہوئی ہیں کہ خزانہ سلطانی اگلی تیاری پر صرف ہو جائے تو بھی میسر نہ ہوں ہر ایک گھوڑے کی زنجیر سونے کے اور رکابیں چاندی کی ہیں خدمتگار بے شمار خدمت میں کھڑے ہیں درویش نے جب شاہانہ تجمل دیکھا اعتقاد جاتا رہا اور سوچا کہ جس شیخ کے پاس اسقدر دولت دنیا ہے اسکو خدا کی یاد سے کیا بہرہ ہوگا اتنے دور دراز سفر کرنے اور تکلیف اٹھانے پر نادم ہوا اور وہاں ہی سے واپس ہو کر ایک مسجد میں جا ٹھہرا اور اسی غم و غصہ میں ایسا بیمار ہوا کہ زندگی کی امید نہ رہی اس شہر کا امام کہ نہایت رحم دل تھا جو آدمی تھا مدت تک اسکی بیمارداری میں حاضر رہا مگر کسی طبیب کی دوا سے صحت نہ ہوئی امام نے فرمایا فلاں قسم کا گھوڑا کہ بہت قیمتی ہوتا ہے اگر مل جائے تو ذبح کر کے اس کے خون سے غسل دو اور اسی گھوڑے کا دل و جگر بھون کر بیمار کو غذا کھلاؤ شیخ کے امام نے تمام شہر میں اس قسم کے گھوڑے کی تلاش کی سوائے اصطبل کے کہیں دستیاب نہ ہوا ناچار امام حضرت کی حضور میں آیا اور بیمار کا حال کہہ سنایا حضرت نے یہ سنکر اپنے خانقاہ میں بیمار کو اٹھوا منگوایا اور چند خدام بیمار کی خدمت پر مامور کئے اور حکم دیا کہ ایک گھوڑا ہر روز ذبح کر کر اسکے خون سے بیمار نہلایا جاوے دل و جگر گھوڑے کا اسکو کھلایا جاوے [illegible] سب کے سب گھوڑے بیمار کی دوا میں خرچ ہو گئے اور بیمار نے شفا پائی جب بیمار اچھا ہو گیا

Marfat.com

تو حضرت کی خدمت میں سر تسلیم جھکایا آداب بجا لایا اور کہا **قطعہ**

کس طرح بندہ وہ زبان پر لائے | شمہ اس کا بیاں نہیں ہوتا
ای سخی تو نے جو مروت کی | میرا ہر بال گر زباں بن جائے

حضرت نے اس کا شکرانہ سنکر تبسم فرمایا اور کہا کہ ای مسافر تو مصر سے آیا اگرچہ ارادہ تیرا یہ تھا کہ تو ہمارے پاس آئے بیعت کی سعادت پائے مگر جب تو نے ہمارے اصطبل کو دیکھا اور جاہ و تجمل خسروانہ کی طرف خیال کیا تو شیطانی وسوسے تیرے دل میں پیدا ہوئے یہانتک کہ تو نے ہمارے پاس حاضر ہونے کا ارادہ فسخ کر ڈالا اور مسجد کی راہ لی وہاں جاکر تو اتفاقاً بیمار ہو گیا مگر الحمد للہ کہ پھر بیماری کی حالت میں بھی تو ہمارے پاس آیا اور شافی حقیقی نے تجھکو شفای کامل عطا کی پس وہ جتنے گھوڑے ہم نے جمع کئے تھے تیری بیماری کے معالجہ کیواسطے تھے کیونکہ ہمکو الہام ربانی سے دریافت ہو چکا تھا کہ فلاں مسافر اس شہر میں وارد ہوگا - اور فلاں قسم کے گھوڑے اسکی بیماری کے معالجہ کے لئے درکار ہونگے اسی واسطے ہم نے وہ گھوڑے پہلے ہی سے بہم پہنچا رکھے تھے اور باقی سامان میں وطلای جو اصطبل میں تھا وہ اب تیرے روبرو تیرے معالج طبیب کو بطور انعام دیا جاتا ہے فی الحقیقہ تجمل شاہانہ تیری ہی خاطر مہیا کیا گیا تھا کیونکہ حضرت نے طبیب کو بلایا اور وہ سب جو اصطبل میں تھا اسکو دیدیا درویش نے جو حضرت کی زبان سے یہ قطعہ سنا بے اختیار گر پڑا اور غلبہ

جناب غوث زمانہ میاں قبول ہو دیکھ الٹی گلہ
کرم ہوا پہ مجھ پر تمام کر دو خدمت انعام سے
مبارک ہو تم یہ بیجا کیا شیخ نے اسکا دل ریشان
عنایت اپنی میں مجھکو بدست دشمن مجھے مسخر
ہے تیرا بیجا تو میرا جان میں مخصوص تو ہے
ہے تیرا خادم تو پھر میرا تو میرا مولی میں بندہ تو
دکھاؤ راہ مجھکو راہ دین یقین عنایت کر یقین
تمہیں سے رکھتا ہوں میں تو امید کو اللہ اکبر میں ہے

آ نوع خطا ایسا بریاں ہو حقیقت
[illegible]
[illegible]
[illegible]

لے پکڑو غم سے چھوڑاؤ مجھکو نہ پہنچو حضرت اٹھا کے مجھکو
نہ چھوڑو اپنا بنا کے مجھکو جدا نہ کیجے مجھے بلا کر

تمہارا خادم ہوں میرے مولی تیری رعیت ہوں میرے شاہا
مرید تیرا ہوں بندہ تیرا غلام تیرا ہوں تیرا چاکر

اگر مجھے خضر بخت سرور بسوئے بغداد ہووے رہبر
رہوں وہیں اپنا گھر بنا کر نہ آؤں ہرگز وہاں سے جا کر

چھبیسواں مناقب حضرت شیخ احمد زندہ فیل کے بیان میں جن کے شیر کو حضرت کی گائی نے لقمہ کر لیا

مریدانِ ارادتمند و خادمان سعادتمند اس طرح پر بیان کرتے ہیں کہ حضرت شیخ احمد زندہ فیل ایک بزرگ صاحب کمال و پیشوای طریقت شیخ سلطان ابو السید ابو الخیر کے خلیفوں میں سے تھے اس صاحب کمال کے جلال کا یہ حال تھا کہ گھوڑے کی جگہ شیر پر سوار ہوتے اور شیر کی سواری پر انہوں نے بہت ملکوں کی سیر کی جس شہر میں جاتے اسجگہ کے قطب کو پہلے ہی سے کہلا بھیجتے کہ ہمارے شیر کی خوراک کے لئے ایک گائی مہیا کر رکھنا چنانچہ جس جگہ جاتے ان کے حکم کی تعمیل ہوتی اتفاقاً ایک شہر میں جو حضرت اور قطب اس جگہ کا گائی لیکر حاضر ہوا اس نے گائی پیش کی اور کہا کہ حضرت بغداد کے خطہ کی گائی بہت فربہ ہوتی ہے وہاں اگر تشریف لیجائینگے تو شیر کی خوراک کے لئے جب لقمہ پائینگے یہ بات سنکر حضرت شیخ اسی جگہ سے بغداد کو متوجہ ہوئے جب نزدیک پہنچے غوث الاعظم کی خدمت میں اسلمی پیام پہنچایا حضرت نے سنکر فرمایا مہمان کی مہمانداری واجب ہے ایک گائی انکے تیرے لئے مہیا کر رکھو بادیچی نے حکم کی تعمیل کی اور گائی لاکر طویلہ میں باندھ دی چند روز کے بعد شیخ احمد بغداد آنے اور گائے منگوا بھیجی جب وہ گائے حضرت کی خانقاہ سے چلی ایک کتا بھی جو حضرت کے دروازہ کا کتا تھا گائے کے ساتھ ہو لیا جب گائے شیخ احمد کے روبرو گئی شیر کی طرف مخاطب ہو کر کہا کہ اٹھ اپنی خوراک کو نوش کر شیر حملہ کر کے اٹھا اور چاہتا تھا کہ نیچے گائے پر ڈالے کہ اتنے میں وہ کتا جو حضرت کے مطبخ کا استخوان خور تھا جست مار کر شیر کے اوپر چڑھ گیا اور دانتوں سے اسکی گردن کو ایسا کاٹا کہ شیر بے تاب ہو کر گر پڑا شیر کے گرتے ہی کتے نے شیر کی گردن سے اتر کر شیر کے پیٹ کو دانتوں سے چیر ڈالا جس سے شیر کا دم ہوا ہو گیا شیر اور کتے کی لڑائی کے وقت گائی ایسی بھاگی کہ جس جگہ سے

Marfat.com

گئی تھی صحیح وسلامت آگئی کتا بھی شیر کا شکار کیا کر پھر آیا فقیر سگ درگاہ میاں شمو
چو خواہی قرب ربانی مکن بر شیراں شرف دارد۔ سگ درگاہ جیلانی ۔ شیخ احمد نے جب شیر
دلیر کا یہ حال دیکھا اسی روز شیر کی سواری سے توبہ کی اور اس بی ادبی کی معافی کے لئے چند
احباب کو ساتھ لیکر حضرت کی خدمت میں آئے حضرت نے انکی بہت عزت کی چند روز انہیں
صحبت سے مستفید کیا جب ذکر شیر کا آیا تو شیخ صاحب کی طرف مخاطب ہو کر فرمایا کہ آپ کو شیر نے اتنا
پیٹ بھر کھایا کہ اسکو گرانی ہو گئی اور اسی گرانی سے جہان فانی کو چھوڑ کر شیر اجل کا شکار ہو گیا ۔ غزل

قطع ہے جامہ ولایت کا تیرے آغوش پر
زیب دہی خلعت شاہی تمہارے دوش پر

روبرو آنکھوں کے رہتا ہے تصور آپ کا
ذکر جاری ہے فقط لب پر ثنا ہے ہوش پر

کشتئ دل پار ہو جائے یہ ہے دل میں امید
کر تیرا لنگر لب دریائے عشق جوش پر

غوث اعظم غوث اعظم نقش ہے دل پر میرے
کس طرح ہو اعتماد اس بادہ گلفام پر

بار دیگر ہوش میں آجائے آنکھیں کھول دے
اب اثر کر آہ سرد کا اس دل خاموش پر

تیرا عاشق نیش غم کھاتا ہے اور پیتا ہے خون
لو یہ استقامت ہے اس دل پر جوش پر

سیکڑوں ہیں اولیا حضرت قدوسی مشرب
ستائیسواں مناقب

کس فاسق اور فاجر کے [illegible]

[illegible]

[illegible]

میں حضرت کی سخاوت [illegible]

[illegible]

[illegible] حضرت کی سخاوت [illegible]

[illegible]

Marfat.com

Marfat.com

راندہ روزگار ہوں حاضر کر۔ جب دعائیں ستّر ہزار دیئے بیٹھ اور ستّر بائیں طرف بٹھلا دو تاکہ ہم اپنی سخاوت کا امتحان اس درویش کو دیں خدام نے فی الفور حکم کی تعمیل کی اور پہلے ستّر دونو طرف بٹھلا دیئے جب بیٹھ چکے تو حضرت نے مرحمت کی نگاہ سے دونو سمت کو دیکھا اس وقت وہ سب کے سب ولی کامل ہو گئے حضرت نے سب کو اپنا خادم بنایا منزل قریب تک پہنچایا اور درویش کی طرف مخاطب ہو کر فرمایا کہ آج تو ہم اسقدر سخاوت ظہور میں آئے ہیں جو تو نے دیکھی ہے آئندہ بھی انشاء اللہ ایسا ہی فیض جاری رہیگا درویش کو سوال کا کافی جواب بلکہ مرید بنا۔ اور سعادت دارین کو پہنچایا۔ غزل

کشور دنیا و دین پر ہے تمہارا اختیار
ہے تمہیں حاصل تمہارا اختیار

ساری عالم پر تجھے حاصل ہے سارا اختیار
اسقدر رکھتا تھا کب دنیا میں وارا اختیار

حاکم دین پیغمبر تم ہو تم کے بعد
حق نے بخشا ہے تمہیں اس پر دوبارا اختیار

دور کے ہم جائے تیرے روضہ کو مانند غبار
گر نسیم صبح پر ہوتا ہمارا اختیار

سید احمد مختار تیرا وقر ہے
درگہ حق میں بڑی عزت ہے تمہارا اختیار

چاہتا ہے جسکو دیدیتا ہے گنج معرفت
اس پہ رکھتا ہے وہی محبوب پیارا اختیار

مالک ملک اختیاری آج کل پر ورد ہے
کیا کرے دل پر نہیں رکھتا بیچارہ اختیار

اٹھائیسواں مناقب بیان شجاعت ہونے حضرت فاطمۃ الزہرا کے بعد سننے احوال سید الشہدا غوث الاعظم کے زبانی رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم

منتخب عالی مقام و اولیاء ذوی الاحترام سے روایت ہے کہ ایک روز حضرت شاہ رسالت علیہ سلام و تحیہ بی بی فاطمہ زہرا بنت نبی امت کے دولتخانہ میں تشریف رکھتے تھے وہ وقت تو اس وقت کھانا پکانے میں مصروف تھیں اور حضرت دونوں صاحبزادوں حسن حسین کے ساتھ کھیل رہے تھے مگر اس وقت دونو فرزند داہنے بائیں حضرت کھیل رہے اور حضرت دونو کو پیار کر رہے تھے مگر توجہ حضرت کی امام حسن رض کی طرف زیادہ تھی اور کبھی کبھی پیشانی پر بوسے دیتے تھے۔ حال خاتون فرخندہ فال دیکھ کر [illegible] کہ حضرت سے اس کا باعث پوچھے اس خیال سے حضرت بصفائی

Marfat.com

Marfat.com

باطن آگاہ ہوئے اور فرمایا کہ بیٹا اسوقت ہماری توجہ حسنؓ کی طرف زیادہ اس واسطے ہے کہ جبرائیل کی
زبانی ہمکو واقف ہوا ہے کہ قرۃ العین حسینؓ کی اولاد سے نو امام عالی مقام پیدا ہونگے اور حسنؓ کی
پشت سے ایک امام ایسا ہوگا کہ سرور اولیا و شہنشاہ زمرۂ اتقیا ہوگا اس کا قدم تمام زمانہ کے اولیا کی
گردن پر رکھا جائیگا خدا کی جناب میں محبوبیت کا رتبہ پائیگا یہ خبر پاکر حسنؓ کی طرف زیادہ متوجہ ہوئے
اور دل سے اسکو پیار کرنے لگے جناب سید النساء بشارت سنکر بہت خوش ہوئیں اور شکرانہ بجا لا کر کہا

ذلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم ۔	خدا کے ہاتھ میں ہے گنج عرفان
وہ کرتا ہے عنایت جسکو چاہے	وہ اپنے فضل سے دیتا ہے سرور
	خزانہ ملک و دولت جسکو چاہا

[illegible] روایت ہے کہ ایک روز حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم بی بی فاطمہ خاتون
[illegible] چہرہ میں تشریف لے گئے اور دونوں صاحبزادوں حسن و حسین کو روبرو بلایا پہلے حضرت فاطمہؓ
کی طرف متوجہ ہوئے اور اپنے زانو پر بٹھا کر [illegible] امام حسینؓ کی ملاقات کو [illegible]
[illegible] امام [illegible] کی اولاد [illegible] حضرت [illegible]
[illegible] حضرت [illegible] اولیاء اللہ [illegible] اصفیاء و اتقیا [illegible]
[illegible] امام [illegible] اپنے [illegible]
[illegible]
[illegible]

Marfat.com

مرتبہ ہمارا تمام پیغمبروں سے بڑا ہے اسکا درجہ اولیا سے بلند تر ہوگا قطعہ

سرافرازوں میں پوری سرفرازی | تو ہے دنیا و دین کا کارفرما | تجھے حاصل ہوئی ایسی روی
کیا کرتا ہے سب کی کارسا

چوتھی روایت یہ ہے کہ ایک روز امام مکرمین حضرت حسن حسین رضی حضرت شاہ رسالت کی حضور میں حاضر تھے حضرت پہلے امام حسین رضی کی طرف مخاطب ہوئے اور فرمایا اگر کوئی شخص تمہارے ساتھ بدی کرے تو تم اس کے ساتھ کس طرح پر پیش آؤ گے عرض کی کہ دو مرتبہ چشم پوشی کرکے تیسری مرتبہ انتقام لیا جائیگا پھر امام حسن رضی کی طرف متوجہ ہوکر یہی سوال کیا تو انہوں نے جواب دیا کہ بدی کرنیوالے سے ہمیشہ نیکی کیا کرونگا کبھی انتقام نہ لونگا یہ تقریر سنکر حضرت بہت خوش ہوئے اور فرمایا کہ تمہارے اس عقیدت کے عوض خداوند تعالی تمہاری نسل سے ایک فرزند کریم الطرفین صحیح النسبین ایسا پیدا کرے گا کہ تمام اولیا پر اس کو سرافرازی ملے گی اگرچہ حسین کی اولاد سے نو امام پیدا ہونگے مگر اخلاق و آداب و مراتب ان نو کے اس ایک کی ذات بابرکات میں جمع ہونگی قطعہ

تو وہ بحر نبوت کا ہے موتی | تو وہ گازن رسا کا گوہر ہے | کوئی ثانی نہیں تیرا زمین پر
فلک پر جب تلک شمس و قمر ہے

پانچویں روایت مخدوم شیخ محمد ابراہیم بدری کے ملفوظ میں لکھا ہے کہ ایک روز امیر المومنین حسن رضی نے خدا کی جناب میں متوجہ ہوکر عرض کی کہ الٰہی میرے بھائی حسین رضی کی اولاد سے نو امام عالی مقام پیدا ہونگے پس میری اولاد میں سے وہ کون پیدا ہوگا جس کے فیض سے دین اسلام کو ترقی نصیب ہوگی ہاتف غیب سے آواز ہوئی کہ تمہاری نسل سے ایک ایسا گوہر یکتا سر دفتر اولیا پیدا ہوگا کہ جس قدر ولایت و بزرگی ان نو اماموں کی ہوگی اس ایک کی ذات میں جمع ہوگی اور اس وقت قدم اسکا تمام اولیا کے کندھے پر رکھا جائیگا قطعہ

تجھکو شاہوں میں شہنشاہی ملی | سروروں میں تو نے پائی سروری | زیب دیتی تجھے اندر جہان
فخر ہے بادشاہی سروری

چھٹی روایت یہ ہے کہ جب حضرت امام علی زین العابدین بن حسین بن علی کرم اللہ وجہہ کا آخری وقت آیا اور دنیا سے ناپائدار سے سفر کرنے لگے تو بعض ملبوسات و تبرکات عہد حضرت شاہ رسالت و علی المرتضی انہوں نے ابو العباس خضر علیہ السلام کے

Marfat.com

Marfat.com

سپرد کئے اور فرمایا کہ پانچویں صدی کے وسط میں ملک عراق شہر گیلان میں ایک یتیم امام حسن رضی
ی نسل سے پیدا ہوگا جسکو لوگ ابو محمد محی الدین عبد القادر کہیں گے تم یہ تبرکات اسکو دینا اور ہمارا
سلام کہنا پس جب حضرت غوث الاعظم پیدا ہو کر بارہ برس کی عمر کو پہنچے تو خواجہ خضر تبرکات
لیکر انکی خدمت میں آئے اور وہ امانت حضرت کے حوالے کی قطعہ بے خیانت تو نے کی تقسیم ای حق
کے امین ٭ پاس تیرے گنج عرفاں کی امانت جتنی تھی ٭ جمع کی خلاق اکبر نے تمہاری ذات میں
ی الحقیقت دین و دنیا میں دیانت جتنی تھی **ساتویں روایت** مخدوم ابراہیم بوری اپنے
ملفوظ میں فرماتے ہیں کہ میزان جہاں کے دو پلے قائم کر کر ایک پلہ تمام سادات حسینی اور دوسرے
ں صرف تن تنہا حضرت محی الدین سید عبد القادر حسنی تشریف رکھیں تو بلاشک حسنی بھاری ہوگا
آٹھویں روایت عارف نامی مولانا عبد الرحمن جامی کتاب شواہد النبوۃ میں لکھتے ہیں کہ فضائل
اہل بیت پیغمبر اگرچہ احاطہ تحریر و تقریر سے افزون ہے اور دوازدہ امام علیہم السلام کی تعریف
سے بیان ہو کم ہے مگر جسقدر مراتب بلند و مقامات ارجمند حضرت غوث الثقلین محبوب سبحانی قطب ربانی
سلطان شیخ عبد القادر جیلانی کو بارگاہ ربانی سے عطا ہوئی ہیں خارج از بیان ہیں نظم

ہو سرکار جہان میں سب سے بہتر کارساز
بادشاہ و سید سردار [illegible]

دار دنیا میں تمہیں اے دستگیر دو جہان
ہو بے مشکلاں اور [illegible]

منحصر ہیں کاروبار خلق تیری ذات پر
تم سے اعلےٰ کون ہے [illegible]

کار بیکاروں کو ملتی ہے تیری [illegible]
تو جب گیب جہاں ہو [illegible]

داغ حسرت چھڑا دو مجھکو اس عتاب دین
ظلمت غم میں [illegible]

[illegible] ہونگے کامیاب پر دل بیکار کے
حق نے پہنچایا [illegible]

[illegible] کہ جس نے تیرے کام سے ہر کام میں
کارساز [illegible]

[illegible]

Marfat.com

اٹھیسواں مناقب مداح ورأ الورا کے بیان میں جو حضرت غوث الاعظم کو جناب باری میں سے عطا ہو چکا تھا

قاضی شہاب الدین جونپوری رحمۃ اللہ علیہ کتاب مفوظ قطب الابرار شیخ مدار سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت شاہ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کے بعد کوئی شخص سوائے غوث الاعظم محی دین عبدالقادر جیلانی کے مراتب محبوبیت سے فراز نہیں ہوا اور نہ ہوگا کیونکہ مقام ورأ الورا میں حضرت کی ذات بابرکات میں بدرجۂ اول ممتاز تھی اور ورأ الورا ایک درجہ ولایت کے رواج سے ہے اور اس سے اعلیٰ تر اور کوئی درجہ نہیں اور امت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم میں تین ولی حضرت غوث الاعظم سے پہلے اس مرتبہ پر فائز ہوئے ایک تو اویس قرنی دوسرے فضیل بن عیاض تیسرے بہلول۔ اما مگر حضرت غوثیہ کو اجتہاد میں فوقیت کا رتبہ حاصل تھا بلکہ عیاض کے غزل

اگر دیا حق نے تجھے دنیا و دین میں سکہ
باغباں قدس نے تجھکو کیا مانند سرو
نقش ہے نقشہ لوح جہاں پر سکہ
بادشاہی دی عرب و عجم حق نے تجھے
بلندی جسکو تم بخشو گے ای عالی مکان
تم ہو اولاد علی لخت دل خیر النساء
ہے طفیل سرور عالم یہ سب ای التجا

غزل

تیری عالی ذات ہے اہل یقین میں
سر بسر اس گلشن ہستی میں ہے
نام تا ہی ہے تیرا اہل کمین میں
دور کیا ہے تجھکو اک ہندو چمن میں
حشر کو ہوگا وہی خاور زمیں میں
اور ہوئے آل شفیع المذنبین میں
ہے مرید خاص بان نی الدین میں

تیسواں مناقب در بیان عطا ہوئے خلعت سلطانی سلطان المشائخ نظام الدین دہلوی چشتی کو خاندان عالیہ قادریہ عظیمیہ سے

شیخ جنید شیخ فرید الملۃ والدین شیخ شکر کتاب اسرار السالکین میں لکھتے ہیں کہ شیخ نظام الدین دہلوی سے کہ جب کہ شیخ شریف کا وقت [illegible] قطب باقی غوث سید الملک شیخ عبدالقادر [illegible]

Marfat.com

Marfat.com

تھے انہوں نے باشارۂ باطن شیخ نظام الدین کو اپنے پاس بلایا اور خادم نے جاکر کہا کہ شیخنا عمر یعنی میرے میاں نے آپکو بلایا ہے۔ شیخ نظام الدین نے جواب دیا کہ شیخ عمر میرے یہاں آنے سے کیونکر واقف ہیں اور ان کا میرے متعلق کیا کام ہے خادم واپس گیا اور جواب لایا کہ طلب کیا ہیں نے تمکو اس واسطے کہ عنایت کریں تمکو خلعت مدارج سلطانی بارگاہ محبوب سبحانی قطب ربانی محی الدین عبدالقادر جیلانی کی طرف سے اور آئے ہو تم آج ہندوستان سے مکہ معظمہ میں اور حکم ہوا مجکو کہ آج پہناؤں تمکو وہ خلعت فاخرہ اور بڑھاؤں تمہاری عزت اولیا اللہ میں سلطان المشائخ نے جب یہ خوشخبری سنی فی الفور سید عمر کی خدمت میں حاضر ہوئے اور خرقہ سلسلہ قادریہ کا پہنا اور سلطان المشائخ کہلائے غزل

اب تو سن لیجے میری فریاد ای فریاد رس
لیجئے انصاف دیکے داد ای فریاد رس

کب تلک غم میں رہے ناخوش دل غمگین میرا
اب تو اس غمگین کو کر دو شاد ای فریاد رس

رہزنانِ دین و ایمان سے بچا لو ای جناب
خانہ دل کو کرو آباد ای فریاد رس

کب تلک دلپر سہوں ای مہربان جسزو کل
دشمن بیداد سے بچاؤ ای فریاد رس

جان شیریں تیشۂ غم کھا کے تیرے ہجر میں
مر چکی ہے صورت فرہاد ای فریاد رس

سروران ملک معنی پر ہے تم کو سروری
آپ ہو سرور فقرا دے داد ای فریاد رس

خاک بنکر در پہ آیا ہے یہ سر در خاکسار
مت کرو اس خاک کو برباد ای فریاد رس

اکتیسواں مناقب حضرت شیخ بہاو الدین شاہ نقشبند کے حال میں جن کو نعمت ولایت غوث اعظم سے ملی

شیخ عبدالخالق قدس سرہ کا خلیفہ تھا جسکے پچیسویں باب میں لکھا ہے [illegible]
[illegible] اولیا اہل کمال مشائخ [illegible]
[illegible]

Marfat.com

نکل گئے وہاں انکو خواجہ خضر سے اور حقیقت حال دریافت کی اور کہا کہ مجکو ارشاد اسم اعظم کے پڑھنے کا غوث الاعظم
نے ہے مگر اجازت نہیں کسی اور کو بتلاؤں تم اگر حضرت غوث الاعظم کی روح مبارک کی طرف رجوع
لاؤ تو شاید کہ شیخ بہاء الدین اسی رات حضرت کی طرف متوجہ ہوئے اور بڑی عجز کے ساتھ امداد
چاہی خواجہ خضر حضرت کی خدمت میں مشرف ہوئے اور حضرت نے شیخ صاحب کے داہنے ہاتھ کو ہاتھ میں پکڑ کر انکی
ہتھیلی پر انگلی سے اسم ذات کا نقش لکھدیا جب بیدار ہوئے وہ نقش جو لکھا ہوا پایا اسی روز سے انکی
مشکلکشائی ہوگئی اور اسی نقش کی برکت سے بسبب مدارج اولیاء پہنچے کہ امام طریقت و پیشوائی حقیقت کہلائے
کہتے ہیں کہ حضرت شاہ نقشبند کو خواب میں کہتے تھے اور وہ نقش ایسا اسکے سینہ پر نگینہ میں کھدوا گیا تھا کہ کمخواب کے
بند کے وقت کپڑے بھی نقوش اسم ذات کے منقوش ہو جاتے تھے اور اسی سبب سے شاہ نقشبند خطاب حاصل
ہوگیا تھا کسی نے پوچھا کہ یہ نعمت تمکو کس کی توجہ سے حاصل ہوئی کہا حضرت غوث الثقلین محبوب سبحانی قطب ربانی
غوث سید سلطان شیخ عبدالقادر جیلانی کی توجہ سے اس کتاب میں یہ بھی لکھا ہے کہ ایکروز حضرت غوث الاعظم
اپنے مکان بالاخانہ پر تشریف رکھتے تھے ناگاہ بغداد کی سمت کو متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ ہمارے فوت ہو جانے
کے بعد ڈیڑھ سو برس کے عرصہ گذر جانے کے بعد ایک مرد ولی بخارا میں پیدا ہوگا جسکو بہاء الدین نقشبند
کہتے ہونگے ہمارے خوان نعمت کا اسکو بھی حصہ ملنا مقدور ہے ۔ **غزل**

مجکو کر لو اب طلب اے میر میراں اپنے پاس
اپنے خادم کو بلا لو شاہ جیلاں اپنے پاس

جسم میں ایسی نہ ہے تیری مانند روح
غم تیرا رکھتی ہے مثل جان میری جان اپنے پاس

نقش دل پر ہے نقش تمہارا ہر گھڑی
اور تصور ہے تیری صورت کا ہر آں اپنے پاس

سیر گلشن کی یہاں جنت ہمیں آرہا گلہ
سینہ پر داغ ہے رشک گلستاں اپنے پاس

آپ کا خط غلامی آستانہ دودان شاہ
رکھتا ہے بہر سند تیرا اشتاخواں اپنے پاس

دل کو نہ چھوڑا ہوں تیرے غم میں اے جان جہاں
اب فقط باقی ہے اپنی جاں بجان اپنے پاس

دل ہی دل میں سوچتا ہے کیا کہوں
ہو گیا ہے بیہشی ہا بیہوشیاں اپنے پاس

محو ہو جاتے دل آگاہی سے ہو بیخود
آگا جاگا کیں رکھتے وہ جاناں اپنے پاس

Marfat.com

Marfat.com

ڈر ہے کسکا کسکا غم اے سرورِ غمگین تجھے | غوث اعظم ہیں سدا اپنے نگہبان آپ پاس

بتیسواں مناقب خواجہ معین الملۃ والدین حسن سنجری اجمیری کے ذکر میں

حضرت میر سید محمد گیسو دراز چشتی کتاب لطائف الغرائب میں لکھتے ہیں کہ ہمنے شیخ نصیر الدین محمود چراغ دہلی کی زبانی سنا ہے کہ جناب محبوب سبحانی قطب ربانی شیخ سید سلطان عبد القادر جیلانی نے زبان ترجمان سے کہا قدمی ہذہ علی رقبۃ کل ولی اللہ فرمایا تو تمام اولیاء اللہ نے اپنی گردنیں جھکائیں اور بجان و دل ارشاد قبول کیا اسوقت خواجہ معین الدین حسن سنجری نوجوان لڑکے خراسان کے ملک میں تھے اور بحالت قیام ایک چھاؤنی میں عبادت کرتے تھے اسوقت آسمان کے دروازے کھل گئے اور ایک آواز زمین تک پہونچ گئی اور زبان سے کہا کہ فلاں راستی و فلاں خوشی تم اب اس حال سے آگاہ ہو گئے تو فرمایا کہ شیخ خیاط الدین کے پیر معین الدین ہیں اسے مرتبہ میں تمام اولیاء جنکی اس وقت کی اطاعت کی اور پیغمبر خدا کو خوش کیا قریب ہے کہ وہ ہندوستان کی ولایت کا قطب ہو کر یہاں سے ظہور میں آیا۔

قطعہ: بتسلیم در رضا و فاکساری | خزینہ وحیں نے کر دی جگہ کی
بنا وہ تاجدار ملک و دولت | خدا سے بادشاہت اُس نے پائی

دوسری روایت شیخ جمال الدین ہروی کی کتاب العارفین میں تحریر کی ہے کہ خواجہ معین الدین حسن سنجری حضرت غوث الاعظم کو بارہ برس تک ایک جگہ رہے اور پانچ سو سات روز تک ان کی خدمت کی اور آخر کے ارشاد سے انکو ہند کی ولایت حاصل ہوئی تیسری روایت یہ ہے کہ ہم نے نفائس الانفاس میں لکھتے ہیں کہ خواجہ فرید الدین گنجشکر اجودھنی پتی والے تھے [illegible] موجود تھے تو سب سے اول انکی قدم اپنی گردن پر لیتے تھے [illegible]

معین الدین حسن سنجری نے وضع [illegible]

[illegible]

Marfat.com

Marfat.com

سکونت کی تمام عمر وہاں رہے اب بھی اُنکا مزار پرانوار اجمیر میں ہے اٹھانوبن برس کی اُنہوں نے عمر پائی سنہ ۶۳۳ میں فوت ہوئے غزل

ہو سکی ہے گردشِ گردونِ گرداں پیش و پس
پر نہیں ہوتا ہے حکمِ شاہِ جیلاں پیش و پس

تاب کس کی کس کی یہہ طاقت ہے کس کا مرتبہ
سرکشی سے کر سکے حضرت کا فرماں پیش و پس

کوئی خادم سامنے ہو یا نہو حاجت نہیں
جانتے ہیں پیر سب حالِ مریداں پیش و پس

وقت پر پہونچو میری امداد کو یا دستگیر
ایکدم جسمیں نہو جاوے میرے جاں پیش و پس

تیرا عاشق سیدھا جاتا ہے اجل کے روبرو
دیکھتا ہرگز نہیں وہ مردِ میداں پیش و پس

زیرِ فرماں ہیں تیرے جن و ملک وحش و طیور
کر سکے اُسمیں بھلا کیا کوئی انساں پیش و پس

تیرے سب محکوم ہیں اے حاکمِ اقلیمِ دین
جتنے تیرے عہد سے گذرے ہیں سلطاں پیش و پس

دستگیری آپ کرتے ہو میری ہر حال میں
میرے حامی تم ہو اے محبوبِ یزداں پیش و پس

جب تلک پائے نہ سر تیرے دروازے سے خیر
یہہ گدا جائے کہاں اے شاہِ دوراں پیش و پس

تینتیسواں مناقب در بیان خطابِ ربانی بجناب محبوب سبحانی در باعطائے مدائح علیہ کے

مخبرانِ صداقت کیش و راویانِ صدق اندیش روایت کرتے ہیں کہ حضرت غوث الاعظم محبوب سبحانی شیخ محبوب سلطانی شیخ عبد سید سلطان عبدالقادر جیلانی قدس سرہٗ کو جنابِ الٰہی سے مراتب شاہنشاہی اولیاء اللہ پر مل چکے اور عاشقی کے مقام سے عروج کر کے معشوقی کے اوج پر پہونچ چکے اور محبوب و معشوق خطاب حاصل کیا تو ہاتفِ غیب سے ندا ہوئی کہ اے محبوب درجات ولایت ماتحت نبوت سب تکمیل ہو چکے اب درجہ نبوت باقی ہے اگر خواہش ہو تو درخواست کیجئے یہ ندا سنکر حضرت سر بسجدہ ہوئے اور عرض کی کہ یہ میرا عین فخر ہے کہ دنیا میں حضرت ختم المرسلین کی اُمت میں گنا جاؤں اور قیامت کے روز حضرت کے تابعین سے شمار ہو کر نجات پاؤں غزل ردیف شین

خالقِ اکبر نے ہے تم کو بنایا گنج بخش
خیر دو اپنے خزانے سے مجھے یا گنج بخش

دامنِ امید کر دیجے ہمارا پُر گہر
یا جنابِ غوثِ اعظم شاہِ والا گنج بخش

گنجِ علم و گنجِ عرفان گنجِ سیم و گنجِ زر
بخشو اس دریوزہ گر کو میرے داتا گنج بخش

عبدِ محبوب ہے موروثی سخاوت آپکی
دادگر دادِ پدر فیاض بیٹا گنج بخش

Marfat.com

کر دیا گنجینہ دارِ معرفت حق نے تجھے
گنج بخشو نمیں کیا ہے تجھکو پورا گنج بخش

آپ کا سائل کسی کا کس لئے محتاج ہو
آپ دیتے ہو اُسے یکبار سارا گنج بخش

کونسا اچھا سخی تم سے سخی ہے اے سخی
کون دُنیا مین ہوا ہے تُسا پیدا گنج بخش

گنج بخشِ معرفت دُنیا میں جس کا نام ہے
دوستو ہمکو خُدا نے ایسا بخشا گنج بخش

ہے یقین اب بندۂ سرور غنی ہو جائیگا
کیونکہ اب بغداد میں ہے اُسنے پایا گنج بخش

چوتیسوان مناقب در باب دیکھنے خواب رسالت مآب کے جسکی تعبیر جبرئیلؑ نے بیان کی

راویان نیکو کلام و مخبران صداقت التیام روایت کرتے ہیں کہ ایک روز حضرت شاہ رسالت قبلہ کعبہ
حجرۂ شریف مین سوتے تھے خواب مین دیکھا۔ کہ ایک قلعہ نہایت وسیع بنا ہوا ہے اُسکی ایک دیوار پر تو علی المرتضےٰ
و فاطمۃ الزہرا کھڑے ہین اور دوسری دیوار پر سید الکونین حسنؓ و حسینؓ تشریف رکھتے ہیں پہلے امام
حسینؓ کے وجود سے نو مشعلین پیدا ہوئین اور قلعہ کے میدان مین روشن ہو کر تمام قلعہ کو اپنے انوار سے
منور کر دیا۔ پھر ایک مشعل امام حسنؓ کے وجود سے نکلی اُسکے ظاہر ہوتے ہی حسینی نو مشعلونکے انوار بھی
اُسی مین آگئے اور وہ ایک مشعل آفتاب کی طرح روشن ہوئی اور نور اُس کا شرق سے غرب تک پہونچ
گیا۔ حضرت نے اُس خواب کی تعبیر جبرئیل علیہ السلام سے پوچھی تو جواب دیا کہ نو مشعلین جو امام حسینؓ کے
سے نکلین وہ نو امام ہیں جو اُس کی نسل سے پیدا ہونگے اور فیض اُن کا ہزارون مسلمانون کو پہونچیگا اور
ایک مشعل جو حسنؓ کے وجود سے نکلی وہ ایک امام ہے جسکے وجود فیض آمود سے تمام جہان فائدہ اُٹھائیگا اور
بزرگی و کرامت اُن نو امامون کی ہوگی وہ سب اُس ایک ذات بابرکات مین جمع ہوگی
اولیاء کی گردن پر رکھے جائینگے خدا کی درگاہ مین وہ رتبہ محبوبیت کا پائیگا

آپ کی ہو جس سے اے محبوب دان کش کش
اُس سے کیوں اُلفت نہ ہو اب کہ دل ان کش کش

تیرا عاشق کر دش طالع سے ہے زار و نزار
دلکو ہے اُسکی طرف ہر وقت وہ آن کش کش

کھینچتا ہے رشتۂ اُلفت ہمیں بس اور دل
کہتے ہم کیا [illegible]

ہاتھ کس کے ہاتھ مین دین اپنا ہم اے بنگلہ
[illegible]

Marfat.com

کھینچ کر اپنی طرف چھوڑ واؤ سارے کاروبار
ابر سے ہے دیدۂ گریان کو ہر دم چھیڑ چھاڑ
بستۂ زنجیر عشق شاہ جیلان ہے یہ دل
چہرۂ روشن سے ہے دل کا تعلق رات دن
مہربان سرور یہ اب ہو جائیے اسے مہربان

تار ہے باقی نہ اپنے دل کو ایجان کش مکش
برق سے رکھتی ہے اپنی آہ سوزان کش مکش
اسلئے کیوں کہتے ہیں ناحق لوگ نادان کش مکش
زلف سے رکھتی ہے یہ جان پریشان کش مکش
خادموں سے اپنے کب کہتے ہیں سلطان کش مکش

چھتیسواں مناقب بیان خواجہ جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ جنہوں نے حضرت غوث الاعظم کے ظہور کی خبر دی تھی۔

صوفیان صفا کیش و راویان صداقت اندیش روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص سید الطائفہ جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ آج ایک مجذوب مستانہ کی زبانی یہ سنا ہے کہ بعد آپ کے شہر بغداد میں ایک پیر روشن ضمیر گیلان سے آئیگا اور یہ دعوے کریگا کہ قدمی ہذہ علی رقاب اولیاء اللہ تمام اولیا کے حکم میں گردن جھکائینگے سرافرازی پائینگے اور جو انکار کرینگے وہ اپنے آپ کو خوار کرینگے خواجہ یہ تقریر سنکر فرمایا کہ ہاں عنقریب ایک ایسے بزرگ کا ظہور ہوگا۔ اور وہ جمعہ کے روز عین وعظ کے موقعہ میں قدمی ھذہ علی رقاب اولیاء اللہ تعالیٰ کہینگے اُسوقت روئے زمین کے اولیاء گردنیں جھکا کر اُن کے قدم اپنی گردنوں پر لینگے۔ افسوس کہ ہم ایسے موقعہ میں نہونگے۔ **قطعہ**

افسوس جب کہ پھولیگی گلزار ہم نہونگے
وقت انتظار میں ہی گذر جائیگا تمام۔

آپس میں ملکے بیٹھینگے سب یار ہم نہونگے
محفل میں جب کہ آئینگے دلدار ہم نہونگے

دوسری روایت یہ ہے کہ حضرت امام علی موسیٰ رضا نے جب چند تبرکات جبہ و دستار و خرقہ امامت کا اپنے عہد میں شیخ معروف کرخی کو دیئے اور ارشاد کیا کہ یہ امانت ہماری سید عبد القادر گیلانی کو پہونچانا چنانچہ اپنے آخر وقت میں اُنہوں نے وہ تبرکات شیخ جنید کو اور اُنہوں نے شیخ ممشاد دینوری کو اور اُنہوں نے شیخ احمد دینوری کے تفویض کیئے۔ اور شیخ احمد وہ تبرکات لیکر حضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے **غزل**

عجب کیا ہے اگر ہو دم فراموش
کریں گے پر نہ تجھکو ہم فراموش

Marfat.com
Marfat.com

ہوا محوِ محبت جب سے یہ دل
ہیں اپنے جسم و جان سے ہم فراموش

نکل جائیگا دم اپنا اوسیدم
کروں جب تجھکو اے ہمدم فراموش

کہو کیونکر کریں اے ابرِ رحمت
تمہیں یہ دیدۂ پرنم فراموش

تمہارے دردنے سب کھو دیئے درد
تیرے غم نے کیا ہے غم فراموش

تمہاری یاد میں رہتا ہوں دن رات
یہ غم ہوتا ہے ہم سے کم فراموش

دمِ آخر تلک احسان تمہارا
نہیں کرتے بنی آدم فراموش

ہوئی جب سے سخاوت عام تیری
زمانے نے کیا ماتم فراموش

محبت آپ کی کیونکر یہ سرور
کرے اے سرورِ عالم فراموش

چہتیسواں مناقب تشریف لیجانا غوث الاعظم کا خواجہ جنید کی مزار پر اور ملنا جواب سلام کا بآواز بلند اوس قبر سے

حضرت شیخ علی قادری رحمۃ اللہ علیہ اپنا [illegible]
عنہ بارادۂ زیارت حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کی مزار پر [illegible]
یا جنید غوث پاک یا رجہ قبر سے کچھ جواب آیا [illegible]
یا جنید غوث پاک یا رجہ قبر سے آواز آئی [illegible]
وسید الامۃ [illegible] العارفین [illegible]

[illegible]
بامن [illegible]
[illegible] خورد و کلاں میں آپ [illegible]
ظاہر و باطن [illegible] تاج [illegible] جہان
[illegible] ارشاد میں جن و ملک خورد و بزرگ
چھوڑ دیتے ہیں [illegible] حق [illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

Marfat.com

Marfat.com

جان فدا کرتے ہیں تجھپر جتنے ہیں شاہ و گدا | مثل سرور نام پر تیرے ہیں قربان عام و خاص

سینتیسواں مناقب شیخ بایزید بسطامی کے ذکر میں وضع رقاب کے وقت

ثنا گویان محبوب سبحانی و وصافان غوث صمدانی اس طرح پر روایت کرتے ہیں کہ ایک روز جمعہ کے دن نماز جمعہ کے بعد حضرت غوث الاعظمؒ وعظ کر رہے تھے کہ عین وعظ کی حالت میں حضرت پر جذبی حالت طاری ہوئی اور سرمست بادۂ عرفان ہو کر فرمایا قدمی ہذہ علی رقاب کل ولی اللہ یہہ کلام جب حضرت کی زبان سے نکلا زندہ اولیا بذریعۂ الہام اور گذرے ہوؤں کو بذریعہ ملائک یہہ اطلاع پہونچائی گئی۔ کہ آج محبوب سبحانی کلمۂ قدمی ہذہ علی رقاب اولیاء اللہ زبان پر لائے ہیں سب کو چاہئے کہ اپنی گردن جھکائیں اور اُن کے قدم گردن پر لیں چنانچہ فی الفور تعمیل ہوئی جب فرشتہ پیام لیکر شیخ بابا بایزید بسطامیؒ کی قبر پر گیا اور آواز دی تو شیخ خواب راحت سے بیدار ہوئے اور کہا کہ کیا آج قیامت کا روز ہے کہ میں اُٹھایا گیا ہوں جواب دیا کہ قیامت ابھی نہیں آئی مگر محبوب سبحانی عبدالقادر جیلانی کلمۂ قدمی ہذہ علی رقاب اولیاء اللہ زبان پر لائے ہیں۔ تمکو آگاہ کیا جاتا ہے کہ گردن جھکاؤ اور حضرت کے قدم دوش پر اُٹھاؤ۔ یہہ سُنکر شیخ متوجہ جناب الٰہی ہوئے کہ الٰہی کون سی فوقیت عبدالقادر کو مجھ سے ہے کہ اُس کے قدم میری گردن پر رکھے جاتے ہیں ارشاد ہوا کہ تین ایک وہ اہلبیت محمدی ہیں دوسرے تم فارغ مشغول تھے اور وہ مشغول فارغ ہیں تیسرے تم عاشق تھے اُنکو معشوقی کا درجہ مل چکا ہے۔ یہہ سُنکر شیخ نے گردن جھکائی اور کہا سمعنا و اطعنا قدمی علی راسی لی وجہی

غزل تجھسے کہتا ہے جہان اخلاص | پیر اخلاص اور جوان اخلاص
لال ہے تیرے غم میں میری زبان

ہو گئے کیوں کر میرا بیان اخلاص | عشق گھر کر گیا ہے دل میں میرے
کر چکا جی میں ہے مکان اخلاص

وقت اظہار حال ہوتا ہے | میری ہر بات سے عیان اخلاص
تیری اُلفت سے جسم میں اپنے

دل ہے اخلاص بلکہ جان اخلاص | رکھتا ہوں میں خزینہ دل میں
دیدۂ غیر سے نہان اخلاص

تم سے کہتا ہے ای شہ جیلان | سرور زار مدح خوان اخلاص

اڑتیسواں مناقب در بیان عطا

ہوئے مرتبہ ولایت ایک مسلوب الولایت کو غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ کی توجہ سے

Marfat.com

Marfat.com

خاکبوسانِ دربار خوشیہ و مداحانِ بارگاہِ عالیہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت غوث الثقلین محبوب سبحانی قطب ربانی شیخ سید سلطان عبدالقادر جیلانی کے عہد میں بظہور کسی قصور کے ایک ولی کی ولایت سلب ہوگئی ہر چند وہ بیچارہ دربدر پھرا اور اولیاء اللہ سے دعائیں کرائیں کچھ نہ ہوا آخر ایک جگہ سے ناامید ہوکر حضرت کی بارگاہِ عالم پناہ میں آیا اور نہایت عجز کے ساتھ عرض کی کہ یا حضرت **فرد**

تمہاری ذاتِ بابرکات ملجائے غریباں ہے
مرادِ نامرادان ہے نصیبِ بے نصیباں ہے

مجھ نامۂ سیاہ راندۂ درگاہ پر رحم فرمایئے منزلِ مقصود پر پہنچایئے۔ حضرت نے اُسکا حال زار سنکر رحم کیا اور دستِ مناجات درگاہِ قاضی الحاجات میں اُٹھائے اور التجا کی کہ الٰہی بخشنا تیرا نام بخشش تیرا کام ہے اپنے نام کے تصدق سے اسکا قصور معاف فرمایئے ارشاد ہوا کہ اس قصور وار کا قصور بہت بھاری ہے بخشش کے لائق نہیں اور نام اسکا سب مردودوں کے زمرے میں تحریر ہوچکا ہے اب مقبول ہونا اسکا محال ہے یہ جواب پاکر حضرت نے پھر دعا کی اور کہا کہ الٰہی آپ قادر مطلق و خالق برحق ہیں مردود کو مقبول اور مقبول کو مردود کر سکتے ہیں **فرد**

جو آپ چاہیں تو مشکل کو سہل کر دیں
گدا کو چاہیں تو اکدم میں بادشاہ کریں

بے کمال فضل و کرم سے یہ کہنا انکا دعا کو رد نہ اجابت میں جگہ دیجئے اور اس قصور وار پر لطف فرمایئے غائب سے یہ آواز ہوئی کہ یہ قصور اس قصور وار کا اپنے محبوب مرغوب کی خاطر بخشا یہ بشارت پاکر حضرت نے اُسکو پاس بلایا اور اپنی سے خود دھلایا اور یہ آواز بلند فرمایا کہ نام اسکا ہمنے جریدۂ اشقیا میں تحریر ہوچکا تھا خدا کی عنایت و مہربانی کے پانی سے دھو ڈالا اور اسکا اپنے ہاتھ پر بیعت لی اور مقبول ہوا

کیجئے زندانِ غم سے چھٹکارا مولیٰ خلاص
جسکو تم کھولو تو کوئی نہیں سکتا ہے باز
جنس ہے کاسد دام کیسوئیں تمہارے خوں
بندہ لیا سر تشنۂ دل میں کا تیرے عشق سے

پاک کر دیجئے اس زندگی
[illegible] خلاص
ہو نہیں سکتا ہے وہ اس دید سے اصلا خلاص

Marfat.com
Marfat.com

نفس و شیطان دو دشمن ہیں میرے چار و طرف
دیکھئے کب ہووے ان کے ہاتھ سے بندہ خلاص

اس جہان میں جسکو حاصل ہے حمایت آپکی
حشر کو بھی وہ عذاب حشر سے ہوگا خلاص

دور کر جاتا بسوئے روضۂ پیران پیر
پاؤں زنجیر تعلق سے اگر ہوتا خلاص

کیجئے اسدم مسیحائی خدا کے واسطے
ہوگا تو بیمار یہ غم سے دل شیدا خلاص

روئے روشن سے اٹھا دو پردۂ رشک قمر
ظلمت غم سے کرو دل اپنے سرور کا خلاص

اونتالیسوان مناقب سپرد کرنا امام عسکری رضی اللہ عنہ کا ایک سجادہ کا ایک شخص کو واسطے سپرد کی غوث الاعظم رضی کے

کتاب اخبار الاولیا مخارق قادریہ میں لکھا ہے کہ گیارہویں امام عسکری رضی اللہ عنہ نے ایک سجادہ علی مرتضی کرم اللہ وجہہ کا جو پشت بہ پشت تبرک اونکو پہونچا تھا اپنے ایک دوست کو سپرد کیا اور حکم دیا کہ یہ امانت غوث الاعظم محی الدین عبد القادر کی ہے اسکو پہونچانی واجب ہے پس جو کوئی تم میں سے فانی سے سفر کرنے لگے یہ سجادہ اپنے وارث کے سپرد کر دے چنانچہ وہ سجادہ پشت بہ پشت تبرک رہا جب حضرت کا عہد آیا وہ امانت حضرت کے سپرد کی غزل ردیف ضاد

اعتقاد دل سے جو بندہ کرے سر بار عرض
اس کی سن لیتے ہو تم یا سنتے ہو بار عرض

مانگتا کب تک رہیگا یہ گدا مطلوب دل
کب تلک کریگا طالب یہ بار عرض

کہو کدھر کہتا ہوں اپنی حالت قلب حزیں
کس سے کرے یہ بندۂ بیدل بار عرض

آپ کے در سے اگر حاصل نہ ہو مطلب مراد
اور کہاں جا کر کریگا بندۂ بیدار عرض

چارہ سازی کے لئے ای چارۂ بیچارگان
تجھ سے کرتا ہے ہمیشہ دل بیمار عرض

کیسے مالک کیسے حاکم تم ہو کیسے بادشاہ
ایک سائل کی سنا کرتے ہو سو سو بار عرض

مان لو اب التماس اس عاشق جانباز کی
بندۂ بیدل کی سن لو آپ سے دلدار عرض

اپنی خدمت میں بلا لیجے ہمیں یا دستگیر
تا کروں اپنی زباں سے ہر دو بار عرض

حال دل کہتا ہے حضرت تم سے سرور اسطرح
پیش گل کرتی ہے جیسے عندلیب زار عرض

Marfat.com

چالیسواں مناقب اس بیان میں کہ حضرت ہر روز بہت سے غلام خریدتے اور اسی روز آزاد کر دیتے

پیر عالمیان مخدوم جہانیان سید جلال الدین بخاری اوچی کتاب سیر المسافرین میں لکھتے ہیں کہ جناب غوث الاعظم بہت سے غلام ہر روز خرید فرماتے تھے اور اسی روز شام کو آزاد کر دیتے اور ایک ہی روز میں اونکی ظاہری و باطنی تکمیل کر دیتے ایک ایک غلام آپکا اپنے وقت کا قطب ہو جاتا تھا۔

غزل

عیاں تمام زمانے میں ہے تمہارا فیض
رواں ہے آپ کا سارے جہاں پہ سارا فیض

الگ ہے سب سے شہ دو جہاں تمہارا فیض
ہر ایک فیض سے یہ فیض ہے نیارا فیض

یہہ فیض سارے زمانہ میں سب کو پہنچا ہے
ہوا ہے ساری زمین پر یہ آشکارا فیض

خدا کے جتنے ہیں طالب اسی کو چاہتے ہیں
یہی ہے سارے محبان حق کو پیارا فیض

تمہارے فیض سے حصہ ملا سکندر کو
تمہیں سے پا گیا دور زماں میں دارا فیض

خدا نے آپ کو حضرت وہ فیض بخشا ہے
کسی ولی کو دیا وہ نہیں دوبارا فیض

وہ فیض تھی سرور کو آپ سرور دیں
کہ جاری روئے زمیں پر ہے ہمارا فیض

اکتالیسواں مناقب ولی ہو جانا ایک ڈاکو رہزن کا بہ برکت غوث الاعظم

شیخ [illegible] جناب [illegible] صداقت انتساب روایت کرتے ہیں کہ ایک [illegible] ولی ہو جانے کی [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

Marfat.com

Marfat.com

یہ جرم عفو کیجئے مجھ پُر گناہ سے
دھو دو سیاہی جتنی ہے روئے سیاہ سے

کر دیجئے گا غیرتِ اکسیر یا جناب
ناکارہ خاک میری کو اپنی نگاہ سے

یہہ تقریر چور کی سُنکر دریائے فیض لہرایا اور ایک نظر کیمیا اثر سے اُسکا بیڑا پار کر دیا۔ **غزل**

تمسے روشن ہوئی انوارِ فیض
ہے شگفتہ حشر تک گلزارِ فیض

آپ کی سرکار ہے سرکارِ فیض
آپ کا دربار ہے دربارِ فیض

ہے تمہاری ذات سے اسکا ظہور
جسقدر دنیا میں ہے اظہارِ فیض

گھر ترا ہے گھر خدا کی فضل کا
تیرا در ہے فی الحقیقت دارِ فیض

تم ہو کشّافِ رموزِ ایزدی
واقفِ حق محرمِ اسرارِ فیض

تمسے محکم ہوگئی بنیادِ دین
آپ سے قائم ہوئی دیوارِ فیض

کون منکر ہے تیرے الطاف کا
تمسے ہی کسکو بھلا انکارِ فیض

کون ہمسر آپ کے فیّاض ہے
اسقدر ہو جسکے سر پر بارِ فیض

تمسے حاصل کر لیا ہے اندنون
سرورِ نادار نے انبارِ فیض

بیان ان مناقب کا جو ایک شخص کا عذاب قبر سے بطفیل اعتقاد غوثیہ اعظمیہ قدس سرہٗ

دبیرانِ خوش قلم و محرّرانِ صداقت رقم تحریر کرتے ہیں کہ ایک شخص گنہگار پریشان روزگار بغداد کا رہنے والا تھا تمام عمر میں اُس سے کوئی نیک کام وقوع میں نہ آیا حضرت غوث الاعظم کی نسبت اُسکو اعتقاد تھا اور ہر روز علی الصّباح حضرت کے دروازہ پر آتا اور حضرت کی زیارت سے مستفید ہو کر کسی کام میں مصروف ہوتا جب مر گیا اور دفنایا گیا تو فرشتگان سخت گیر منکر نکیر آئے پوچھا کہ من ربک و من نبیک و ما دینک اُس نے جواب دیا کہ عبد القادر یہہ نیا جواب فرشتوں نے سُنا حیران ہوئے اور مستعد کرنے عذاب کے ہوئے۔ آواز ہوئی کہ یہہ شخص اگرچہ اسلام کے احکام سے بیخبر ہے مگر ہمارے محبوب کو پہچانتا ہے بلکہ اُسکا عاشق اور اپنے عشق کے دعوی میں سچا ہے کہ ہر ایک سوال میں اُنہیں کا نام لیتا ہے اُسکو اپنے حال پر چھوڑ دو چنانچہ فرشتے اُسکو خواب ناز میں سُلا کر چلے گئے۔ **غزل** ردیف طاء

کسیکو بھیجا نہیں اُسنے لکھا خط
تیری اُلفت کا جسکو ملگیا خط

میں سر خط بندگی کا بیچا ہوں
غلامی کی سند ہے میرا خط

میرے نامہ پہ کیجئے دستخط آپ
کہ روشن ہو میرا سر تا بپا خط

Marfat.com

Marfat.com

چلا جاؤنگا میں جنّت کو سیدھا
فقط تیری غلامی کا دکھا خط
میری تحریر ہے اُلفت کی تحریر

یہہ خط ہے سربسر اخلاص کا خط
میرا کہل جائے سب حضرت احوال
اُڑا لیجائے گر بادِ صبا خط

سمجھ لیتے ہیں خود حضرت میرا حال
لکھیں کسواسطے اب ہم بھلا خط
لکھی جس نے تیرے چہرہ کی تعریف

خطِ گلزار سارا اُنگیا خط
تیرے نامہ پہ مُہرِ قادری ہے
محبِ مقبول ہے سرورؔ تیرا خط

تینتالیسواں مناقب حضرت غوث الاعظمؓ کی وضع اور پوشاک کے ذکر میں

مدّاحان حضرت پیر و صوّافان جناب دستگیر روایت کرتے ہیں کہ حضرت محبوب سبحانی قدس سرہٗ نہایت مقبول وضع و خوش پوشاک رہا کرتے تھے اور جسم مبارک کے کپڑے ایسے بیش قیمت و گران بہا ہوتے تھے کہ ایک گز کپڑا دس دینار کو خریدا جاتا تھا۔ ایک مرتبہ عمامہ حضرت کا ستر ہزار دینار کو خریدا گیا تھا۔ اور حضرت نے وہ عمامہ ایک ہی روز سر مبارک پر باندھا اور ایک خادم کو بخشدیا جب اُس نے باندھ توفوراً اُسکے قلب کی صفائی ہوگئی اور اُنکے زمرے میں اُسنے عزّت و افتخار کی پگڑی سر پر باندھ لی غزل

تجھسے اے ہمدم ہوا کرتا ہے اپنا غم غلط
ایک بھی جاتا نہیں ہے یاد اپنا دم غلط

رہبرا بہرِ خدا منزل پہ پہنچاؤ ہمیں
آنہو جائیں کہیں راہ یقیں سے ہم غلط

آپ جو فرماؤگے فی الفور پائیگا ظہور
آپ کا کہنا ہوا کرتا ہے حضرت کم غلط

راہ پر تم لائے اُنہیں اے ہادیِ گم گشتگان
سب نہ چلتے تھے جو دنیا میں بنی آدم غلط

باز رکھو مجھکو غلطی سے دکھا کر راہِ راست
دم میرا جب تک نہ ہو اے مونسِ ہمدم غلط

راستی پر اُسکو لائینگے بزورِ حیدری
چاہتا ہے میرے دے جو گنبدِ چرخ غلط

کر دیا تیری سخاوت نے بدستِ زر فشاں
تا قیامت آگئی افسانۂ حاتم غلط

خود غلط ہے اپنے عقل و فہم میں وہ بیشعور
سمجھے ہو تیری کرامت

رتبہ تیرے نام سے سرورؔ کے ہے اشعار کو
ورنہ ہے نظم

چوالیسواں مناقب حضرت کے

پابوسان محبوب سبحانی و انشل بردارانِ [illegible] سعادت [illegible] حضرت غوث الاعظم

Marfat.com

Marfat.com

محی الدین شیخ سید سلطان عبدالقادر جیلانی نعلین ایسی بیش قیمت بیش بہا پہنتے تھے۔ کہ تمام مطلا ہوتیں اور یاقوت سرخ و سبز و زمرد و الماس اُسپر جڑے ہوئے ہوتے کام تمام مرصع ہوتا تھا اُسکے تلو نہیں چاندی اور سونے کی میخیں لگی ہوئی ہوتی تھیں کبھی ایسا اتفاق نہیں ہوتا تھا کہ حضرت نے کوئی جوتوں کا جوڑا آٹھ دن سے زیادہ پہنا ہو جمعہ کے دن نیا جوتا پہنا جاتا اور اگلا جوتا اُتار کر حضرت کسی سائل محتاج کو دیدیتے جیسے سائل دنیا کے مال اور نعمت حال و قال سے مستغنی ہو جاتا تھا

قطعہ ملا تجھکو شہنشاہی کا وہ تاج ✤ تیری محتاج ہے ساری خدائی ✤ ہے پایا اوسنے پایہ سروری کا ✤ فقط جسنے تیری پاپوش پائی ✤ غرض کہ حضرت کی نظر فیض اثر میں دنیا اور مال دنیا کی کچھ قدر نہ تھی۔

غزل ردیف ظاء

محی الدین جسکا بنگیا حافظ
اوسکا حافظ بنے خدا حافظ
چاروں اصحاب کبرا حافظ
چار ہوا اُسکے واسطے ہو جائیں
حامی اُسکے حسن ہیں دنیا میں
حشر کو شاہ کربلا حافظ
عابد و شاہ و باقر و جعفر
اُسکے بیشک ہیں سید حافظ
ہوں خبر گیر اُسکے ہوئے دین
اور علی شاہ بار ضا حافظ
پاسباں اُسکے ہوں تقی ہر دم
اور نقی میرا اولیاء حافظ
کریں ہر وقت عسکری امداد
رہیں مہدی باخدا حافظ
سرور زار اپنے خادم ہے
غوث اعظم ہیں جا بجا حافظ

پینتالیسواں چمن اوترآنا آسمانی خوانچوں کا حضرت غوث الاعظم کیلئے

ثناگویان محبوب سبحانی و وصافان غوث صمدانی اسطرح پر روایت کرتے ہیں کہ ایک سال حضرت غوث الاعظم شہر اربعین میں تشریف لیگئے اور وہیں ماہ رمضان نمودار ہوا ایک روز حضرت نے اپنے احباب کو کہا کہ آج ہم بعد افطار کھانا نہیں کھائینگے جب تک کہ خوان آسمانی جناب ربانی کے حکم سے نازل نہ ہو جب تھوڑا دن باقی رہگیا اور آپ بعد نماز عصر کے حجرۂ مبارک میں تشریف فرما تھے تو ناگاہ حجرہ کی چھت پھٹ گئی اور ایک شخص دو رقاب ایک نقرئی اور دوسرا طلائی ہاتھ پر لئے ہوئے اور اُسمیں گوناگوں میوے اور کھانا رکھے ہوئے اُترا دونو رقاب اُس نے روبرو رکھدیئے اور عرض کی کہ یا حضرت یہہ کھانا اور میوہ جنت کے باغ سے آپ کیلئے

Marfat.com

Marfat.com

آیا ہے روزہ افطار فرمایئے اور کھایئے چونکہ سونے چاندی کے برتن میں کھانا شرعاً منع ہے حضرت نے جانا اور صفائی باطن سے پہچانا کہ یہہ شیطان ہے فی الفور لاحول ولا قوۃ زبان پر لائے جسے شیطان بھاگا اور اپنے برتن اٹھا کر لیگیا تھوڑی دیر کے بعد جب افطار کا وقت آیا ملائک کرام خوانہائے طعام ہاتھوں پر اٹھائے ہوئے حاضر ہوئے اور ہر مجلس روبرو رکھدیئے اور عرض کی کہ محبوب سبحانی یہہ مہمانی جناب ربانی کی ہے اسکو نوش کیجئے حضرت نے اپنے احباب کے ساتھ روزہ افطار فرمایا۔ اور وہ کھانا کھایا اور شکرانہ الٰہی ادا کیا۔ غزل

کیوں نہ مانیں دل سے سارے اولیا تیرا لحاظ
خود خدا کرتے ہیں محبوب خدا تیرا لحاظ

مصطفےٰ کہتے ہیں خود اور مرتضیٰ تیرا لحاظ
دل سے کرتے ہیں شہید کربلا تیرا لحاظ

سب کو ہے منظور اے بدر الدجیٰ تیرا لحاظ
سب کو ہے ملحوظ اے شمس الضحیٰ تیرا لحاظ

مانتا ہے سید استاد و گدا تیرا لحاظ
ہے بڑی عزت بڑی عزت بڑا تیرا لحاظ

تیرا خادم ہے کیوں کر نہ بخشا جاؤنگا
حق نہ فرمائینگے اے محبوب کیا تیرا لحاظ

کئی دریا سے پھر ڈوبی ہوئی کشتی جیان
یا جناب غوث ذی الدین یہہ تیرا لحاظ

آپ کے خادم کی خدمت دوڑ کر کرتے ہیں لوگ
حضرتا یہہ آپ کی خاطر ہے یا تیرا لحاظ

جسطرح بڑھتی گئی امت حول اللہ کی
سر زمین پر دمبدم بڑھتا گیا تیرا لحاظ

بخشا جائیگا اگر سر ور سا بندہ پر گناہ
اسمیں ہوگا نے حقیقت سید تیرا لحاظ

چھیالیسواں منقبت حضرت غوث الاعظم کی اوصاف کے بیان میں زبانی خفہ مالسلام

[illegible]

[illegible]

[illegible]

Marfat.com

Marfat.com

عن المشائخ المشارق والمغارب سالت عن الفرد الافخم والغوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نقال ہو الصدیقین وہو روح فی المغرقہ وشانہ عظیم بین الاولیاء کشان النبی بین الانبیاء

غزل

الحفیظ ای پیر پیران میر میران الحفیظ
الحفیظ اے دستگیر دستگیران الحفیظ

الامان اے بادشاہِ دین و دنیا الامان
الحفیظ اے عالم تعلیم عرفان الحفیظ

الغیاث الغیاث اے صاحبِ حکم و عدالت الغیاث
الحفیظ اے قاطع بندِ اسیران الحفیظ

المدد اے مالکِ ملکِ زمانہ المدد
الحفیظ اے سرورِ اقلیم دوران الحفیظ

دل میرا بیدل ہے اے دلدار تیرے ہجر میں
نیم جان ہے درد باطن سے میر سیجان الحفیظ

الحفیظ اے داد بخش داد خواہانِ جہان
سب کے حافظ سارے بندوں کے نگہبان الحفیظ

ہے یہہ سر ورنفس امارہ کا مارا نیم جان
الحفیظ اے واقفِ حالِ مریدان الحفیظ

بیان ایسوں مناقب ایک سوداگر کے ذکر میں جو حضرت غوث الثقلین پر نادیدہ دیدار عاشق ہوا

خادمان جناب محبوب طالبان دیدار مطلوب اسطرح روایت کرتے ہین کہ ایک سوداگر مصر کے رہنیوالے حضرت کے اوصاف بگوش اعتقاد سنکر ایسا معتقد ہوا کہ اسکے روبرو جو کوئی حضرت کا نام لیتا اپنا دل وجان اسپر فدا کر دیتا جب عشق کمال کو پہونچا کشان کشان اسکو مصر سے بغداد کو لے آیا اور دوبا پائے شوق پر سوار ہو کر منزل مقصود پر پہونچا تو اتفاق ایسا ہوا کہ اسکے پہونچنے سے چند روز اول حضرت دنیائے فانی سے عالم جاودانی کو انتقال کر گئے تھے یہہ خبر سنکر اسکو کمال غم ہوا بدیدہ اشک وحال مزار حضرت کے دروازہ پر آتا جب اُن کو نہ پاتا تو نالان وگریان واپس جاتا اور یہہ قطعہ مصنفہ غلام سرور لاہوری کا بزبان حال سے پڑھتا قطعہ طالع کمبخت نے مجھ سے سلوک اچھا کیا ؎ بلبل رکھا ہے اب دریا پہونچا کر مجھے ؎ کر دیا محتاج چھ مجھکو بنا کر تاجدار ؎ فرش پر بچھینکا بیا ؎ سو مرتبہ لیجا کر مجھے ؎ غرض اس طالب مزار پر ایسی حالت گذرتی تھی کہ کوئی ایسا دم نہیں تھا جو آنکھ نہیں [illegible] تھی زندگی بھاری تھی جب وہ نہایت [illegible] ہوا - تو چاہا کہ حضرت کے

Marfat.com

Marfat.com

روضہ پر جائے خنجر کہا کر مرجائے روز کے غم سے نجات پائے۔ یہ پختہ ارادہ باندھکر وہ حضرت کی مزار پر انوار پر گیا اور چاہا کہ سینہ میں خنجر مارے اپنے ہاتھ سے اپنی گردن اُتاری اُتنے میں زمین کے اندر زلزلہ نمودار ہوا زمین شق ہوئی اور حضرت ظاہری جسمانی صورت سے مجسّم قبر سے نکل آئے اور ہاتھ عاشق زار کا پکڑ کر فرمایا کہ اے بہائی عشق کا دعوے اور یہہ بے اختیاری و بے قراری۔ رباعی

لامکانی ہا مکانِ عاشقی ست
بے نشانیہا نشانِ عاشقی ست
بے زبانیہا زبانِ عاشقی ست
دیدۂ نادیدۂ دیدار کو
اہل دولت سرورِ نادار ہے

نامرادیہا مرادِ عاشقان
سوداگر نے جب دولت دیدار کی پائی گردن جھکائی تسلیم بجالایا اور کہا
آج حاصل دولتِ دیدار ہے
لن فضلِ ایزد لیسے دوستو
جب سوداگر دولت دیدار سے فائز ہوچکا حضرت غوث الاعظم پھر مرقد معلّے میں سمائے اور زمین آپس میں وصل ہوگئی کہتے ہیں کہ اُسوقت سوداگر کے ساتھ تین سو آدمی اُنکے ہواخواہ بھی اِس دولت سے مشرّف اور ہر ایک کو حضرت کے دیدار کے انوار سے صفائی باطن حاصل ہوگئی غزل ردیف عین

تیری اُلفت سے اگر کوئی کرے بدکار منع۔
مغفرت سے اُسکو کردے ایزدِ غفّار منع
جان تک جانان اگر مانگو تو ہے تکرار منع۔
کیونکہ اُس کا مذہبِ الفت میں ہے انکار منع
رُک سکے کیونکر دلِ شیدارہِ بغداد سے
کسطرح گلزار سے ہو عندلیبِ زار منع
چُپ نہیں رہتا ہے دم بھر نالہ و فریاد سے
گرچہ کرتا ہوں دلِ مضطر کو سو سو بار منع
غم نہیں چل جائے گر گردن پہ تیغِ آبدار
پر نہو دیدار سے یہہ تشنۂ دیدار منع
مُبتلائے دامِ اُلفت بندہ از خود ہو گیا
ورنہ کرتے تھے ہمیشہ یار اور اغیار منع
تھم نہیں سکتا برستے کبھی ابرِ بہار
ہوں یہ [illegible]
دم میں دم جبتک ہے اور جسم میں جان حزیں
[illegible]

ارتحال سوال مناقب [illegible]
تاکے مرقد [illegible]

Marfat.com

شائقین دیدار روز افزون ہزار گوہر بار روایت کرتے ہیں کہ ایک سال حضرت غوث الاعظم قدس سرہ
حج کو تشریف لیگئے بعد ادائے مناسک حج جب مدینہ منورہ پہونچے تو چالیس روز تک حضرت شاہ
رسالت کے روضۂ مقدس کے روبرو کھڑے ہوکر یہ اشعار پڑھتے تھے۔ اشعار

ذنوبی کموج البحر بل ہے اکثر
کجنح البعوضۃ بل ہے اکثر

کلہا تنحل الجبال بل ہے اکثر
ولکن عند الکریم اذا عفی

چالیس روز کے بعد جب حضرت کی بے قراری و گریہ وزاری بحد
نہایت پہونچی تو یہ شعر زبان پر جاری کیا۔ شعر

تقبل الارض فی ہوی ہی

فی حالۃ البعد روحی کانت ترسلہا
فاوردیہا کیما تحیی بہا شفتی

بجبر دین مرتبہ پہنچے ان اشعار کے حضرت رسالت کے دونوں ہاتھ مرقد مقدس سے ظاہر ہوئے
اور حضرت الاعظم نے دور سے کر ان کو بوسہ دیا اور سعادت دارین حاصل کی اس حال کے وقوع کے بارے
جو حضرت شیخ عبد الجلیل قادری رح نے ابیات تصنیف کئے اندراج انکا بھی لطف سے خالی نہیں ہے

روزے کہ غوث الاعظم مادر مدینہ شد
یا سید البشر چو بدم من بملک خویش
او سر سید و بوسہ بداد سے زجا ہیم
ہین نوبت ست آنکہ رسیدم بدین جسد
خواہم دہی دو دست مبارک کہ بوسمش
بر عرض او رسول خدا ہر دو دست خویش
بوسید و یافت گوہر نعمت ازان دو کف
عبد الجلیل بندۂ محتاج فیض اوست

می گفت نزد مرقد سلطان انبیا
روحی فرستمت کہ بود نا سجدہ زما
بر ارض مرقدت کہ بود بہتر از سما
بر حضرت شریف تو اے شاہ اصفیا
گیرم نصیب خویش ز الطاف و از عطا
کردہ دراز سوئے شہنشاہ اولیا
زاں روز شد براہ ہدا مرجع ہدا
امیدوار لطف ز آغاز و انتہا

غزل از مصنف

حق سبحانہ تعالیٰ تمکنت آنان دہد بالا ترین
کس کہ دارد نسبت با حضرت ہمتا نیست

جز بالا تر کوئی ہرگز نہیں قدر رفیع
کہ تو حاصل ہے بلا ایسا کہیں قدر رفیع

Marfat.com
Marfat.com

آسماں پر آپ کو حق نے کیا ہے سربلند
اور بخشا ہے تمہیں اندر زمیں قدر رفیع

عرش پر تم جد امجد کو اٹھا کر لے گئے
اسلئے پایا ہے اے کرسی نشیں قدر رفیع

ماں احمد کو حضرت تم نے پھر زندہ کیا
پا گیا ہے آپ سے دنیا میں دیں قدر رفیع

مرحمت حق نے کیا ہے اپنے فضل عام سے
کو اسے محبوب رب العالمیں قدر رفیع

طالب عزو شرف ہو جو کوئی لینا چاہئے
[illegible]

دل پہ نقش غوث اعظم ہے کہ [illegible]
[illegible]

[illegible]

[illegible]

کی بھی بلند آواز سے پڑھی جاتیں اور نماز کیوقت حضرت کے دہان مبارک سے ایک سبز رنگ شعلہ نور کا مشتعل ہو کر آسمان تک پہونچ جاتا ہے جب نماز سے فارغ ہوئے حضرت نے دست مناجات اٹھائے اور کہا کہ الٰہی میں سوال کرتا ہوں تجھسے طفیل محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی کہ نہ قبض کیجائے روح کسی مرید مرد اور مرید عورت کی جب تک کہ وہ تائب نہ ہوئے ہاتف غیب سے ندا ہوئی کہ یہ دعا تمہاری ہماری جناب میں قبول ہوئی۔

غزل ردیف غین

حق نے تجھکو کر دیا اللہ جہاں روشن چراغ
نور سے جسکے ہوا کون و مکاں روشن چراغ

جلوہ گر رخ سے تمہارے ہے زمیں پر شمع نور
اور اُدھر روشن ہوا ہر آسماں روشن چراغ

ہوں تیرا داغ آ نور رخ دیکھاؤ دیں
کیا عجب گر ہو کہیں میرے زباں روشن چراغ

گرچہ گھر گھر شمع روشن ہیں زمانہ میں تمام
لیک بے بغداد کے ایسا کہاں روشن چراغ

جا بجا جب نور روشن ہو تمہارے فیض کا
شرق سے تا غرب ہو سارا جہاں روشن چراغ

پرتو افگن جب ہو تیرا نور میرے قلب پر
دل ہو اک شمع تجلے اور جاں روشن چراغ

نور برسا جبکہ اوس پر نور ابر فیض سے
ہو گیا جان و دل و روح و رواں روشن چراغ

کیوں ہے پرتو صبح آفتاب دین حق
ہو گئی پس اُسکی طبع نکتہ داں روشن چراغ

کرامت حضرت جنید بغدادی کا حضرت غوث الاعظم کی شان میں حضرت کے ارشاد کی وجہ سے اسوقت ابھی حضرت پیدا نہیں ہوئے تھے

شیخ محمد بن قنوری رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب قطبیہ میں کتاب مکاشفات جنیدیہ سے نقل کرتے ہیں کہ سید الطائفہ جنید بغدادی ایک روز بروز جمعہ منبر پر بیٹھکر وعظ کر رہے تھے کہ یکایک وجد میں آگئے وہ حالت دگرگوں ہو گئی اور منبر سے اوٹھکر نیچے کے درجہ میں آگئے اور گردن جھکا کر بولے کہ اولا قدمی علی رقبۃ کل ولی اللہ جمیع اولیاء اللہ تعالے احباب یہ کلمات سنکر کمال متعجب ہوئے جب ہوش میں آئے تو حال پوچھا جواب دیا کہ اسوقت روح حضرت محبوب سبحانی قطب ربانی شیخ عبد القادر جیلانی ہمارے روبرو آئے اور فرمایا کہ قدمی علی رقبتک و علے

Marfat.com

Marfat.com

رقاب جمیع اولیاء اللہ تعالےٰ ہمنے پوچھا کہ تمکو ہم پر کون فوقیت حاصل ہے کہ ایسا فرماتے ہو۔ فرمایا کہ تین وجہ سے ہمارا رتبہ تم سے زیادہ ہے اول یہ کہ ہم حضرت شاہ رسالت کے اہل بیت میں سے ہیں دوسری یہ کہ ولایت میں ہم کو رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اولیہ نسبت ہے، اور ولایت موروثی ہے تیسرے اتباع سنت نبوی میں ہم متعلق ہیں اور تم مجرد جب ہمنے یہ تقریر سنی تو تعظیم کو سر جھکایا اور کہا کہ اولا قدماک علے رقبتی وبعدہٗ علیٰ رقاب جمیع اولیاء اللہ تعالےٰ اور شیخ نور اللہ قادری کتاب اللطف قادریہ میں بھی ذکر اس مناقب کا لکھتے ہیں جسکا ترجمہ تحریر ہو چکا ہے غزل

طبع تیری مدح میں رہتی ہے مولی باغ باغ
جان و دل ہے باغ باغ اور اپنا سینہ باغ باغ

اتنے گل کھائے دلبر گل نے سوز ہجر میں
ہو گیا شکل گلستاں تن سراپا باغ باغ

جلوہ گر جب تم ہوئے اے نو گل باغ نبی
ہو گیا باغ جہاں فی الحال سارا باغ باغ

گھر ہوا تم سے نبی کا مثل گلزار بہشت
اور چمن تجھ سے ہوا سارا علی کا باغ باغ

تم سے آتا ہے نظر روئے زمیں پر جا بجا
باغ و بستان جہاں آمد در عقبا باغ باغ

دیدۂ اہل بصیرت نے تیرے گلزار کو
گلشن عالم میں دیکھا جبکہ بالا باغ باغ

تیرا گلزار حقیقت ہے شگفتہ رات دن
بوستان سرو قد ہر دم ہے تیرا باغ باغ

مثل لالہ رکھئے داغ عشق سے یا محی الدین
گلشن دنیا میں سر دکھتے ہیں [illegible] باغ باغ

مناقب پنجاہ و یکم طاؤس تمنی خواجہ اویس قرنی کے ذکر میں

کتاب منازل الاولیا میں لکھا ہے کہ حضرت شاہ رسالت علیہ الصلوٰۃ والتحیۃ نے اپنے [illegible]
اپنے جسم مبارک کا ایک پیراہن حضرت ابوبکر صدیق اور علی المرتضیٰ نے [illegible]
کی کہ ہماری وفات کے بعد یہ پیراہن تم خواجہ اویس قرنی کے [illegible]
گنہگار کے لئے مغفرت کی دعا اس جناب میں مانگے [illegible]
نے کی اور یہ پیراہن لیکر [illegible] اور [illegible] اس میں [illegible]
میں ایک ساعت تک یہ [illegible] جب خواجہ [illegible]

Marfat.com

Marfat.com

آواز سنکر خواجہ نے سجدہ سے سر اوٹھایا اور کہا علیک السلام یا احباب رسول اللہ بعد جواب سلام حضرت ابوبکر و علی
بیٹھ گئے اور پیر اہن اونکو دیکر پیغام حضرت امت کا دیا خواجہ اویس نے جواب دیا کہ میں آپ کے تشریف لانے
اول ہی حضرت شاہ رسالت کے حکم کی تعمیل میں مصروف تھا ارشاد الٰہی ہوا کہ نصف امت محمدی ہم نے
تیری دعا سے بخشدی اور نصف غوث الاعظم محی الدین عبد القادر جیلانی کی دعا پر منحصر ہے مینے عرض کی
کہ یہ تیرا مقبول بندہ کونسا ہے اور کب پیدا ہوگا ارشاد ہوا کہ یہ شخص علی کی حسنی اولاد سے پانچویں
صدی کے درمیان پیدا ہوگا جسکی دعا سے نصف امت محمدی بخشی جائیگی۔ غزل ردیف فا

سب سے افزوں ہے آپ کی تعریف
کیا اہل سخن میری تعریف
سارے عابد تیرے ثنا خواں ہیں
تیری کیا کر سکے کوئی تعریف
تیرے آنے سے پہلے اے حضرت
دل بھی کرتا ہے اور جی تعریف

لکھ سکے کوئی کیا تیری تعریف
اے سخی آپ کی سخاوت کی
تیری کرتے ہیں سب ولی تعریف
اس قدر پایہ کس نے پایا ہے
کر گئے تھے تیری نبی تعریف
سن کے سب بولتے ہیں صل علی

تیرا مداح ہوں یہ لائق ہے
کیا کرتے ہیں سب سخی تعریف
تم ہو محبوب حضرت باری
جس کے ہو عرش پر لکھی تعریف
تیری مدحت میں ہے زباں گویا
سرور اے پیر کی تعریف

ذکر شاہ دوم حضرت کے حلیہ مبارک اور بعض اوصاف کے ذکر میں

عاشقان محبوب طالبان مطلوب پر واضح ہو کہ حضرت غوث الثقلین محبوب سبحانی نحیف البدن
ضعیف الجسد میانہ قد گندم گوں پیوستہ ابرو تھے ریش مبارک گول نہایت خوبصورت تھی دونوں ہاتھ
لمبے اور انگلیاں پتلی تھیں چہرہ مبارک گویا روشن گویا چودھویں رات کا چاند تھا جو کوئی روبرو جاتا حضرت
کی ہیبت و ملاحت پر مائل ہو جاتا آنکھیں سیاہ میانہ اور پتلی نہایت روشن تھی کھلی پیشانی تقریر
جاذب شستہ کلام شیریں پر فصاحت ایسا کہ جو کوئی ایک مرتبہ سنتا اودھر ہی کو کان لگائی رکھتا۔
پوشاک بایستہ سفید نہایت قیمتی پہنا کرتے اور اونٹ کی سواری کا حضرت کو کمال شوق تھا احباب
ہدیہ لیکر حاضر ہوتے وہ اوسیوقت تقسیم کر دیتا تھا غربا و ضعیفا کی حضرت کمال عزت کرتے اونکی تعظیم کو اوٹھ
کھڑے ہوتے اور اگر کسی کو اہل مجلس میں سے تنگی ہوتی اوسی وقت اپنی خوش کلامی و خوش تقریر سے

Marfat.com

اوسکو خوش کر دیتے اور فرمایا حضرت غوث الاعظم نے کہ لڑکپن کی عمر میں جب ہم بتقاضائے عمر اپنے ہم عمر لڑکوں سے کھیلتے تو غیب سے ہم کو آواز ہوتی کہ آیئے یا مبارک بعضے ادھر آ اے برکت والے یہ بات سنکر ہم والدہ کے پاس دوڑ جاتے جب چند بار یہی سوقع ہوا تو ہم نے ذکر اس بات کا والدہ کے روبرو کیا۔ اونہوں نے فرمایا کہ مبارک ہو تجکو پر کر دیگا حق سبحانہ و تعالےٰ تیری ذات بابرکات میں وہ برکت کہ نہ عطا کی ہوگی کسی ولی کو بعد نبی کے قطعہ

بنی آدم پہ دیدے تجکو عظمت	ولایت تجکو حضرت ایسی بخشی	کیا تجکو خدا نے غوث اعظم
		کہ ہے برتر وہی اوسکا ذہبت

اور نیز روایت ہے ۔ کہ ایک روز احباب نے حضرت سے پوچھا کہ لڑکپن کی عمر میں آپ اپنی ذات بابرکات میں ولایت و کرامت کے آثار پاتے تھے فرمایا کہ ہاں ہزاروں مرتبہ ایسا اتفاق ہوتا تھا کہ ملائک آسمانی ہم کو محبوب سبحانی قطب ربانی کر کے پکارتے تھے اور ہم [illegible] کی عمر میں ہم ایک مرتبہ مدرسہ میں گئے راستہ میں ملائک ہمارے ساتھ [illegible] تو فرشتے ہمارے گرداگرد کھڑے ہو کر آپس میں کہنے لگے [illegible] کیواسطے اوسوقت مدرسہ میں ایک بزرگ ولی [illegible] کہ [illegible] اسنے میری تعریف کی کہ یہ ایک سیدزادہ [illegible] کہا کہ یہ لڑکا [illegible] کوئی ایسے مرتبہ کو [illegible] کے بعد جب ہم [illegible] کہ وہ شخص ولی ایک ابدال [illegible]

اے خدا بخش جہاں میری خطا کیجے معاف	[illegible]
[illegible] تقصیریں حق [illegible] کیجے معاف	[illegible]
حق ادا ہوتا ہے کب حضرت تمہاری مدح کا	[illegible]
بخشوا لیجے مجھے حق سے خدا کے واسطے	[illegible]
اوٹھ کے میں جاتا ہوا شوق میں بعد اوکو	[illegible]
کہ تیرے راستے اے رہنمائے گمراہاں	[illegible]

Marfat.com

Marfat.com

ہو چکا ہے اب بہت شرمندہ اپنے کام سے | اب قصور سرور بیدست و پا کیجے معاف

مناقب پنجاہ و سوم در بیان تشریف لیجانی غوث الاعظم کی گیلان سے بغداد کو

تخلبندان بوستان کرامت و باغبانان باغ خوراق عادت اسطرح پر عندلیب زبان کو گلزار تقریر میں گویا کرتے ہیں کہ فرمایا حضرت غوث الاعظم نے کہ ابتدائے ایام شباب میں ایک روز ہم بازار میں چلے جاتے تھے راستہ میں ایک بیل بھی چلا جاتا تھا ہمنے اپنی چوبدستی سے بیل کو ہانکنا شروع کیا بیل کھڑا ہو گیا اور بزبان قدرت آلہی گویا ہو کر بولا کہ یا عبد القادر لہذا خلقت و ما بہذا امرت یہ بات سنکر شوق ذوق محبت آلہی کا ہمارے دل میں زیادہ ہوا اور اوسیوقت گھر میں آکر والدہ کی خدمت میں عرض کی کہ اگر اجازت ہو تو ہم بغداد کو جائیں دینی و دنیاوی علوم کو تکمیل پہونچائیں والدہ نے یہ بات سنکر ایک سو بیس دینار صندوقچہ سے نکالے اوس میں سے اسّی دینار اپنے اور ہمارے بھائی کے حصہ کے اپنے پاس رکھے اور چالیس دینار ہمارے حصہ کے ہمارے خرقہ کے زیر بغل دیئے اور یہ زاد راہ دیکر فرمایا جاؤ سعادت دارین پاؤ اللہ معکم اینما کنتم فرد بسفر رفتنت مبارک باد + بسلامت روی و باز آئی + اور روانگی کے وقت یہ وصیت کی کہ جب تک جسم میں جان اور تن میں توان ہو کبھی جھوٹ نہ بولنا اور ایک دعا جسکی تعلیم میں تمکو دیتی ہوں ایک مشکل کیوقت پڑھنا خدا وہ مشکل آسان کر دیگا وہ دعا یہ ہے بسم اللہ الرحمن الرحیم اللہ الکافی قصدت الکافی و وجدت الکافی لکل الکافی کفانی الکافی و نعم الکافی واللہ الحمد پس والدہ سے رخصت ہو کر ہم بغداد کے قافلہ کے ساتھ جیلان سے چلے رات کو قافلہ نے ایک ویرانہ جنگل میں مقام کیا آدھی رات گذری تو ساٹھ سوار رہزن قزاق قافلہ پر آپڑے اور سب کو لوٹنا شروع کیا جب سب کو لوٹ چکے تو ایک شخص ہمارے پاس بھی آیا اور کہنے لگا کہ اے درویش تیرے پاس بھی کچھ ہے ہمنے جواب دیا کہ ہاں چالیس دینار ہمارے قبا کے زیر بغل سیئے ہوئے موجود ہیں اوس شخص نے جانا کہ یہ درویش مجھ سے ہنسی کرتا ہے حقیقت میں اسکے پاس کچھ نہیں ہے چنانچہ وہ چلا گیا اور دوسرا آیا اوسنے بھی وہی حال پوچھا اور وہی جواب پایا اسی طرح چند آدمی پوچھکر اور وہی جواب پاکر چلے گئے جب سب اپنے سردار کے پاس جمع ہوئے اور وہاں ذکر کیا کہ ایک درویش اہل قافلہ سے اپنے پاس چالیس دینار کی موجودگی بیان کرتا ہے یہ بات

Marfat.com

Marfat.com

سنکر سردار متعجب ہوا اور اپنے سواروں کیساتھ ہمارے پاس آکر پوچھا کہ تیرے پاس جو چالیس دینار ہیں
کہاں ہیں ہمنے جواب دیا کہ زیر بغل قبا کے سی ہوئے ہیں چنانچہ ہمنے دکھا دیئے سردار نے کہا کہ
تو نے اپنا مال ہم سے کیوں نہ چھپایا کہ غارت سے بچ جاتا ہمنے جواب دیا کہ روانگی کیوقت ہمکو والدہ
نے تاکید کی تھی کہ چاہے جان کا خطرہ ہو مگر جھوٹھ نہ بولنا اسواسطے ہمنے اپنی ہاں دینار دینے بچانے
کے لئے جھوٹھ نہ بولا سردار یہ تقریر سنکر زار زار رونے لگا اور کہا کہ افسوس صد افسوس کہ ہم
اپنے خالق معبود کے عہد میں خیانت کرتے ہیں اور تم اپنی والدہ کے عہد میں خیانت نہیں کرتے ہم اس
کار ناپکار سے توبہ کرتے ہیں تم ہماری سچی توبہ کے گواہ رہو چنانچہ سردار اپنے ہمراہیوں کے ساتھ اسیوقت
غارتگری سے تائب ہو کر حضرت کا خادم بنا اور لوٹ کا مال جو قافلہ والوں سے لیا تھا سب کو واپس کر دیا
اور سب کے سب حضرت کی بیعت میں آئے اور کہتے ہیں کہ نام اُس سردار کا احمد تھا وہ حضرت کو بکمال منت اپنے
گھر لیگیا۔ اور اپنی لڑکی کے ساتھ حضرت کا نکاح کر دیا۔ چند روز حضرت وہاں رہے پھر اپنے مرحوم کو وہاں
ہی چھوڑ کر بغداد کو گئے اور چند سال رہکر زوجہ شریفہ کو بھی وہاں ہی طلب فرما لیا [illegible]
اٹھاسی ہجری میں حضرت بغداد میں پہنچے اوسوقت حضرت اٹھارہ سال کی عمر کے نوجوان
تھے بغداد میں پہونچکر پہلے حضرت نے قرآن شریف حفظ کیا۔ پھر علوم دینی پڑھ کر دستار فضیلت
باندھی اور صاحب فتوائے ہوئے حضرت نے علوم دینی [illegible] بزرگوں سے حاصل کئے [illegible]
یہ ہے۔ ایک ابوزکریا یحیی دوم ابوالوفا علی بن عقیل تیسرے ابوالخطاب [illegible]
حسن۔ پانچویں ابوسعید محمد عبدالقائم۔ چھٹے ابوالبرکات رفیع الدین [illegible]
عبداللہ نویں طلحہ بن احمد طالب علمی سے فارغ ہو کر حضرت نے عبادت [illegible]
شاقہ ریاضت کے بعد پورا پورا تزکیہ نفس حاصل کر کے شیخ ابوسعید مخزومی [illegible]

ہے بوصف شاہ محی الدین میری تقریر صاف
میرے دل پر نقط غم کی کدورت چھا رہی
کیمیا حاصل اگر ہو اون کو تیری خاک سے

Marfat.com
Marfat.com

[illegible]

چل گئی گردن پہ حق کے قہر کی شمشیر صاف
بخشوا لیتے ہیں حضرت آپ سے تقصیر صاف
دل پہ لکھی ہے تیرے حضرت تیری تصویر صاف
حال دل کہدیگا اپنا عاشق دلگیر صاف
جس طرح پر ہے نکل جاتا کمان سے تیر صاف
کیجئے اسکو باب رحمت یا پیر صاف

[illegible] کی جسکی غوث الاعظم کی عروج سے پہلے خبر دی تھی

[illegible] شافعی [illegible] روایت کرتے ہیں کہ جن دنوں میں میں اور حضرت غوث الاعظم بغداد کے مدرسہ میں پڑھا کرتے تھے ایک ولی کی کرامت کا شہرہ ہوا اور ہم تینوں شخص اور دوسرے غوث الاعظم تیسرا ایک اور شخص ابن شفا نام مدرسے کے طلبا میں سے اُس ولی کی زیارت کو چلے رستہ میں ابن شفا نے کہا کہ میں ایک مسئلہ اُس سے پوچھونگا جس سے وہ لاجواب ہو جاوے [illegible] میں بھی ایک مسئلہ پوچھونگا اور یقین ہے کہ جواب باصواب پاؤنگا حضرت غوث الاعظم [illegible] اُس ولی کی خدمت میں پہنچے ابھی کوئی تقریر نہیں کی تھی کہ وہ تینوں کے حال سے [illegible] ہو کر پہلے ابن شفا کی طرف مخاطب ہوا کہ تو ایک ایسا مسئلہ پوچھنا چاہتا ہے [illegible] لاجواب ہو جاؤں گا [illegible] سوال ہے اور فلاں اُسکا جواب ہے اور میں دیکھتا ہوں [illegible] ایسی اوڑھنی جسمیں تو جل جائیگا پھر راوی کیطرف مخاطب ہوا اور کہا کہ تو فلاں مسئلہ مجھسے پوچھنا چاہتا تھا اور فلاں جواب باصواب اُسکا ہے اور تجکو دولت دنیا [illegible] حاصل ہوگی کہ غنی ہو جائیگا پھر غوث الاعظم کیطرف متوجہ ہوا اور کہا کہ یا عبدالقادر تو نے [illegible] خدا و رسول خدا کو خوش کیا میں دیکھتا ہوں کہ شہر بغداد میں تو منبر پر بیٹھکر کہتا ہے قدمی [illegible] اللہ تعالیٰ [illegible] یعنی ابن شفا تو روم میں گیا اور ایک سال

Marfat.com

Marfat.com

[illegible]

[illegible] کے حال میں جو حضرت کے توجہ

[illegible]

Marfat.com

Marfat.com

اور سمعنا واطعنا کہکر حضرت کے قدم اپنے دوش پر لئے مگر پیر اصفہان شیخ صنعان نے جو قطب ولایت تھے اس حکم کی تعمیل نہ کی بلکہ یہ بے ادبی کی کہ اس ندائے غیب کے جواب میں کہا کہ قدماک علی رقاب التحریر منتقم حقیقی کی جناب میں یہ بے ادبی انکے پسند نہ آئی اور چاہا کہ اس نافرمانی کی سزا انکو دے چنانچہ انہیں دونوں شیخ باتفاق شیخ فریدالدین عطار و شیخ محمد مغربی کے کہ وہ دونوں انکی خاص احباب تھے حج کو تشریف لیگئے راستے میں جاتے ہوئے ایک شہر میں اونکا گذر ہوا بازار میں سیر کرتے کرتے کیا دیکھا کہ ایک ترسائی

قطعہ

دختر ماہ پیکر — غضب غارت گر جان ہست آن پری روئے
فرنگی زادۂ کافر دلے زنار گیسوئے — برخ چون مہ بہ چوں گل معاذ اللہ غلط گفتم
ندارد مہ چنیں روئے ندارد گل چنیں بوئے

اپنے گھر کے دروازے کے آگے جاہ و جلال کے مسند پر تکیہ لگائے بیٹھے ہوئے ہے شیخ صاحب نے جب اس غیرت حور کا پر نور چہرہ دیکھا ایسے محو تماشائے دیدار ہوئے کہ دین و آئین کی تک نہ رہی فرد ہم اس الفت میں یار اور آشنا کو چھوڑ بیٹھے ہیں + فقط بت کی محبت میں خدا کو چھوڑ دیتے ہیں + غرض حضرت ترسائن پر ایسے عاشق زار ہوئے کہ دل ہی گرفتار ہوئے اوسکو دیکھکر جب آئے دل کو وہاں ہی چھوڑ آئے تسبیح مصلا نماز روزہ حج ترک ترسائن کے گھر کا طواف اپنے ذمہ پر لیا احباب نے سمجھایا مگر کام نہ آیا تمام روز شیخ ترسائن کے گھر کی چارو نطرف طواف کرتے رہتے چند ماہ کے بعد ترسائن کے ماباپ اس حال سے آگاہ ہوئے ترسائن بھی حضرت کی محبت کو تاڑ گئی اور آپسمیں رمز و کنایہ ہونے لگے فرد نظر گستاخ دل در حیلہ سازی + بہم دزدیدہ میکردند بازی + آخر عشق کمال کو پہونچا اور شہرت ہوئی ترسائن کے والدین نے شیخ کو روبرو بلایا اور کہا کہ اگر تم اپنے معشوق کے سچے عاشق ہو تو ہمارا کہنا مانو ہمارے حکم کو فرض جانو اگر منظور نہ ہو عاشقی کا نام زبان سے نہ نکالو بیٹھ دکھا کر گھر کا راستہ لو یہ فرمان سنکر شیخ بہت خوش ہوئے اور کہا آمنا و صدقنا جو حکم ہو تعمیل کرنیکو حاضر ہوں بعد پختہ اقرار کے ترسائن کے باپ نے یہ حکم دیا کہ جب تک ہم چاہیں ہمارے خوکوں کے گلے میں جو جنگل میں رہا کرتا ہے ہر روز لاؤ اور علے الصباح دو بچے خوک کے ہمارے کباب کیلئے اپنے دوش پر اوٹھا کر لایا کرو تمام

Marfat.com
Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

[illegible] بدن پر اسقدر نمودار ہوا کہ پیالہ شراب ہاتھ سے گر کر ٹوٹ گیا اور مجلس سے اوٹھکر
جانے لگے تو خواجہ یعنی شیخ عثمان زیدالدین عطار و شیخ محمد مغربی اُس شہر سے نکل کر سیدھے بغداد
کو گئے اور شیخ عثمان سخت پریشان اپنے کردار پر [illegible] وہاں غوث الاعظم کے دربار پر انوار
پر حاضر ہوئے اور معافی قصور کے ملتجی ہوئے [illegible] پر رحم فرمایا پانی منگوایا اور منہ
دھوایا اور ہاتھ اوٹھا کر دعا کی [illegible] اپنا چہرہ صاحب شاقہ اوٹھا
چکا ہے تقصیر اسکی معاف ہو [illegible] اگر چاہیے تھی کی بے لائق
معافی کی نہیں مگر ہمنے بہ اختیار تیرے [illegible] یہ حکم پاکر حضرت نے
شیخ کو بغل گیر کیا اور وہ نعمت عطا کی [illegible] غزل قافیہ

تیرے دیدار کا ہے یوسف کنعاں مشتاق
[illegible]
[illegible]
[illegible]

عمر میں بغداد پہونچے تو تاج العارفین شیخ ابوالوفا رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت کو موضع [illegible] گئے
وقت قوت میں تھے جب انکو اطلاع ہوئی کہ کوئی ملنے والا دروازہ پر آیا ہے تو صفائی باطن سے معلوم کر لیا کہ کون ہے
اسیوقت مارے خوف کے کانپنے لگے اور دروازہ بند کرا دیا خادم سے [illegible] جوان لڑکا نہایت
خوبصورت خوبرو خوب سیرت خوبروئی پاک کار و نیک خوئی [illegible]
ایسی چھائی ہے کہ طبیعت بیقراری میں آئی ہے شیخ بولے کہ تو نہیں جانتا یہ کون ہے یہ
شہنشاہ اقلیم ولایت ہے اگر چاہے تو میری سالہا سال کی [illegible]
خادم بولا کہ نہیں صاحب یہ ایک انسان حسین مہربان شکل [illegible]
ومحبت ظاہر ہیں وہ ایسا کبھی نہیں کر [illegible]
حضرت کے استقبال کو آیا اور دروازہ تک آکر ہمراہ لیگیا اور [illegible]
[illegible] ملاقات کی اور اس ولی کامل کے [illegible]
[illegible] کے ساتھ رخصت کیا اور وعدہ لیا کہ پھر بھی [illegible]
[illegible] پاس آتے جاتے رہے ایک [illegible]
[illegible] طرف مخاطب ہو کر بولا کہ [illegible]

[illegible] ہوگا قدمی [illegible] تمام اولیاء اللہ تعالیٰ اور تمام [illegible]
تیرے قدم اپنی گردن پر لیتے ہیں یہ کہکر اپنا خرقہ و عصا کا تمہ [illegible]

سب پہ غالب ہے جناب پیر تیرا استحقاق
[illegible]
[illegible]
[illegible]

عشق محی الدین کا آقا نبی کا عشق ہے | اشتیاق شاہ جیلاں ہے خدا کا اشتیاق

حضرت غوث الاعظم کا لڑکپن کی عمر میں خواب دیکھنا حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا

[illegible] لکھا ہے کہ فرمایا جناب محبوب سبحانی قطب ربانی سید شیخ عبدالقادر جیلانی نے کہ ایک روز ہم بالطفولیت خواب [illegible] میں گیا دیکھا کہ فرشتگان آسمانی حکم ربانی ہمکو اٹھا [illegible] لے گئے اور ہمکو گود میں اٹھایا چھاتی سے لگایا اور اتنا پیار کیا [illegible] دودھ بھرا اور [illegible] ہمارے منہ میں رکھکر دودھ پلایا اتنے میں جناب رسالت [illegible] اور فرمایا کہ یا عائشہ [illegible] جیسا آدمی الدنیا والآخرۃ [illegible]

[illegible] پیا ہے جام عشق
[illegible] جام عشق
[illegible] کام سے
[illegible] زنجیر محبت سر بسر
[illegible] کب تشنۂ دیدار ہو
[illegible] ہے اپنا عشق اور دین عشق ہے
دوست دشمن اپنے بیگانے تیرے مشتاق ہیں
[illegible] ابر تو اس بار کی لیجے خبر
[illegible] محبت ہے میری

[illegible] عشق ہے اپنا [illegible] نام عشق
جب تمہاری سے لیا جام نور شام عشق
کام دل حاصل ہوا جب [illegible] پایا کام عشق
کیسوئے [illegible] حضرت تمہارے دام عشق
آب خون دل سے دی جسکو تیرے صمصام عشق
اور جو ہے اسلام وہ اسلام اسلام عشق
سارے ہندو اور مسلماں ہیں تمہارے رام عشق
ہو گیا شورش غم سے اوسی سرسام عشق
سرور گمنام نے پایا ہے تم سے نام عشق

[illegible] حضرت غوث الاعظم کو عالم حضرت شاہ رسالت علیہ السلام

[illegible] لکھا ہے کہ فرمایا حضرت غوث الاعظم محبوب سبحانی نے کہ ایک روز ہم منبر شریف پر [illegible] ایک [illegible] ملائکہ کے [illegible] آسمان ہمکو نظر آیا جس میں حضرت شاہ رسالت

Marfat.com

صلے اللہ علیہ وسلم اور موسیٰ علیہ السلام دو بنی بیٹھے ہوئے تھے جب تخت ہمارے مقابل آیا تو رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم موسیٰ علیہ السلام کیطرف مخاطب ہوئے اور فرمایا کہ یا اخی آپکی امت میں کوئی ولی بھی ایسا ہوا ہے جیسا کہ یہ میرا لخت جگر اپنے وقت کا غوث الاغیاث وقطب الاقطاب ہوا ہے موسیٰ ع نے جواب دیا کہ نہیں پھر حضرت میری طرف متوجہ ہوئے اور روبرو بلا کر پاس بٹھلایا اور مہربان ہو کر پیشانی پر بوسہ دیا اور جبہ مبارک اپنے دوش سے اتار کر میرے کندھے پر رکھا اور فرمایا ہذا خلعۃ الغوثیۃ علی الاقطاب والابدال والابدال ہمنے جو یہ خلعت پایا سر تعظیم کو جھکایا اور تسلیم بجالا کر شکرانہ ادا کیا غزل کا

ہجر میں رویا کروں اے شاہ جیلاں کب تلک
خون دل برساؤں مثل ابر نیساں کب تلک

عشق میں برباد اپنی آبرو کب تک کروں
جہانتا غم میں پھروں خاک بیاباں کب تلک

یاد دندان میں تیرے ای اختر اوج کمال
دیدۂ گریاں رہینگے گوہر افشاں کب تلک

کب تلک غم میں تیرے حضرت غم ہجراں سہوں
اور رہیں یہ حسرت و افسوس ناں کب تلک

دامن دل ہو غم گیسو میں کب تک تار تار
ہجر میں صد چاک ہو چاک گریباں کب تلک

کب تلک دم آپ کے دم کے لیئے اٹکا رہے
انتظاری کب تلک کھینچے میری جاں کب تلک

دکھا دو پردۂ دوری ہٹ کر یا جناب
رکھوں آنکھیں صورت آئینہ حیراں کب تلک

ایک دن دکھلا ہی دوگی گیسوئے عنبر فشاں
سر دہیاں کو رکھوگے ہر زبیاں کب تلک

مناقب پنجاہ و نہم حضرت کے عبادات و ریاضات کے ذکر میں ہدایت خواجہ معین الملت والدین حسن سنجری چشتی اجمیری

خواجہ خواجگان اہل یقین حضرت خواجہ معین الدین حسن سنجری چشتی قدس سرہ فرماتے ہیں کہ تھے حضرت محبوب سبحانی قطب ربانی شیخ سید سلطان عبدالقادر جیلانی کہ ابتدا عمر میں ہماری عبادت کا یہ حال تھا کہ تمام رات ایکدم بھی بستر خواب آرام نہ لیتے تھے کبھی نہ تھی اور نہ رات بھر میں کبھی اتفاق بہلو [illegible]

طریقہ یہ تھا کہ جب عشا کی نماز ادا کرتے ایک پاؤں [illegible] ختم کرتے [illegible]

Marfat.com

Marfat.com

پڑھی جاتی پھر صبح تک ذکر نفی اثبات و مراقبہ میں وقت گذرتا پھر صبح کی نماز ادا کیجاتی دن پر طلبا خدام
کی تعلیم تلقین میں گذرتا جیسے ہزاراں لوگ فیض پاتے غرض رات ساری خالق کی عبادت اور دن
خلقت کی خدمت میں گذر جاتا کھانے پینے کیطرف توجہ بہت کم تھی چالیس چالیس روز کا روزہ رکھا جاتا
تھا ایکدفعہ ہم دو برادر جنگل میں بعبادت الٰہی مشغول تھے ایک نورانی شخص ہمارے پاس آیا اور کہا
کہ تم سچی محبت کرنا چاہتے ہو ہم نے کہا جو کوئی بندہ سے دوستی کریگا بندہ بھی اُسی کا دم بھریگا اُسنے کہا
بہت بہتر کہ اگر آپ سچی محبت کے ہو تو جب تک میں پھر نہ آؤں تم یہاں ہی ٹھہرے رہنا یہ کہکر وہ چلدیا
اور ہم اُسکے انتظار میں ایک سال تک وہاں ٹھہرے رہے ایک سال کے بعد پھر وہ آیا وہی کلمہ کہکر چلا گیا جب
تیسری مرتبہ آیا تو کھانیکا طبق ہمراہ لایا اور کہا کہ بیشک تم پورے دوست دوستی کے پورے ہو میں خضر ہوں
خدا کیطرف سے مامور ہوں کہ تمہارے ساتھ کھانا کھاؤں چنانچہ ہم دونوں نے ملکر کھانا کھایا اس تین سال کے
عرصہ میں خوراک اور قوت ہمارے جسم کی صرف ذکر الٰہی تھا اور نہ طبیعت کھانے کیطرف مائل ہوتی تھی

بخورد و نوش نبود شیفتہ جان چیتے ہیں	لخت دل کھاتے ہیں اور خون جگر پیتے ہیں

اور نیز روایت ہے کہ فرمایا غوث الاعظم محبوب سبحانی نے کہ ایکمرتبہ عبادات و ریاضات شاقہ
کیوقت ہم نے اپنے خدا کے ساتھ عہد کیا کہ کھانا نہ کھائینگے جب تک کوئی لقمہ اوٹھا کر ہمارے منہ میں نہ رکھیگا
اور پانی نہ پئینگے جبتک کوئی جام پانیکا ہمارے منہ کو نہ لگائیگا میں بعد اسی حالت میں چالیس روز گذر گئے اکتالیسویں
روز ایک شخص نے کھانا لاکر ہمارے روبرو رکھا ہر چند نفس نے اُسوقت چاہا کہ لقمہ اٹھاؤں مگر ہم اسی عہد پر قائم
رہے اور نفس کی خواہش پر کچھ خیال نہ کیا فریاد و زاری شروع کی اور الجوع الجوع پکارا اسوقت شیخ ابو
سعید مخزومی قدس سرہ ادھر راہ چلے جاتے تھے ہمارے نفس کی فریاد سنکر بولے کہ یہ کس مظلوم کی فریاد کی آواز
ہے ہم نے کہا یہ ہمارے نفس طماع دگرسنہ کی آواز ہے اگرچہ یہ بیقرار ہے مگر روح ہنوز پرواز دہ طالب دیدار دلدار ہے
شیخ نے فرمایا کہ نفس کو مت ستاؤ ہمارے ہمراہ چلے آؤ ہمنے جانے میں تامل کیا اتنے میں خضر آئے اور کہا کہ جلد
چلو شیخ کے منتظر ہیں پس ہم شیخ کے گھر پر گئے اور دیکھا کہ شیخ دروازے پر ہمارے آنیکا انتظار کر رہے ہیں
ہم دیکھتے ہی فرمایا کہ کیا ہمارا کہنا تمہارے واسطے کافی نہ تھا کہ خضر کو تکلیف تم نے دی شیخ ہمکو اپنے مکان پر

Marfat.com

Marfat.com

لیگئے اور کھانا لاکر اپنے ہاتھ سے ہمکو کھلایا پانی پلایا۔ جب نفس کی خواہش پوری کی ہمکو اپنی بیعت سے سرفراز کرکے خرقہ فقر کا پہنایا اور رخصت کیا۔ اور نیز روایت ہے حضرت ابوالعباس کہ ایک روز حضرت خضر حضرت غوث الاعظم کی محفل میں تشریف لائے اور توحید کے مسائل میں گفتگو شروع کی پہلے خضر کے سوالات کے جواب حضرت دیتے رہے پھر انہوں نے سوالات شروع کئے تو خضر لاجواب ہوئے حضرت نے تبسم ہو کر فرمایا کہ آپکو بڑا دعویٰ علم کا تھا یہاں تک کہ آپنے موسیٰ علیہ السلام کو کہا تھا کہ تم قل کے ایک لن تستطیع معی صبرا۔ اب آؤ تم خضر بنے ہو اور میں امت محمدی ہوں ایک ولی ہوں اور دیکھو کہ میرا گھوڑا زین کیا ہوا اور کان کی ہوئی ہے توحید کے میدان میں کیا جولان دیتا ہوں اور امید کرتا ہوں کہ تم میرے برابر نہ ٹھہر سکو جس طرح موسیٰ تمہارے برابر نہ ٹھہر سکے تھے خضر یہ تقریر سنکر خاموش ہوئے۔ غزل۔

یا تو آجا نہ ہو جب تک غوث اعظم کے قریب
تجھ میں ہے تیری الفت میں جو جانبازی
تجھ کو تیری الفت ہے الفت آپ کی

Marfat.com

Marfat.com

ارشاد ہوئے مگر خلیفہ بغداد نے معتزلہ مذہب اختیار کر لیا اُسے حضرت کمال تنگ ہوئے اور چاہا کہ بغداد سے ہجرت کر جائیں اور ایسے گمراہ خلیفہ کو مُنہہ نہ دکھلائیں یہ بات سیستان کے بادشاہ نے جسکو ملک نیمروز کہتے تھے سُنی اور حضرت کی خدمت میں عریضہ لکھا کہ اگر آپ یہاں تشریف لائیں قدم رنجہ فرمائیں تو نیمہ ملک نیمروز کا آپکی نذر کر دوں اور آپ کے خدام عالیمقام میں داخل ہو کر سعادت دارین پاؤں حضرت نے جب وہ عریضہ پڑھا جواب میں اُسی رُقعہ کی پُشت پر یہ رُباعی تحریر فرمائی۔ رباعی ؛

چون چشم سنجری رخ بختم سیاہ بود	با فقر گو بود ہوس ملک سنجرم
تا یافت حالِ من خبر از ملکِ نیمشب	صد ملک نیمروز بیک جو نمے خرم

یہ خبر کسی نے خلیفہ بغداد کو پہنچائی کہ حضرت کی لکھت پڑھت شاہ سیستان کے ساتھ ہے خلیفہ نے سوار بھیجکر وہ تحریر پکڑ منگوائی اور رباعی پڑھکر بہت خوش ہوا اور حضرت کی خدمت میں آکر عقائد باطلہ سے توبہ کی غزل

دیکھ پائیں گر تیرے دندان کے گوہر ایک ایک	مُنہہ چھپالیں شرم سے گردون پہ اختر ایک ایک
خلق سی ہوتی ہے کب تشریح تیرے خُلق کی	گر لکھالیں اپنے اپنے گھر میں دفتر ایک ایک
اولیا پر آپکو حق سے ملی ہے برتری	گرچہ ہیں پیدا ہوئے بہتر سے بہتر ایک ایک
کیا بیان اُن کا کروں اے محسن دورِ زمان	تیرے احسان جسقدر ہیں میرے سر پر ایک ایک
کھولکر سینہ اگر دکھلاؤں اپنے داغ دل	بنکے آجائیں نظر ماہ منور ایک ایک
سرکشانِ ملکِ دُنیا سروران ملکِ دین	تیری خدمت میں جھکا دیتے ہیں وہ سر ایک ایک
بندگانِ حق ہیں جتنے ملکِ موجودات میں	دل سے بندے ہیں تیرے ای بندہ پرور ایک ایک
ہوگا جب حاضر ترے دربار پُر انوار پر	آپ سے کہدیگا اپنے حال سرور ایک ایک

مناقب تنصیف و تکمیل اسبات کی تشریح میں کہ حسنی غوث الاعظم کی ذات کی جنتی ہوا

[illegible] قطب الآفاق سید عبدالرزاق بن غوث الثقلین محبوب سبحانی شیخ سیستان عبدالقادر جیلانی فرماتے ہیں کہ ایک دن ہمارے والد بزرگوار حضرت غوث الاعظم اپنے والد کی محفل خلوت میں حاضر تھے اور تقریر حضرت شاہ رسالت علیہ الصلوٰۃ والتحیہ کے ذکر میں جاری تھی حضرت نے فرمایا کہ پیغمبر خدا صلعم فرماتے ہیں جسنے

Marfat.com

میری قبر دیکھی اُسنے گویا مجھکو زندگی میں دیکھا اور واجب ہوگئی ہمپر اُسکی شفاعت پس جس کی شفاعت پیغمبر خدا نے کی وہ بخشا گیا یہ تقریر سُنکر حاضرین نے عرض کی کہ حضرت کے مریدوں میں سے جس جس شخص کو رسولِ خدا کے روضہ مطہرہ کی زیارت ہوئی وہ نبیؐ کی شفاعت سے بخشا گیا اور جس جس نے نہیں کی اُس کا کیا حال یہہ تقریر سُنکر حضرت مراقبہ میں گئے اور ایک گھڑی کے بعد سر اُٹھا کر فرمایا طوبیٰ لمن رانی یعنے خوشخبری ہو اُن کو جس نے مجھکو دیکھا بعد اُسکے حاضرین نے پھر عرض کی کہ جس مرید نے جناب کو نہ دیکھا ہو اُسکا کیا حال فرمایا کہ اور ای من رانی یا اُس شخص کو دیکھا ہو جس نے مجھکو دیکھا اسکے بعد حاضرین ستر مرتبہ یہی سوال کرتے گئے کہ پھر اُسکا کیا حال جسنے اُسکو نہ دیکھا اور حضرت یہی جواب دیتے تھے کہ اُسکو خوشخبری ہو جسنے اُسکو دیکھا یعنے بیعت کی ستر پشت تک مرید طوبیٰ کی بشارت میں شامل ہوگئے غزل

نائبِ محی دین پہونچا زمین سے بر فلک
اُسکے رتبہ سے کہاں ہوتا ہے پہونچنا فلک

سر زمین پر رہبرِ راہِ حقیقت ہے وہی
جسکو ہو حضرت تیرے دربار پر رہبر فلک

عرش سے رتبہ دو بالا ہے تیرے دربار کا
اُس سے کیا رکھتا ہے نسبت کنگرۂ فلک

حکم ہیں تیرے سے ساری سر زمین آستانۂ دین
زیرِ فرمان آپکے رہتا ہے تا سُرخ فلک

اوج پر دیکھا تیرا رتبہ تو ماہِ سے تک لے
کیسی بیتابی سے کہتا ہے پڑا چکر فلک

سر زمین پر تیرے والد کی شہنشاہی ہوئی
تجھ کو خالق کیا تا ہے تیرے پر فلک

رتبہ کب معراج کا مقام ہے اللہ سے
تیرے در پر سے نواز ہوتا ہے اعلیٰ

خادم درگاہ ہیں اہل زمین و آسمان تیرے
ہو رہے فرمان تیرے دین کا خالق ہوں

کیا عجب ہے سے

مناقب حضرت دوم حضرت غوث الاعظم

[illegible]

کہ سونا اور چاندی کو کبھی ہاتھ نہیں لگاتے تھے [illegible]
ہوتا تھا کہ بستر کیلئے رکھا ہوا کچھ ضرورت نہ پڑی [illegible]

Marfat.com

Marfat.com

مال و دولت پر کبھی مائل نہیں	جسقدر دنیا میں ہیں اہل کمال	آتی ہے جسوقت دنیا روبرو
دیکھتے ہرگز نہیں اُسکا جمال		

اور روایت ہے کہ حضرت کا ایک خرید غلام مظفر نام تھا اُس کو
حکم تھا کہ ایک خوان طعام صبح و شام سر پر اُٹھا کر خانقاہ کے دروازہ پر کھڑا رہے جو سائل آئے اُسکو
کھلائے چنانچہ اُسکو یہی خدمت سپرد تھی اور وہ برابر اُس کی تعمیل کرتا تھا چنانچہ سید ابوالمعالی کرمانی
قادری لاہوری نے خزینۃ الاصفیا میں لکھا ہے ؎ ہر کہ آنجا جنس دلیلی آمدے ٭ گر ہمیگانہ
آشنا آمدے ٭ نان و حلوا و طعام ملتمس با طرفہ ٭ کار او این بود ہر دم پیش در ٭ اور نیز
روایت ہے کہ حضرت کی خاص ملکیت کی کچھ زمین تھی اُس سے جو غلہ حاصل ہوتا تھا حضرت کیواسطے
چار روٹیاں اُسی سے پکائی جاتیں اور بعد افطار روزہ کے شام کو خدمت میں حاضر کی جاتیں
حضرت اُن چار روٹیوں کے آٹھ ٹکڑے اپنے دست مبارک سے کرتے اور حاضرین کو تقسیم کرکے دو
ٹکڑے اُنمیں سے خود تناول کرتے اگر حاضرین وقت زیادہ ہوتے تو ایک ایک کے سولہ سولہ ٹکڑے
کر دیتے تھے اور اُسکے سب تقسیم کر دیئے جاتے اور حضرت کچھ نہ کھاتے اور شیخ ابوالبرکات قادری نے
کہ حضرت کی خانقاہ کے شیخ الشیوخ تھے الجنۃ الجنۃ میں لکھا ہے کہ جود کریم الاخلاق عظیم الاشفاق
اور الناس عن الناس الی حق تھے کبھی اپنے ذاتی کام کیلئے کسی پر خفا نہ ہوئے مگر امر دین
و احکام حق کیلئے اور تمام عمر میں کبھی کسی سائل کا سوال رد نہ کیا چنانچہ شیخ ابو محمد بن عبداللہ
[illegible] کہ ایک دفعہ ابوالحسن [illegible] غموم و محزون حاضر ہوا حضرت نے پوچھا شاید
[illegible] کہ حضرت میں آج دریا پر گیا اور چاہتا تھا کہ کشتی پر سوار ہوں ملاح نے بسبب تنگدستی
[illegible] ایک درم نہ ہونے کے [illegible] ایک درم میں دینار نقد لیکر خدمت میں آیا
[illegible] دو اور کہو کہ
[illegible] حاضر
[illegible]

Marfat.com

Marfat.com

یا جنابِ محی الدین اہلِ عطا اہلِ کمال
اہلِ دولت اہلِ دل اہلِ صفا اہلِ کمال

ہیں تیرے نانا جنابِ مصطفےٰ اہلِ وفا
جدِّ امجد ہیں علی المرتضےٰ اہلِ کمال

قطبِ دنیا قطبِ دین قطبِ جہاں قطبِ زماں
غوثِ اعظم تم ہو محبوبِ خدا اہلِ کمال

مہربانی ہو گئی جس دم سے تو پر تیری
بدرِ روشن ہو گئے فوراً ہی گویا اہلِ کمال

کون ثانی ہے تیرا خورد و کلاں میں ہے
کون ہے محی الدین سے بڑا اہلِ کمال

آپ ہو اہلِ حقیقت اہلِ علم و اہلِ حلم
اہلِ [illegible] اہلِ کمال

ہے زمیں پر آپ کا مشہور محی الدین لقب
[illegible] اہلِ کمال

نیک بختاں ہیں جنکے زمانہ میں شامل
[illegible] اہلِ کمال

ذرہ ذرہ ہو گیا ہے گویا خورشید و مہ
[illegible] اہلِ کمال

آستاں پر آپ کے [illegible]
[illegible]

مہر سے تیرے [illegible]
[illegible]

مناقب [illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]

غوث الاعظم [illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]

موجب [illegible]
[illegible]

لوگ [illegible]
[illegible]

کر رہا تھا [illegible]
[illegible]

محی الدین [illegible]
[illegible]

Marfat.com

Marfat.com

یہہ کہکر قاضی کو بلایا اور فتوے طلب کیا قاضی نے جواب دیا کہ خون کا بدلہ خون ہے، اور یہی فرمان خالق بیچون چگون ہے خادم نے کہا کہ از روئے انصاف تو میں قتل نہیں ہو سکتا کیونکہ سانپ کے قتل کے بدلے انسان کبھی مارا نہیں جاتا بلکہ صواب میں داخل ہوتا ہے یہہ تقریر سنکر بادشاہ اور غضب میں آیا اور جلاد کو بلا کر حکم دیا کہ اسیوقت اس قاتل کو بیدریغ تہ تیغ کرو جب خادم نے دیکھا کہ اب جان کا بچنا محال ہے تو بجناب غوثیہ متوجہ ہوا اور فریاد کی۔ قطعہ

مجھکو چھوڑواؤ پنجۂ غم سے	شہ کون و مکان مدد کیجے
	سید مہربان مدد کیجے
	بادشاہ شہان مدد کیجے

اُسوقت ایک سوار ہاتھ میں تلوار سر دربار آگیا اور جلاد کے ہاتھ سے شمشیر خون آشام لے لی اور بادشاہ کیطرف مخاطب ہو کر بولا کہ تو نہیں جانتا کہ یہہ شخص مرید حضرت غوث الثقلین محبوب سبحانی کا خادم ہے اگر بال بھی اسکا بیگا ہوگا تو کیا جانے تجھپر شامت آئیگی کہ جان مفت جائیگی یہہ تقریر سنکر بادشاہ کے جسم پر مارے خوف کے لرزہ پڑ گیا۔ اور تخت سے اُتر کر خادم کے پانوں پکڑ لئے اور بہت سی منت کے بعد قصور معاف کرایا اور خلعت گران بہا دیکر رخصت کیا۔ اور خدام کو حکم دیا کہ جہاں سے اُسکو لائے ہو وہیں چھوڑ آؤ چنانچہ جنات نے اٹھا کر اُسکو اُسی سبزہ ارم میں پہنچا دیا چونکہ اُسکے ہمراہی دوست اُسکے گم ہو جانیسے نہایت متردد تھے اور جابجا اُسکو ڈھونڈتے پھرتے تھے اُسکو عمدہ لباس پہنے ہوئے دیکھکر تعجب میں آئے اور حال پوچھا اُس نے تمام حال اپنی زبان سے ظاہر کر کے اُن کا اعتقاد بڑھایا۔ غزل ردیف لام

جو نبی سے چاہتا ہو اور خدا سے اتصال	رکھے محبوب جناب کبریا سے اتصال
تیرے در کو ہے در جنت سے نسبت دستگیر	سیدا تیری زمین کو ہے سما سے اتصال
غوث اعظم تم ہو اولاد علیؓ آل نبیؐ	مصطفےٰ سے تمکو نسبت مرتضیٰ سے اتصال
وصل جوئندہ ہوں ایشاہ تیری ذات سے	کچھ نہیں رکھتا ہے یار اور آشنا سے اتصال
تمنے واصل کر دیا ہے اسکو اے موصول حق	جسکو ہے اس وارفانی میں خدا سے اتصال
چارہ بیماری دل جب تیرا دیدار ہے	اپنے درد دل کو ہو کیونکر دوا سے اتصال
دم میں اپنے خاک لیجائے اُڑا بغداد کو	ہو اگر اپنا کہیں باد صبا سے اتصال

Marfat.com

Marfat.com

عرض کو اپنے قبولیت سے نسبت ہے مدام
ہے اجابت کو سدا میری دعا سے اتصال

سروری ملجائے سرور جسکو ہو اندر جہان
غوث اعظم سرور ہر دو سرا سے اتصال

مناقب شصت و چہارم در بیان دور ہو جانی وبا کی بدعا حضرت غوث الثقلین محبوب سبحانی

مداحانِ باصفا و ثنا گویانِ صداقت پیرا اسطرح پر روایت کرتے ہیں کہ حضرت غوث الاعظم محبوب سبحانی سید سلطان شیخ عبدالقادر جیلانی کیوقت ایک مرتبہ بغداد میں طاعون کی وبا ایسی پھیلی کہ ہزاروں آدمی وبا سے ہر روز مرنے لگے شہر کے لوگ جمع ہو کر حضرت کی خدمت میں آئے اور دعا کی التجا کی حضرت نے فرمایا کہ ہمارے مدرسے کے نواح میں جسقدر گھاس ہے وہی اس مرض کی دوا ہے جو کوئی ایک پتا اسمیں سے کھائیگا نجات پائیگا پس ہزاران بیمار بحالت زار دربار فیض آثار پر آئے اور گھاس کا پتا کھاتے وبا سے نجات پاتے چند روز میں وہ تمام گھاس کٹ گئی ایک پتا باقی نہ رہا مگر وبا ابھی باقی تھی حضرت نے ارشاد کیا کہ اب جو کوئی ہمارے مدرسے کے چاہ کا ایک چلو پانی پیئے گا شفا حاصل ہوگی پس پانی [illegible] بیمار کے استعمال میں آیا اور ہزاروں لوگ شفایاب ہوئے بلکہ آج بھی رحم [illegible] معتقد لوگ حضرت کی خانقاہ کا پانی اسکے معالجہ میں استعمال کرتے ہیں [illegible]

اے گل گلزار دین مرد گلستان رسول
اے مہ نور خدا [illegible]

دل تیرا قلب حسن تن تیرا جسم حسین
روح تیری روح علی [illegible]

آفتاب آسمان غوث و عزت [illegible]
[illegible]

دین اور دنیا میں تو گوہر فشان یا دستگیر
[illegible]

دستگیری [illegible] کی دستگیری آپ کی
[illegible]

Marfat.com

Marfat.com

مناقب شصت و پنجم دربیان خاموش ہونے حضرت غوث الاعظم کے اور پھر کلام کرنا بارشاد باطنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے

فرمایا جناب غوث الثقلین محبوب سبحانی سید شیخ سلطان عبد القادر جیلانی نے کہ چالیسوں سال اپنی عمر کے ہمنے چاہا کہ کسی سے ہم کلام نہوں سوائے ذکر الٰہی کے کچھ زبان سے نہ نکالیں چند سال اسی حالت میں گذر گئے آخر جب سولہویں شوال ۵۲۱ھ کی تاریخ آئی تو ہمنے سرور رسالت علیہ الصلوٰۃ والتحیۃ کو خواب میں دیکھا۔ اور حضرت نے ہم سے مخاطب ہو کر کہا کہ بیٹا تم کیوں نہیں کہتے یہ فیض کا دروازہ تم نے کیوں بند کر رکھا ہے فرمایا کہ منہ کھولو ہمنے کھولا تو حضرت نے سات مرتبہ اِنَّا فَتَحْنَا پڑھکر ہمارے منہ میں دم کیا اور کہا کہ بولو خدا تمہارا بول بالا کرے صبح کو جب ہم نماز پڑھنے کیلئے مدرسہ معلّٰے میں آئے تو دیکھا کہ ہزاروں طالبان کلام اور وعظ کے خواہشمند دروازہ پر حاضر ہیں اُن کی التجا پر ہمنے چاہا کہ بولیں مگر زبان نہ چلی اور بات منہ سے نہ نکلی اُسوقت حضرت مشکل کشا علی المرتضیٰ کی روح روبرو آئی اور فرمایا کہ منہ کھولو ہمنے کھولا تو چھ مرتبہ اِنَّا فَتَحْنَا پڑھکر دم کیا فی الفور زبان جاری ہو گئی ہمنے عرض کی کہ یا حضرت رسول مقبول نے سات مرتبہ اور آپنے چھ دفعہ سورہ پڑھا اسمیں کیا حکمت ہے ارشاد کیا کہ پاس ادب ایسا وقوع میں آیا یہ کہکر حضرت تشریف لیگئے اور ہم نے وعظ کہنا شروع کیا ؎ باعی

مدد ہے کو حضرت مصطفیٰ کی ۔۔۔ حمایت ہے جناب مرتضیٰ کی
عنایت ہے خدائے کبریا کی ۔۔۔ سدا مصروف ہے غوث اعظم

اور نیز شیخ ابو القاسم بغدادی رح فرماتے ہیں کہ جس وقت غوث الاعظم منبر پر اجلاس فرما کر وعظ کیا کرتے تھے بندہ بھی پایۂ منبر کے پاس سرنگوں بیٹھا ہوتا تھا اور دونوں نقیب حضرت کے منبر کے دونو پائے پکڑ کر کھڑے رہتے تھے جو کوئی ارادتمند اُسوقت وہاں داخل ہوتا تھا دونوں نقیب بآواز بلند حضرت کو اُسکے نام و نشان سے آگاہ کر دیتے تھے حضرت کی تقریر اور ذوق و شوق و دلسوزی کی گرمی وعظ کی محفل کیوقت اسقدر ہوتی تھی کہ کئی آدمی عالم وجد و بیہوشی میں آکر جان دیتے تھے۔ اور وعظ کے خاتمہ پر کئی جنازے حضرت کی مجلس سے اُٹھائے جاتے تھے اور بہت سے دبیر خوش تحریر کئی ایک دستار بکمر طرف سے حاضر مجلس ہو کر حضرت کی کلام حق الیام کو تحریر کرتے تھے

Marfat.com

Marfat.com

اور اُنکی نقل ہو کر کتابیں لکھی جاتی تھیں شعر

جسنے سُن پایا بدلِ دل کہا صلِّ علیٰ

کہتے ہیں صلِّ علیٰ صلِّ علیٰ صلِّ علیٰ

ہے عجب یا محی الدین پیر دستگیر

[illegible]

اور نیز شیخ الحدیث [illegible]

ہیں کہ حضرت کی مجلس میں ہمنے بہت مرتبہ حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم [illegible]
تمام پیغمبروں کی روحیں وہاں حاضر پائیں اور کئی مرتبہ ملائکہ [illegible]
کھڑے دیکھے کہ حضرت کے کلام دلاویز شوق انگیز فیض [illegible]

تیرے گھر کو گھر بنا کر رہ گیا | آیا جو سردار اس دربار پر | [illegible]

اور نیز مشائخ طریقت سے روایت ہے کہ حضرت غوث الاعظم ہر روز [illegible]
وتوحید وفقہ وتفسیر کی تعلیم دیا کرتے تھے اور جس طالبعلم کے پاس [illegible]
تھے اور خدام عالیمقام کو شجرۂ پیران طریقت بھی اپنی قلم عنایت [illegible]
بمقتضائے بشریت وضو ٹوٹ جاتا تو اُسیوقت غسل [illegible]
حضرت کو خیال [illegible]

[illegible]

یہاں تک کہ [illegible]
کہ [illegible]
ترک حیوانات [illegible]
ایکدن [illegible] حضرت کی [illegible]
حضرت کو چیل [illegible]
حضرت کسی [illegible] ایک پیالہ [illegible]
ساتویں [illegible] حضرت کو [illegible]

Marfat.com

Marfat.com

منزل یا رحمان پڑھا کرتے تھے اگر سورۃ اخلاص پڑھتے تو ایک رکعت میں سو بار سے کم نہ پڑھتے ذکر مجموعہ
جب ہم تہجد کے بعد تین سو ساٹھ بار رات کو اسیقدر ذکر پڑھا جاتا اور دعائے سیفی دیا انت العظمت و انت
و انت الکرامت و سیف اللہ حکمت کبیر بعد نماز چاشت کے پڑھی جاتیں اور شجرہ جنیدیہ و درود اکبر و نود و نہ نام
بار تعالیٰ و نود و نہ نام نبوی نماز زوال و عصر کے بعد پڑھا کرتے تھے ایک مرتبہ حضرت نے چالیس سال کی
خلوت کی تو اس میں ستائیس روز کا روزہ رکھا آٹھویں روز افطار کیا تھا اور نہ چار روز کا روزہ تو حضرت نے
سالہا سال رکھا تھا اور جب کبھی توحید کا ذکر آجاتا تو حضرت فرمایا کرتے تھے کہ جب وحدت مقام توحید تک
پہونچ گیا تو اس میں نہ موحد رہا نہ واحد نہ اندک نہ بسیار نہ نوری نہ خاکی نہ بندہ نہ بندگی نہ ہستی نہ نیستی نہ ذات نہ صفت
نہ جہل نہ عقل نہ نبی نہ ولی نہ تصرف نہ صفت نہ موصوف نہ اسم نہ مسمّٰی نہ اول نہ آخر نہ ظاہر نہ باطن
نہ بہشت نہ دوزخ نہ نیکی نہ بدی نہ نفی نہ اثبات نہ آسمان نہ زمین نہ عرش نہ فرش نہ مقام نہ مقیم
نہ طالب نہ مطلوب نہ عشق نہ عاشق نہ معشوق نہ آدم نہ ابلیس نہ کفر نہ اسلام نہ کافر نہ مسلمان
نہ ایمان نہ حلال نہ حرام نہ وجود نہ روح نہ مقام نہ استقامت جب موحد اس منزل پر پہونچ گیا
تو یہ بھی نہ رہا کہ التوحید ترک التوحید غرض توحید وہ چیز ہے کہ زبان سے اسکا
نہ بیان کیا جاتا ہے نہ کان وہ سمجھی نہیں جاتی آنکھوں سے دیکھی کان سے سنی نہیں جاتی قلب میں نہ آتی ہو

کریگا ورد زباں جو کوئی تمہارا نام
ہمیشہ ہے آپکی تصویر اپنے سینے پر
نہ ضیعہ نہ سکندر کو ایسی ناموری
ملی زمانہ میں گذرے ہیں جسقدر نامی
یہ نام کر کوئی گمنام اپنا ورد کرے
خدا کے نام کے اور نبی کے نام کے بعد
ہے کون جو نہیں واقف تیری سخاوت سے
خدا نے ایسا کیا تیرے نام کو روشن

نہ لیگا پھر وہ کسی کا کبھی دوبارہ نام
نگین دل پہ مرے نقش ہے تمہارا نام
نہ نامداروں میں کہتا تھا ایسا دارا نام
تمہارا نام ہے ہر ایک سے نیارا نام
تمام دنیا میں ہو اسکا آشکارا نام
یہ نام خدا کیسا ہے پیارا نام
کہ سن چکا ہے زمانہ زمانہ سارا نام
کہ چمکا اوج حقیقت پہ یہ ستارا نام

Marfat.com

Marfat.com

روغ آپ کی خدمت سے پایا سرور نے | تمہارے نام سے روشن ہوا ہمارا نام

ناقب شصت و ششم در بیان چھپ جانے حضرت کے راستہ چلتے ہوئے صاحبزادہ کی نظر سے اور عند التلاش ملجانا حضرت کا حجرہ کے اندر سے

روایت ہے، کہ ایکرات حضرت غوث الاعظم محبوب سبحانی عشا کی نماز کے بعد مدرسہ معلے دولتخانہ
خاص وحرم محترم کیطرف تشریف لیگئے سعید عبدالقادر کے صاحبزادہ عالی تبار بھی پارکاب تھا جب دولتخانہ
دروازہ کے قریب پہونچے یکایک صاحبزادہ کی نظر سے غائب ہوگئے صاحبزادہ جستجو میں مصروف ہوا پہلے
مرمین جاکر پوچھا تو خبر ملی کہ حضرت کئی روز سے رات کو گھر میں تشریف نہیں لائے اسپر اسکو اور بھی تعجب ہوا
حضرت ہر روز رات کو عشا کے بعد گھر کو روانہ ہوجایا کرتے تھے یہہ خانقاہ میں گیا اور خاص حجرہ
زنجیر اندر سے بند پائی معلوم ہوا کہ حضرت اندر ہیں صاحبزادہ بلحاظ ادب بلا تنکا اور دروازے کے
کے کھڑا رہا صبح کے قریب حضرت باہر آئے اور صاحبزادہ کی طرف مخاطب ہوکر فرمایا کہ بیٹا ہمارے
ستنے سے گم ہوجانیمیں تعجب نہ کرو ہمارا یہ طریق ہے کہ عشا کی بعد سب کے روبرو ہم گھر کو روانہ ہوجاتے ہیں خدام
سب کے سب اپنے اپنے گھروں کو چلدیتے ہیں پھر ہم سب کی نظر سے پوشیدہ ہوکر حجرہ میں آتے ہیں اور
رات خدا کی عبادت کرتے ہیں اگر خدام کو یہہ معلوم ہوجاوے کہ ہم رات کو بھی یہاں رہتے ہیں تو وہ بھی
ری محبت سے گھر نجائیں اور سلسلہ اولاد کا ٹوٹ جائے اور لوگ گھروں میں آنا جانا چھوڑ دیں غزل

ہیں بادشاہ از ابر مفلس و نادار ہم | لیک اپنا نقد جان دینے کو ہیں تیار ہم
کھڑق رکھتے ہیں ذکر سید ابرار ہم | دمبدم پڑھتے ہیں مدح احمد مختار ہم
ہے گیسوئے پریشان سے پریشان مو بمو | ہوگئے ہیں نرگس بیمار سے بیمار ہم
اسکے گل غم ہیں یہ آنسو گل باغ نبی | اپنے سینے کو کریں گے
روشن دیدہ نادیدہ دیدار کو | ایک مدت سے
ہمل سے نرگان کے ہونگے کب تلک | خستہ
رہتے ہیں فقط حضرت تیری سرکار سے | چھوڑ بیٹھے ہیں تمہاری کار میں سب کار ہم

Marfat.com

Marfat.com

دستگیری [illegible] حضرت [illegible] ہوسا ہے ہمیں
سر کو اپنے [illegible] حضرت کی طرح

یار تمکو جانتے ہیں اپنا اور غمخوار ہے
جان فدا کرنے ہیں ہیں تیار سو سو بار ہے

مرزا [illegible] حضرت کا ایک خادم کی فریاد

[illegible] حضرت [illegible] کی [illegible] اور [illegible] ہدایت [illegible]
[illegible] کار اس [illegible] نہ [illegible] اور [illegible] کہ [illegible]
[illegible] ایک روز [illegible] کے [illegible] کی [illegible]
[illegible] کہ [illegible] حضرت [illegible] کے [illegible]
[illegible] حضرت کی [illegible] حضرت [illegible]
[illegible] حضرت کی [illegible] کے [illegible] حضرت [illegible]
[illegible] کے [illegible] حضرت [illegible] کے [illegible]
[illegible] کے [illegible] کے [illegible] کے [illegible]
[illegible] حضرت [illegible] کے [illegible] کے [illegible]
[illegible] کے [illegible] کے [illegible] کے [illegible]
[illegible] کے [illegible] کے [illegible] کے [illegible]
[illegible] کے

[illegible]

مناقب شوکت و حشمت [illegible]

[illegible]

سیاحانِ کشورِ ولایت و سوداگرانِ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

Marfat.com

Marfat.com

یہہ وہ در ہے جہان گردنکشان کرتے ہین خم گردن
نگون سر اپنا جسکی بارگہ پر شاہ کرتے ہین

سُنو ای رہنمائے دوجہان فریاد سرور کی
کہ اُسکو نفس و شیطان راہ سے گمرہ کرتے ہین

منقبت شخصیت ہم بیان ملجائی مرتبہ ولایت ایک ولی مسلوب الولایت کو بتوجہ جناب غوث الاعظم

راویان شیرین سخن و وصافان نادرہ فن روایت کرتے ہین کہ ایک ولی مقرب بارگاہ کسی قصور کے ظہور کے سبب سے عہدۂ ولایت سے معزول ہوگیا تو اُسنے بڑے بڑے اولیا کی خدمت مین جاکر التجا دعا کی مگر منزل مقصود تک پہونچا آخر حضرت کی خدمت مین حاضر آیا اور اپنا حال زار بدیدۂ اشکبار کہہ سنایا حضرت نے اُس کے حق مین دعا کی مگر اثر اجابت کا ظہور مین نہ آیا اسطرح تین مرتبہ کی دعا قبولیت کی پایۂ تک پہونچی تو حضرت نے ناز و بیانہ شروع کئے اور عرض کی کہ اگر میری دعا سے یہہ نامراد اپنی مراد کو نہین پہونچتا تو مین بغداد مین نہین رہتا اس ولی کی ولایت کسی اور کو سپرد ہو یہہ کہکر حضرت نے اپنا سجادہ لپیٹ لیا اور وہان سے پھر کہکر خانقاہ سے روانہ ہوئے جب دروازہ تک پہونچے ہاتف غیب سے ندا ہوئی کہ اے محبوب تیری خاطر سے تقصیر اس قصوروار کی معاف ہوئی بلکہ ایکہزار اور گنہگار اسکے ساتھ بخشا گیا حضرت نے خیال کیا اور قدم دروازہ سے باہر رکھا پھر آواز ہوئی کہ پیچھے ہو کہان جاتے ہو تمہاری خاطر ایک ہزار اور دو ہزار اور گنہگار کو بخشدیا گیا پھر بھی حضرت متوجہ نہوئے اور دوسرا قدم اُٹھایا پھر صدا آئی کہ اے محبوب سبحان اللہ تیری طفیل ایک اُسکو اور تین ہزار اور قصوروار کو بدرجۂ مغفرت پہونچا کر ہمنے ولی کردیا یہہ بشارت سُنکر حضرت بہت خوش ہوئے اور دوگانۂ شکرانہ ادا کیا۔ اور اس مسلوب الولایت کو بغلگیر فرماکر نعمت باطنی سے سرفراز و ممتاز کیا۔

غزل

شہ جہان شہ عالی حرم ہین
وہ اعزاز عرب فخر عجم ہین

سمندر ہین وہ اک جود و سخا کے
زمین و آسمان زیر قدم ہین

[illegible]
ہے زیبا جسکے سر پر تاج شاہی

[illegible]
کہ جسکے تاج گردون پر خم ہین

وہان [illegible] ہین
وہی ہین نونگل گلزار جنت

[illegible] کے [illegible]
وہی ہین خانہ دار خانۂ دین

[illegible] وہی ہین حرم ہین
سکندر ہین وہی دارا ہین جم ہین

[illegible] وہی ہین حرم ہین
عظیم المرتبہ محبوب الٰہی

Marfat.com

Marfat.com

ولی سب جسکی پابوس قدم ہین | جلالت پر اگر آجائین حضرت | اشارے سے سر دشمن قلم ہین
ہزارون ہین ولی دنیا مین لیکن | مراتب مین وہ حضرت سے کم ہین | تو ہے یا شاہ جیلان سب کا مخدوم
تیرے خادم تیرے پابوس ہم ہین | سبھی خادم کرم سرور پہ کیجے | کہ باقی اسمین بس وہ اکرم ہین

مناقب ہفتادم دعوت کیلئے جانا حضرت غوث الاعظم کا بذریعہ کرامت ستر شخصون کے گھر مین ایک ہی وقت اور کھانا ہر ایک کے گھر مین

راویان شیرین گفتار و مخبران راستی شعار روایت کرتے ہین کہ ایک مرتبہ ماہ رمضان المبارک مین ستر آدمی حضرت کی خدمت مین حاضر ہوئے اور سب نے التجا کی کہ آج حضرت ہمارے گھر پر تشریف فرما فرما کر افطار فرماوین حضرت نے بھی سب کی دعوت قبول کی اور سب سے وعدہ تشریف لانے کا کیا جب شام ہوئی حضرت براہ تصرف خوارق ہر ایک داعی کے گھر مین حاضر و موجود ہو گئے اور سب کے یہان کھانا بھی کھایا جملہ حاضرین خانقاہ کے ساتھ ملکر بھی طعام تناول کیا دوسرے روز جب تمام مجلس مین جمع ہوئے تو ہر ایک شکرانہ حضرت کی تشریف بری اور قدم رنجہ فرمانے کا ادا کرتا تھا ہر ایک کہتا تھا کہ حضرت کل شام کو میرے گھر مہمان ہوئے جب بات کھل گئی تو خانقاہ کے خادم کہنے لگے حضرت کل شام کو خانقاہ کے باہر ہی تشریف نہین لیگئے اور سب نے مگر حضرت [illegible] حضرت نے جواب دیا کہ ان کل شام کو ہر ایک داعی کے گھر بھی ہم گئے تھے اور خانقاہ کا [illegible] بھی ملکر کھانا کھایا تھا یہ ارشاد حضرت کا سنکر سب کی تسلی ہوئی اور لوگ [illegible]

[illegible] دوا یا غوث اعظم کیا کرون	[illegible] حضرت [illegible]
[illegible] ایسا اتنا [illegible] اپنا میرے قلب پر	[illegible]
[illegible] گا [illegible] حضرت [illegible]	[illegible]
[illegible] حضرت [illegible]	[illegible]

Marfat.com

Marfat.com

بس تیری اوصاف ساری عمر تک کہا کروں
تم میرے بنجاؤ تو پھر کسکی ہوں پروا کروں
کیمیا فوراً بنالوں خاک سے سونا کروں
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible] الاعظم کو بارگاہ [illegible]

[illegible]

[illegible]

Marfat.com

Marfat.com

اچھے بندے جسقدر دنیا میں ہیں یادستگیر
جانتا ہوں سب سے بہتر سب سے اچھا آپ کو

درد دل سے کی سدا جس نے وہ سن لی آپ نے
پہنچے تم فریاد کو جسنے بلایا آپ کو

دم میں ہو مشکلکشائی آپ کی امداد سے
یاد مشکل میں کرے جو چیز دے آپ کو

وقت سختی تم ہی کرتے ہو خبرگیری جناب
سرور بیدل نے اچھا آزمایا آپ کو

مناقب ہفتاد و دوم دربیان موجود ہونے دو سیب بہشتی حضرت کے ہاتھ میں غیب سے بموجب التجا خلیفہ بغداد کے

شیخ ابوسعید و شیخ محمد عثمان قادری روایت کرتے ہیں کہ ایک بار خلیفہ بغداد حضرت غوث اعظم محبوب سبحانی کی زیارت کیلئے حاضر ہوا بیٹھے بیٹھے دل میں خیال کیا کہ اگر اسوقت حضرت ذات بابرکات سے کوئی کرامت ظہور پائے تو حضرت کے تصرف باطنی سے بعید نہیں حضرت غوث الثقلین نیت سے آگاہ ہوئے۔ اور فرمایا۔ کہو کہ کیا چاہتے ہو خلیفہ نے عرض کی۔ کہ اگر تم میں [illegible] اگر دو سیب بہشتی میوہ میں سے موجود ہو جائیں۔ تو میری مراد پوری ہو جائے۔ یہ کہنا [illegible] ہوا میں پھیلائے فی الفور دو سیب تازہ حضرت کے دونوں ہاتھوں میں موجود ہوئے [illegible] حضرت نے خلیفہ کو دیا۔ اور ایک کو خود تراشا اور [illegible] حضرت کے ہاتھ میں تھا وہ نہایت لذیذ و خوشبو نکلا۔ [illegible]

یہ حال دیکھ کر خلیفہ بیحال ہوا۔ اور باعث حضرت [illegible] ظلم و اعتدی کی تاثیر سے جو خلق خدا پر آتا ہے خراب ہو گیا تجھ کو [illegible] اور مستحق ظہور قدرت الٰہی ہو۔ اور نیز روایت ہے کہ ایک روز [illegible] مدرسہ بغداد کو تشریف لائے ایک خادم ہمراہ تھا۔ [illegible] آیا کہ اگر اسوقت حضرت [illegible] حضرت نے [illegible] خادم [illegible]

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

مبارک ہاتھ میں پکڑ کر کھڑے ہوئے عرض کر رہے ہیں۔ کہ یا حضرت آپکا فرزند دلبند محی الدین شیخ
سلطان عبد القادر جیلانی چاہتے ہیں کہ میرا مذہب ترک کر کے حنفیہ مذہب اختیار کریں اور میری سفید
ریش و پیر ناتواں پر رحم نہیں کرتے۔ میری سفارش فرمائیے۔ یہ عرض سنکر پیغمبر خدا غوث الاعظم
کی طرف مخاطب ہوئے اور فرمایا کہ بیٹا امام احمد کی التجا مانیئے۔ شریعت میں اسکو امام جانئے کیونکہ شریعت میں
ایک ہی اصول ہے۔ فروع میں جو اختلاف ہے۔ وہ معاف ہے یہ ایماء پاکر حضرت نے ارادہ فسخ کیا اور سیدہ
مذہب حنبلی پر قیام رکھا من بعد جو حضرت حج کو تشریف لائے اور حنبلی مصلے پر کھڑے ہوکر نماز پڑھی تو حنبلی
مصلے پر اتنا ہجوم ہوا۔ کہ اور مصلوں پر نہ تھا۔ اس سال میں اگر حضرت کعبہ میں جا کر حنبلی مصلے پر
قیام نہ کرتے تو مصلے متروک ہو چکا تھا۔ بلکہ اس مذہب کا نام گم ہو جاتا تھا کہ حضرت کی ذات
بابرکات سے حنبلی مذہب نے پھر فروغ حاصل کیا۔ اور نیز روایت ہے کہ ایک دفعہ حضرت
امام احمد حنبل کی قبر پر تشریف لیگئے اور کہا السلام علیکم یا امام الکرام فی آخر
احمد نے قبر سے نکلکر حضرت کے ساتھ معانقہ کیا۔ اور ایک پیراہن جو ہاتھ میں تھا حضرت کو دیا
اور کہا یا سیدی قد اقتصر الیک فی علم الطریقت و علم الحال یہ کہکر قبر میں تشریف لیگئے

دلی کوئی نہ پہنچا اہل عظمت تیری عظمت کو
کیا سب پر خدا نے ختم کر ڈالا تیری ذات مبارک پر
علی کے لخت دل ہو آپ نور چشم پیغمبر
تیرے نقشے کو فوراً نقش کرتا ہے خدا
مریدے لا تخف المذنبی
ہوئی ہے نسبت آپکے
حلاوت بخشی تیرے
تمہارے علم سے

خبر گیر جہاں دنیا میں تم ہو شاہ جیلانی
بلطف دل شفیع عاصیاں تم ہو قیامت کو

نہیں کچھ دور اے ابر کرم تیرے عنایت سے
کہ دھو دو سینہ سرور سے تم داغ ندامت کو

مناقب ہفتاد و چہار در خواست کرنا امام اعظم رضی اللہ کا حضرت کی خدمت میں کہ میرے مذہب میں داخل ہوں اور جواب پانا

کتب معتبرین و روایات صحیحین میں آیا ہے۔ ایک روز حضرت غوث الاعظم مراقبہ میں تھے کیا دیکھا کہ روح حضرت امام ابوحنیفہ کوفی رحمۃ اللہ علیہ کی حاضر ہوئی اور عرض کی کہ یا حضرت کیا باعث ہے کہ آپ نے اقتدا مذہب امام احمد حنبل کیا اور مجھکو محروم رکھا۔ حالانکہ میں بھی آپ ہی کی جد کا خوشہ چین تھا اور دو برس تک میں حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر رہکر فیض ظاہری باطنی پایا تھا۔ جواب دیا کہ رجوع کرنا ہمارا امام احمد حنبل کے مذہب کی طرف دو باعث سے ہوا ایک یہ کہ اس مذہب کے پیرو زمانہ میں بہت کم تھے اور وہ مذہب مسکین رہگیا تھا۔ اور ہم بھی مسکین ہیں گویا مسکین کی طرف میل کی۔ بلکہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مسکین کو بہت چاہتے تھے اور فرماتے تھے۔ اللھم احینی مسکینا و امتنی مسکینا و احشرنی مسکینا فی زمرۃ المساکین دوسرے اس اقتدا میں ہمنے رسول خدا کے حکم کی تعمیل کی ہے۔ جواب دیا امام اعظم مایوس ہوئے اور جواب دیا کہ حضرت جس حالمیں کہ آپ جیسا قطب الاقطاب میرے مذہب میں داخل نہ ہوئے تو بیشک میرا مذہب بھی مسکین رہگیا۔ اور مسکین پر رحم کرنا چاہئے۔ حضرت نے فرمایا کہ تم خاطر جمع رکھو کہ تمہارے مذہب میں بڑے بڑے ولی متقی داخل ہونگے۔ اور تمہارا مذہب تمام زمانہ میں جاری ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ۔

آخری دم ہے میرا اے دم تو آ کر روبرو
غوث اعظم عمدۃ الملت تمہارا روبرو

حسرت ہو سکے پا بوس آؤ روبرو
کر نہیں آتا تو [illegible] روبرو

امتحان نظر ہے ذرا شوق جانبازی کا
روبرو اسکو بلا آزماؤ روبرو

دیکھنے جاؤ عاشقان محی دین لعلو کو
لذت دیدار پر انوار پاؤ روبرو

اس لئے رستے ہو تم اے چشم گریاں زور زور
پاس جاؤ شوق سے آنسو بہاؤ روبرو

مطلع ثانی

Marfat.com

Marfat.com

کھولکر داغ جگر جاکر دکھاؤ روبرو
چہرۂ احوال سے پردہ اُٹھاؤ روبرو

گھر میں گر بیٹھے رہوگے بن نہیں سکتا ہے نام
بات سب بگڑی ہوئی جاکر بناؤ روبرو

دور سے بھی آپ سُن لیتے ہیں گر خادم کی بات
قرب گر چاہو تو حال اپنا سناؤ روبرو

دولت بے انتہا سرور اگر مطلوب ہے
غوث اعظم شاہ محی الدین کے جاؤ روبرو

مناقب ہفتاد و پنجم مسلوب الولایت ہونا ایک ولی کا بسبب بے ادبی زر نذرانہ حضرت کے اور پھر فرازی پانا۔

شیخ احمد نارنولی چشتی رحمۃ اللہ علیہ کا یہ دستور تھا کہ ہر سال خواجہ معین الدین حسن سنجری اجمیری چشتی کے عرس کے موقعہ پر پیادہ نارنول سے اجمیر جاتے۔ اور بعد اختتام عرس کے اسیطرح واپس آتے ایک مرتبہ ایسا اتفاق ہوا کہ حضرت شیخ پر عرس شریف کی مجلس میں حالت وجد کی طاری ہوئی۔ ایک درویش سلسلہ قادریہ کا بھی اسی مجلس میں بیٹھا تھا۔ اور اُسنے کچھ روپیہ حضرت غوث الاعظم کی نیاز کے دینے تھے۔ اسکے دل میں یہ خیال آیا کہ یہ بزرگ ہو وجد میں ہیں۔ اسکو [illegible]
چنانچہ اُسنے کچھ روپیہ رومال میں بندھے ہوئے شیخ کے آگے رکھدیئے۔ اسنے [illegible]
شیخ نے رقص کے ارادہ پر اُٹھے اور پاؤں اُس رومال کو لگ گیا۔ [illegible]
یہ بے ادبی حضرت غوثیہ کو پسند نہ آئی فی الفور نعمت ولایت کی بالکل سلب [illegible]
جب شیخ نے اپنا یہ حال دیکھا [illegible]
اور سال [illegible] عرض کیا۔ ارشاد ہوا کہ [illegible]
[illegible]
کیجاوے [illegible]
غوث اعظم [illegible]

Marfat.com

Marfat.com

دام میں سب جھکے ہیں اہلِ محبت سر بسر
زلفِ مشکیں واہ وہ گیسوئے پیچاں واہ واہ

وہ جبیں ماہ سیما بسکا داغِ بندگی
دل پہ رکھتا ہے ہمیشہ ماہ تاباں واہ واہ

سجدے سے خمدار محرابِ محبت سر بسر
سجدہ گاہ بندگانِ اہلِ عرفاں واہ واہ

دور ہیں آنکھیں وہ حضرت کی کہ نزدیک اور دور
جنکے سب زیرِ نظر تھے جن و انساں واہ واہ

وہ نگاہِ کیمیا خاصیت پیرانِ پیر
مور کو جو دم میں کر دیوے سلیماں واہ واہ

جو کہ کر دے دلی اور زر بنا دے خاک کو
اور قطرے کو کرے دریائے جوشاں واہ واہ

خار تھے یا تیر یا سوفار یا نوکِ سناں
دشمنِ دین کے لئے حضرت کے مژگاں واہ واہ

خاک کی صحنے پر الف تحریر تھا
جسنے دنیا میں ہوا آغازِ قرآں واہ واہ

وہ فروغِ رخسار سراپا نورِ نورِ ایزدی
ایک چاند اور دوسرا خورشیدِ تاباں واہ واہ

چہرۂ روشن وہ روشن آفتابِ دینِ حق
ذرہ ہو جلوہ سے جسکے مہرِ تاباں واہ واہ

فیض کا چشمہ لبِ جاں بخش محی الدین ولی
ڈھونڈتا ہے خضر جس سے آبِ حیواں واہ واہ

خرمِ غنچہ تبسم ہیں دہانِ خوشنما
جلوہ گر تھے صورتِ گل جسمیں دنداں واہ واہ

دانت تھے یا اختر یا نورِ یا لالک گہر
روز شب چترِ فلک تھا گوہر افشاں واہ واہ

وہ زبان شیریں بیاں شیریں سخن شیریں کلام
واہ واہ وقتِ تکلم شکر افشاں واہ واہ

کان تھے وہ محی الدین کے گوشِ حق نیوش
حسن کے بازار میں جوہر کی دوکاں واہ واہ

لیتے تھے کان تھی بالا تھا عاکل گرد ماہ
پاس یا سورج کے ابرِ نورِ یزداں واہ واہ

[illegible] حسن کا
خلق اسکے زیرِ بارِ لطفِ رحماں واہ واہ

[illegible]
پیچ کھاتا جسپہ تارِ زلفِ پیچاں واہ واہ

[illegible] آئینہ
دیدہ ہائے بے بصیرت جس سے حیراں واہ واہ

[illegible] حکم قضا
روبرو جسکے خجل تھا سروِ بستاں واہ واہ

[illegible]
پنجۂ الیاس سے عاجز شہِ مردان واہ واہ

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

دستار و کلاہ لئے ہوئے تشریف لائے اور نہایت محبت کے ساتھ پہلے شیخ احمد کے سر پر کلاہ رکھی پھر دستار پہنائی اور رخصت کیا شیخ جب نیند سے بیدار ہوئے کلاہ و دستار سر پر موجود پائی اُسی جگہ سے واپس ہو کر اپنے مرشد کے پاس آئے اور قدمبوسی حاصل کی پیر عالمگیر نے فرمایا۔ کہ اول تم ہمارے واسطے کے ساتھ حضرت غوثیہ کے فیض سے فیضیاب تھے۔ اب بلا واسطہ مستفید ہوئے۔ چونکہ شیخ احمد کو مرشد کے باورچیخانہ کیلئے لکڑیاں لانیکی خدمت سپرد تھی۔ جب لکڑیاں لیکر آئے تو دیکھا لکڑیوں کا گٹھا سر سے دو بالشت اونچا چلا آتا تھا۔ یہ حال مرشد نے دیکھکر وہ خدمت اُس روز سے شیخ کو معافی کی اور کہا کہ جسکے سر پر غوث الاعظم تاج افتخار رکھیں اُسکے سر پر لکڑیوں کا بوجھ کون دھر سکتا ہے۔

غزل

شاہنشہ زمانہ میرے پیر بادشاہ
دونوں جہاں میں ہیں وہ جہانگیر بادشاہ

قبضے میں ہے ساری زمیں حق نے بخشدی
ہیں میرے پیر صاحب شمشیر بادشاہ

رہتا ہے چمکتا تہ تیغ سرنگوں
ہینگے وہ پیر صاحب توقیر بادشاہ

لٹکائے دلپہ رکھتا ہے تعویذ کی طرح
بندہ تیری غلامی کی تحریر بادشاہ

میری جو خاکساری ہے سونا کرو اُسے
مس کو ہمارے کیجئے اکسیر بادشاہ

آقا جو میرے آپ نہ ملک دوسرا لئے
پھر کیوں ہے میرے کام میں تاخیر بادشاہ

بگڑا حال ہو گیا تقدیر ہے دل
اب اسکے آپ کیجئے تدبیر بادشاہ

اشرف ہو تم شریف ہو تم پیشوا ہو تم
سید ہو آپ پیر ہو تم میر بادشاہ

سرزد کا جرم بھی ہو اگر عفو کیا بعید
اکثر معاف کرتے ہیں تقصیر بادشاہ

مناقب ہفتاد و ہفتم در بیان عطا ہونے ساتھ بیٹے ایک بانجھ عورت کو بدعائے حضرت غوث الاعظم

کتاب مراۃ الضمیر میں لکھا ہے کہ ایک بانجھ عورت حضرت غوث الثقلین محبوب سبحانی قطب ربانی شیخ سید عبد القادر جیلانی کی خدمت میں آئی اور عرض کی کہ یا حضرت میرے گھر میں مال و دولت بہت کچھ ہے۔ مگر اولاد کی نہال [illegible] بارگاہ کریم اٹھائے ہاتھ [illegible]

Marfat.com

Marfat.com

واسطے دعا و التجا لاحاصل ہے۔ جواب پاکر حضرت نے پھر دعا کی اور کہا کہ الٰہی دو فرزند اس عورت نامراد
کو عطا فرما۔ پھر وہی جواب پایا تیسری مرتبہ پھر التجا کی کہ الٰہی اسکو تین فرزند اپنے خزانہ بے انتہا سے
بخش پھر بھی وہی صاف جواب ملا غرض سات دفعہ حضرت نے دعا کی اور ہر ایک دعا میں ایک ایک بیٹا بڑھاتے
گئے آٹھویں دفعہ جب ہاتھ بڑھائے تو ندا ہوئی کہ بس اب اس سے زیادہ نہ مانگو سات فرزند ہم تیری خاطر
اسکے گھر پیدا کرینگے یہ بشارت غیب سے سنکر حضرت نے سائلہ کو اطلاع دی کہ اب تیرے گھر خالق حقیقی سات فرزند
پے در پے عطا فرمائینگے اور نیز ایک تھوڑی خاک اپنے پاؤں کے نیچے سے اٹھا کر اس کو دی اور فرمایا کہ جب
پہلا لڑکا تیرے گھر پیدا ہوگا یہ خاک تعویذ بنا کر اسکے گلے میں ڈال دینا۔ چنانچہ اسنے ایسا ہی کیا اور سات
فرزند پے در پے اسکے گھر پیدا ہوئے۔ اتفاقاً ایک روز ایک شیطانی وسوسہ اسکے دل میں پیدا ہوا کہ حضرت
نے ایک چٹکی خاک کی زمین سے اٹھا کر مجھکو دی تھی۔ اس سے کیا میرا بھلا ہوگیا ہوگا [illegible]
حاصل ہوگئی ہے۔ اسطرح ہوگئی ہے جسطرح یہ لوگوں کو حاصل ہوتی ہے [illegible]
اور تعویذ کو کھولکر پھینکا دی بمجرد پھینکے جانے اس خاک کے عورت کے ساتوں لڑکے ایک ہی [illegible]
بہت گھبرائی اور حضرت کے دربار دوڑی آئی اور [illegible]
بندہ سے قصور ہوا غوث اعظم پیر دستگیر معاف [illegible]
کر دیجئے معاف [illegible] حال اس شوریدہ حال کا سنکر حضرت [illegible]
کی ہے جسکو [illegible] کے خاک میں پھینک دیا تھا۔ اب تم جاؤ [illegible]
ساتوں لڑکے زندہ ہیں۔ [illegible] وہ لڑکے [illegible]
سکے زندہ و حیات پائے فوراً واپس آئی۔ [illegible] حضرت کی عنایت [illegible]

[illegible] کیا رتبہ اس پیر کا اللہ اللہ
[illegible] شاہنشاہ اولیاء اللہ اللہ
[illegible] اس نام میں کیا [illegible] اللہ اللہ

[illegible] ہے کیا شان [illegible]
[illegible]

Marfat.com

Marfat.com

سرو مجھ پر بھی لطف کر شاہ جیلاں
میرے دل پہ تو نے کہا اللہ اللہ
سبق اللہ اللہ کا تو نے دیا ہے
فنا تجھ سے صفا اللہ اللہ
ہے اتفاق سے دور کیا اللہ اللہ
تیرا چہرہ صاف جیسا کہتا ہے
زباں سے نکالے خدا اللہ اللہ
نہ ہے زیست اپنی دم نزع سرور

مناقب ہفتادو ہشتم در

بیان تشریف لانی ارواح پاک جناب سالک مآب اصحاب کبار غوث الاعظم کی محفل میں

حضرت ابوالبقا قدس سرہ الاعلیٰ کہتے ہیں حضرت غوث الارض والسما محبوب سبحانی کے تعزیہ کا ایک
روز حضرت غوث الثقلین منبر پر اجلاس فرما کر وعظ کر رہے تھے کہ یکایک خاموش ہو گئے۔ اور اس صورت سے
اٹھے کہ جس طرح کوئی کسی کی تعظیم کے لئے اٹھتا ہے اور دو درجہ منبر سے اتر کر منبر کے پیچھے
دیکھا میں نے اپنی باطنی آنکھوں سے کہ جو درجہ منبر کا بہت بڑا ہو گیا۔ اور اس پر سبز استبرق کا فرش بچھ گیا
جناب غیب سے معہ ہزار اصحاب کبار تشریف لا کر وہاں اجلاس کیا۔ اس وقت انوار تجلیات ربانی
محبوب سبحانی کے دل صداقت منزل پر اسقدر متجلی تھے کہ قریب تھا حضرت منبر سے گر پڑیں
خدا انکو اپنے دست شفقت سے تھامے ہوئے تھے ایک ساعت تک یہی حال رہا جب ارواح پاک تشریف
اور حضرت ہوش میں آئے تو احباب نے حضرت سے دریافت حال کیا۔ حضرت نے طرف مخاطب کے
جو کچھ تم نے دیدہ حال سے دیکھا ہے وہ حال انکو بطور ظاہر کر دو چنانچہ میں نے کیفیت ظاہر کر دی

غوث اعظم جسقدر اعلیٰ ہے تیرا مرتبہ
کس کی یہ توقیر ہے اور کس کا اونچا مرتبہ
کوئی عالم نے سنا ایسا نہ اعلیٰ مرتبہ
اور نہ ایسا دیدۂ گردوں نے دیکھا مرتبہ
دی تجھے عزت عزیزوں میں کیا حق نے عزیز
بادشاہوں میں تجھے شاہی کا بخشا مرتبہ
پوری شہرت لگئی اور پوری دولت آپ کو
پوری عزت پوری حرمت اور پورا مرتبہ
سر زمیں پہ مثل گردوں تیرا پایہ ہے بلند
عرش کی مانند ہے اونچا سے اونچا مرتبہ
آیا جو بدکار نیکوکار فوراً بن گیا
آپ نے بخشا وہ اچھوں میں اچھا مرتبہ
مانتے ہیں اولیا سارے تمہارا مرتبہ
تا قیامت دن بدن جاتا ہے بڑھتا مرتبہ

دین و دنیا دونو حاصل ہیں تمہیں یا دستگیر
غوث اعظم ہے مقام قرب تک ترا عروج
تیری مداحی سے اے ممدوح ہر احسان دین

دونو عالم میں کیا حق نے دوبالا مرتبہ
کسنے یہ پایا ہے جو تجھنے ہے پایا مرتبہ
ہوگیا سرور کا سردار ہیں ہوگیا مرتبہ

مناقب ہفتادونہم چھوڑا حضرت کا مریدوں کو سپردوں کے ہاتھ سے اور مارنا رہزنوں کو بغیر [illegible]

ایک رات حضرت محبوب سبحانی عشا کی نماز کا وضو کر رہے تھے [illegible]
آکر اللہ اکبر کا نعرہ مارا اور ایک نعل [illegible]
ہوگیا۔ ایک ساعت کے بعد پھر وہی حالت ہوئی [illegible]
حضرت سے دریافت کرے [illegible]
[illegible]
[illegible]
[

ہے مریدی لا تخف دنیا میں وعدہ آپ کا
حشر کو حضرت نبھانا آپ جو اقرار ہے

ظاہر و باطن توجہ مجھ پہ رکھئے یا جناب
پس یہی مطلب یہی مقصد یہی اظہار ہے

بندہ رکھتا ہے نہیں دنیا میں پروا غیر کی
اب فقط مشکلشائی آپ کی درکار ہے

سر نہیں پہ کونسا محتاج ہے تیرا فقیر
کونسا خادم تمہارا مفلس و نادار ہے

کوچہ کوچہ میں تیرے عز و شرف کی دھوم ہے
گرم تیرے حکم دولت کا سدا بازار ہے

آجکل بغداد میں سرور کو بلوا لو جناب
اب طبیعت اپنی اس لاہور سے بیزار ہے

مناقب ہشتادم در بیان متابعت جن و پری کے بعد سلیمان علیہ السلام حضرت غوث الاعظم کی خدمت میں

راویان صادق شعار و مخبران صداقت آثار اسطرح روایت کرتے ہیں کہ حضرت سلیمان کے پیدا ہونے سے پہلے دیوں اور شیاطین کا مال زور ہوا۔ اور انسان ان کے زور و زیادتی سے سخت تنگ آ گئے اسوقت خدا تعالیٰ نے سلیمان کو پیدا کیا۔ اور تمام اقوام جن و پری شیطانیہ کو تسلط دیا حضرت نے ایسا انتظام کیا کہ سب کو پکڑ کر پہاڑ کی غاروں میں دفنا دیا۔ انکے وقت کوئی زبردستی نہ کر سکے۔ آخر آپ کی وفات کا زمانہ جب نزدیک آیا تو آیندہ کے انتظام کیلئے خدا کے حضور میں عرض کیا۔ ارشاد ہوا کہ تم سے پیغمبر آخر الزماں کی آل میں سے ایک محبوب سبحانی قطب ربانی عبد القادر جیلانی نام پیدا ہونگے اور تمہارے نام انکے تحت حکومت رہینگے۔ چنانچہ ایسا ہی ظہور میں آیا غرض

مشرب اسکا ہے کمال کا باب سخا
عام ہوا وہ بھر گیا حق کی جناب سے

خلق نوازی کرتے ہیں ہاں وہ دستگیر
جاری ہے فیض اتنا کہاں آفتاب سے

بے گھر جو ہو وہ پاتا ہے حضرت کے گھر پناہ
مفلس ہو خیر ملتا ہے حضرت کے باب سے

پایا جلال شہ پایا جناب نے
حسنین سے علی سے رسالت مآب سے

پایا ہے درد عشق نے درد حسن نے
کس کس طرح سے فیض ملے ہے جناب سے

سائل جو آپ کے در دولت کا ہو کوئی
خالی نہ لوٹتا ہے کبھی سوال و جواب سے

Marfat.com

Marfat.com

دولت فلک کی تمکو محمدؐ سے مل گئی
شاہنشہی زمیں کی ملی بوترابؓ سے

دندان جود کیھوں آپکے اے ابر لطف حق
برساؤں موتی اپنے میں چشم پر آب سے

سرور کو اپنے زیر قدم رکھئے یا جناب
ہرگز جدا نہ کیجئے اپنی رکاب سے

مناقب ہشتاد و یکم پیران چہاردہ خانوادہ کے ذکر میں جن کو حضرت غوث الاعظم کے ظہور کی خبر ہاتف غیب سے ملی

کتاب مجمع الفضائل میں لکھا ہے کہ پیران عظام چہاردہ خانوادوں کو جو حضرت غوث الاعظم کے ظہور سے اول ہوئے تھے ہاتف غیب سے ندا ہوئی تھی کہ وسط قرن خامس میں شیخ عبدالقادر جیلانی دارالارشاد بغداد میں ظہور کرینگے انکا قدم مبارک تمام اولیا کے کندھوں پر ہوگا تم اپنی گردنیں انکے قدموں کے نیچے جھکاؤ۔ دونو جہاں کی سعادت پاؤ چنانچہ ہر ایک نے حضرت کے قدم اپنے اپنے دوش پر لئے اور خلعت عزت و افتخار سے کیا سعادتمند ہوئے

ان سامی ہو میرا حضرت بھلا بے آپکے
وقت مشکل کون ہو مشکلکشا بے آپکے

ہوگا تم بناں خضر راہ گم گشتگاں
کون اس کشتی کا ہوگا ناخدا بے آپکے

مطلب درد مندان جہاں لیجے خبر
دو غم کی کون دلیگا دوا بے آپکے

ان ہمسر ہے تیرے رتبہ کا ای سردار دین
بولتے ہیں آپ محبوب خدا بے آپکے

شاہ دین کی دادکی دیگا داد اے باخدا
حال کو کون

دونو جہاں میں مجھکو بخشیگا داد
قول کو

ان کو دیگا قط کو میرے یا جناب
کون

مناقب ہشتاد و دوم

Marfat.com

Marfat.com

راویان صادق و مخبران واثق روایت کرتے ہیں کہ ایک روز شہر بغداد کا حاکم ابو المظفر بن یوسف
حضرت غوثیہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور ایک بدرہ اشرفیوں کا پیشکش کیا حضرت نے وہ تھیلی اپنے ہاتھ
سے پکڑ لی اور بہت زور سے دبائی بمجرد دبانیکے خون اس سے جاری ہوگیا یہانتک کہ تمام
خون ہوکر بہ گئیں اور تھیلی رہ گئی بوقوع اس حال کے حضرت نے مظفر کی طرف مخاطب ہوکر فرمایا
کہ اس تھیلی میں غریب یتیموں کا خون جمع تھا جو ہمارے ہاتھ میں آیا اپنے اصل کیطرف رجوع لایا غزل

ایسی تجھ سے شوخی پھیلی ہے کہ گھر نور سے
نور حق چمکے ہے تیرے چہرہ پہ نور سے
دیکھے تیرے رخ کو گر بندہ کوئی نامہ سیاہ
نور سے چمکے ہیں روشن روز چشم جہاں
تیری صورت کے سوا ہے ہی حلقہ گوش
مہربانی جب ہو جائے تیری اے مہربان
بندگو روشن جیکہ اپنے داغ والا شاہ
آپ سے ہے تیرے ظاہر انوار عشق

چھا گئی ہے ساری دنیا پر وہ چادر نور کی
عین صورت ہے تیری اے ماہ انور کی
روشنی حاصل کرے ای بندہ پرور نور کی
تو نے کی روشن ہے وہ مشعل جہاں تو
واہ کیا صورت ہے یہ اللہ اکبر
بیشک اسکی شکل بجائے سراسر نور
روشنی پائینگے اپنے دیدۂ تر نور کی
بخشدو اس بندۂ خاکی کو پیکر نور کی

مناقب ہشتادوسوم در بیان شرف ہونے حضرت غوث الاعظم بدیدار پرانوار نبی

فرمایا جناب محبوب سبحانی قطب ربانی شیخ سید سلطان عبد القادر جیلانی نے کہ دیکھا میں نے خواب
خواب میں ایک خوبصورت والدہ اپنی کے اور دوسری مرتبہ بشکل رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم کے حضرت نے
بھی مظہر اسم رحمان ہے اور فرمایا پروردگار عالم نے اسکی شان میں ما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین اور فرمایا
خلق الانسان علی صورۃ الرحمان پس اس خواب کے یہ معنے ہیں کہ تجلی ہوا تجھ پر فیض رحمت اور
ماد فرمایا [illegible] تیری ذات [illegible] محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی غرض

ہو ولی سے اعلیٰ مرتبہ آپ
سیدان دین [illegible] آپ

[illegible] آپ
[illegible] آپ

Marfat.com
Marfat.com

کیوں نہ انسانوں میں ہو حاصل بلندی آپکو
حکم جاری ہے تیرا جبتک قایم ہے آسمان
پیشوا امت کے تم ہو اور امام المومنین ٭
یہ سخاوت یہ عنایت یہ عطا صلّ علےٰ
گردن گردن کشاں رہتی ہے خم در پہ تیرے
[illegible] کو تیرے [illegible] کا ہر دم پاس ہے
والضحیٰ والشمس کیا یہ دو نو صورتیں ہیں
دشمنوں سے کیوں ڈرے یہ سرور بیدل جیا

لیگئی سبقت فرشتوں سے عبادت آپ کی
جب تلک ہوگی زمیں و ایم ہے حشمت آپ کی
جد امجد سے ہے موروثی امامت آپ کی
یہ خزانہ اور یہ دولت اور یہ نعمت آپ کی
سارے سرداروں پہ جاری ہے حکومت آپکی
صاحب عزت کو ہے لطف و عنایت آپ کی
جھک گئی دیدۂ باطن سے محبت آپ کی
کیا بہار کافی ہے حضرت صاحب آپکی

مناقب ہشتاد و چہارم حضرت غوث الاعظم کے مراتب کے بیان میں

[illegible] راویان عالیجاہ روایت کرتے ہیں کہ فرمایا حضرت محبوب سبحانی غوث الاعظم نے
ایک بلند مرید جہاں اور خانہ والوں کے [illegible] اور کمل [illegible] اور [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

Marfat.com

Marfat.com

نہیں پہنچتا وہی نان جوین اُسکی خوراک ہوگی جس سے اُس کے دل کا زنگ دور ہوتا ہو اور جب ایسا ہو جائیگا
جیسے ہم ہیں تو وہ بھی ایسا ہی کھانا کھائیگا یہ کہکر باقیماندہ استخوان جو خوانچہ کے ایک کونہ میں کھے
تھے حضرت نے ہاتھ میں لیلئے اور کہا کہ من یُحیِ العظام وَہِیَ رَمِیمٌ مجرد اس فرمان کے مرغ زندہ ہوگیا اور
بال و پر ہلا کر بانگ دینے لگا یہ حال دیکھکر بڑھیا نادم ہوئی اور تسلیم بجالا کر گھر کو گئی۔ **غزل**

مس کو کر دیتی ہے زر اکسیر میرے پیر کی
چور کو کر دے ولی تاثیر میرے پیر کی

لکھی ہر کاغذ پہ ہے تحریر میرے پیر کی
ہے رواں ہر ہر زبان تقریر میرے پیر کی

کیسکا رتبہ کسکی عزت کسکا ایسا مرتبہ
شان ہے کسکی جو ہے توقیر میرے پیر کی

سب کو مستغنی بنا دیتا ہے حضرت کا کرم
مہر کر دیتی ہے میراں میر میرے پیر کی

عرش محبوب خدا ہر وقت سنتا ہی خدا
مانتی تقدیر ہو تدبیر میرے پیر

ہر گھڑی کرتے ہیں حضرت کی اطاعت اولیا
اور حکومت مانتے ہیں پیر میرے پیر

گردنیں گردان کشوں کی جھک کے ہو جاتی ہیں خم
جبکہ ہوتی ہے علم شمشیر میرے پیر

چاند سورج دونوں حضرت کے ہوئے صادق بکوش
چھپ گئی جسدم اوج پر تنویر میرے پیر

جہاں پر نقش حسن نقش کہن جہاں کا
دل پہ لکھی ہے میرے تصویر میرے پیر

چھوٹ جاؤں غم کے پھندے سے اگر ایجاد کر
کھینچ لیجائے مجھے زنجیر میرے پیر

ہم کو کیا محض [illegible]
جنتی ہے مخلوق دامنگیر میرے پیر

[illegible] حضرت محبوب سبحانی کے اسمائے مبارک کے خواص میں

[illegible] حضرت مولوی [illegible] بدر الدین بخاری [illegible] میں لکھا ہے۔ کہ جس شخص
[illegible] حضرت محبوب سبحانی قطب ربانی شیخ سید عبد القادر جیلانی کا نام
[illegible] لشکر کفار کا لشکر غالب آگیا [illegible]

Marfat.com

نے ارشاد کیا ہے کہ جس شخص کو وہم یا مشکل پیش آئے تو وہ باخلاص دل ہماری طرف رجوع لائے
اور ہمکو وسیلہ پکڑ کر خدا کی جناب میں دعا کرے خدا چاہے تو وہ مشکل آسان ہو جائے غزل

پا گئے انعام خاص عام تیرے ہاتھ سے
ہو گئے ہیں نامور گم نام تیرے ہاتھ سے

محی الدین کے نام کا ہے یہ اثر یا محی دین
زندہ اور روشن ہوا اسلام تیرے ہاتھ سے

بیخودی سے وہ نکل آیا خدا سے مل گیا
عشق کا جس نے پیا ہے جام تیرے ہاتھ سے

تیری تاثیر قدم سے خاک بنجاتا ہے گل
بختہ بنجاتا ہے مرد خام تیرے ہاتھ سے

نامراد آئے اگر فی الفور پا جائے مراد
کامیاب کام ہو ناکام تیرے ہاتھ سے

ہو گئے پتھر ہزاروں موم تیرے سامنے
سینکڑوں بد فرجام ہیں راہ تیرے ہاتھ سے

دور کیا ہے آپکے الطاف سے یا دستگیر
شر و رکھنا ہو پائے انعام تیرے ہاتھ سے

مناقب ہشتاد و ششم

[illegible]

حضرت غوث الاعظم محبوب سبحانی

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

Marfat.com

اصحوفت اولیاء اللہ کی صف کے آگے بڑھے ہوئے استاد ہیں نعمۃ اللہ نے ایک شخص سے پوچھا کہ
کیسا مجمع ہے وہ بولا کہ تم نہیں جانتے کہ یہ مجمع انبیاء و اولیا کا ہے اور حضرت رسول مقبول کا تخت پر
اجلاس ہے اور وہ غوث الاعظم ہیں جو اولیاء کے آگے بڑھا کھڑے ہیں نعمۃ اللہ یہ کیفیت دیکھ
رہے تھے کہ آنکھ کھل گئی [illegible] شاہ عبداللہ [illegible] ہوئے [illegible]
ہو کر شیعہ مذہب سے تائب ہوئے شیخ نے فرمایا کہ جو وقت کہ تم عالم رویا میں مجھ کو دیکھتے تھے غوث الاعظم
کا حکم ملا کہ جاؤ میرے تخت کی طرف [illegible]
[illegible] فرمایا [illegible] شیخ عبداللہ [illegible]

چہرہ رسول پہ نور مصطفائی ختم ہے
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

چہرہ روشن پہ تیرے روشنائی ختم ہے
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

[illegible]

Marfat.com

مسدود دیکھا آتا ہے ایک روز ہمنے بھی ارادہ کیا کہ اُس بزرگ کے پیچھے ہم بھی روضۂ عالیہ میں داخل ہوجائیں
اور اُسکے آنے کیوقت ہم دوڑ کر اُسکے پیچھے بھی گئے مگر دروازہ کھلتے ہی وہ بزرگ تو داخل ہوگیا اور
ہم رہ گئے دوسرے روز ہمنے یہ حال حضرت شیخ عبداللہ باتفی کی خدمت حاضر ہوکر بیان کیا وہ ہمکو
اپنے پیر روشن ضمیر کی خدمت میں لے گئے اور اُنھوں نے ہمکو روبرو بلا کر ایسے توجہ کی کہ ہم بیہوش
ہوگئے اور دیکھا کہ ایک شخص باشان شوکت تخت زرین پر بیٹھا ہے اور لوگ بے شمار روبرو
حاضر ہیں ہر ایک کو وہ بزرگ اپنی قلم و دستخط سے اجازت نامی اذکار نبوی صلے اللہ علیہ وسلم
لکھکر عطا فرماتے ہیں جب ہمنے بغور دیکھا تو دریافت ہوا کہ یہ بزرگ شیخ عبدالقادر جیلانی کی خاطر جو رسول اللہ
خود بخود کھل جایا کرتا تھا شیخ نے ہمکو بھی اُنکے روبرو کیا اور کہا کہ یہ شخص بھی اس لائق ہے کہ حضرت
اجازت نامہ تحریر فرمادیں اور بعد داخل مجلس نبوی علیہ الصلوٰۃ والسلام ہونے کے کوئی
نامہ کی ضرورت نہیں اسکو ہم اپنی ہمراہ لیجائینگے پس وہ ہمکو ساتھ لیکے وہ حضرت
کی دیدار پرانوار سے مشرف کیا وہ بزرگ حضرت غوث الثقلین محبوب سبحانی

مناقب ہشتاد و ہشتم در بیان اسمی بیچونی مرہبان غوث الاعظم

شیخ عمر کمانی و شیخ عمر [illegible]
حضرت غوث الاعظم نے کہ [illegible]
کی اور داخل کرینگا [illegible]
جسنے اطاعت کی رسول [illegible]
جسنے محبت کی ہمسے اگرچہ [illegible]
فاصلہ کتنا ہی [illegible]
فرماتے ہیں کہ فرمایا حضرت غوث الاعظم نے [illegible]
ہمارے اصحاب و مریدوں [illegible]
فرمایا حضرت غوث الثقلین نے [illegible]

Marfat.com

Marfat.com

اور ہم ہونگے معرب میں تو بیشک ہم پردہ پوشی کرینگے اسکی اور نیز فرمایا کہ اگر حسین ابن منصور حلاج
ہوتا ہمارے وقت میں تو نقش کھاتا پانوں اسکا وقت وجود کے میانسے اور نہ چڑھایا جاتا دار پر جو کوئی
ایسی لغزش کھائیگا ہمارے مریدوں میں سے ہم دستگیری کرینگے اسکی دنیا و آخرت میں **غزل**

شاہ محی الدین عجب پیر زمن پیدا ہوئے
واہ کیا اندائے دیکھے صف شکن پیدا ہوئے

صورت خورشید گھر گھر ہے جسکا نور کی
کیا ہی یہ پرنور شمع انجمن پیدا ہوئے

چار سو باغ جہاں میں جس کی ہے خوبی کی دھوم
کیا یہ رنگیں گل باغ بختن پیدا ہوئے

گلرخ و گلچہرہ و گلفام و گلزار و شگفت گل
گلعذار و غیرت گل گلبدن پیدا ہوئے

ہوگیا کام جہان پر ذوق مستل انجمن
جب کہ وہ شیرین زبان شیرین سخن پیدا ہوئے

نونہال باکمال بوستان سیدی
تازہ و تر گلبن باغ حسن پیدا ہوئے

الدیار الہدیا جاسے دہن بنی ۳
سیکڑوں سرور یہ ہیں کچھ

مناقب [illegible] ایک گنگا رکھے جو حضرت [illegible] کا بیٹے
شیخ عبدی ابن [illegible] رحمۃ اللہ علیہ روایت ہے کہ ایک روز ایک [illegible] حضرت غوث الاعظم کا خدمت کی خدمت
میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ [illegible] آج وہ میری خواب میں آیا اور
زار زار رو کر کہا کہ میں [illegible] میں [illegible] گرفتار ہوں تو میری طرف سے حضرت
کی خدمت میں حاضر ہو کر [illegible] کی عرض کر میرے واسطے [illegible] مغفرت مانگیں یہ تقریر سنکر حضرت
نے فرمایا کہ [illegible] حاضر ہوا تھا [illegible] عرض کی کہ [illegible] ایک مرتبہ وہ شرفیاب
خدمت ہوا تھا [illegible] دوسرے روز پھر وہ خادم حاضر ہوا اور عرض
کی کہ [illegible] خواب میں [illegible] خدا نے رحم کیا
[illegible] کہا کہ [illegible] پروردگار نے کہ جو کوئی تمام عمر
[illegible]

Marfat.com

Marfat.com

اور نیز روایت ہے کہ ایک روز چند احباب حضرت کی خدمت میں آئے اور عرض کی کہ فلاں قبرستان
کی ایک قبر سے علانیہ فریاد فریاد کی آواز آتی ہے فرمایا کہ تمکو معلوم ہے کہ مدفون اس قبر کا کبھی ہماری
مجلس میں داخل ہوا یا اُسنے کبھی لقمہ ہمارے مطبخ سے کھایا تھا سب نے لاعلمی ظاہر کی یہ سنکر
حضرت مراقبہ میں گئے اور کچھ دیر کے بعد فرمایا کہ ملائک آسمانی کہتے ہیں کہ ایکدفعہ اس قبر والے نے
تمہارا چہرہ دیکھا تھا اور گمان نیک اپنے دل میں لے گیا تھا پس بخشدیا حق سبحانہ تعالےٰ نے اُسکو
اپنے فضل و کرم سے اب کبھی نالہ و فریاد کی آواز اس کی قبر سے نہ آئیگی چنانچہ ایسا ہی ہوا قول

مانگتے ہیں فیض خوبی سارے گل رنگ اور بو آپ سے
مردہ دل کو زندہ کر دیتے ہو تم یا حی یہ
لال ہوں لب بند رہتے ہیں [illegible]
اپنے گردن میں ہیں طوق [illegible] اپنا دل
دل کو غیرت سے [illegible]
تابع فرماں ہے [illegible]
آپ جسپر مہربان ہوا [illegible]
نام [illegible]
[illegible]

[illegible]

[illegible]

Marfat.com

Marfat.com

اور دعا کرتے ہیں اسکے حق میں کہ آسان ہو جائیں خدا کے حکم سے مشکلیں اُس کی غزل

ہو وہ شاہ کی جس نے گدائی غوث الاعظم کی
بنا زرِ خاک پا جس نے پائی غوث الاعظم کی

وہ محبوب خدا صمد علی شاہ ہنستے والا
ثنا خوان پھر نہ ہو کیونکر خدائی غوث الاعظم کی

صفا نورِ حقیقت سے ہوا ہے اُس کا آئینہ
عطا کی حق نے جس کو حق نمائی غوث الاعظم کی

کدورت صاف دھو دیتی ہے دل سے اُنکی الفت
صفا کرتی ہے سینہ کو صفائی غوث الاعظم کی

اگر تیغ محبت سے جدا ہو بند بند اپنا
کہاں منظور ہے ہمکو جدائی غوث الاعظم کی

ارے بت سر بسر سجدے میں تصویریں بنا لائیں
خدا کے روبرو روزِ قیامت ٹھوکریں دینگی

نہ پہونچا پائے عرش بریں بھی اُس کے پایہ کو
عزیزو غور سے کھلا یہ نکتہ کل سرور کی مشکل کے

مناقب نود و کم حضرت غوث الاعظم کی وفات کے ذکر میں

حسنی نسب کہ جناب غوث الثقلین محبوب سبحانی سید سلطان عبد القادر جیلانی شیخ کے والد ماجد سید ابو صالح موسیٰ جنگی دوست کے ۴۷۰ ہجری اس دار ناپائدار دنیا سے انتقال فرمایا اکیانوے برس کی عمر پائی اس تمام عرصہ میں ۹۰ سال تک جیلان مولد مسکن اپنے میں قیام رکھا پھر بغداد میں تشریف لائے اور ۹۰ برس کی عمر میں تعلیم علوم دینی و دنیاوی میں مصروف رہے اور پچیس سال تک عبادت و ریاضت شاقہ میں رہکر منازل سلوک کو طے کیا اور چالیس سال تک تعلیم و تلقین و اہل رکھنے الحق و دعوت الی الحق کے کام میں مشغول رہکر بندگان گمراہ کو منزل مقصود تک پہونچایا آخر جب زمانہ آ پہونچا کہ وہ آفتاب برج ولایت زیر ابر کے پردہ میں اپنا چہرہ نورانی چھپا لے تو اُس روز حضرت عزرائیل علیہ السلام ایک انسان کی شکل بنکر تشریف لائے اور ایک نامہ جو داعی ازل و کاتب قدرت کی طرف سے حضرت کے نام پر تھا حضرت کے فرزند ارجمند سید عبد الوہاب کے ہاتھ میں آیا تو لفافہ پر یہ جملہ لکھا تھا ہذا المکتوب عن الحبیب الی المحبوب پھر اُس کو کھولا اور

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

راستہ سیدھا ہے بیشک یہ خدا کے قرب کا
بے گمان ہے راہ حق راہ صواب قادری

طالبان حق نے پایا اس سے عرفان کا سبق
کاتب قدرت نے جب لکھی کتاب قادری

خلق کو پہنچا فقط اس گھر سے گھر فائدہ
جا بجا جاری ہے فیض بے حساب قادری

پی لیا ہے جس نے اس ساقی سے جام ہو ہوی
رہ گیا حشر سر مست شراب قادری۔

سرور ہی حاصل کرے یہ سرور بیدست و پا
ہو اگر بوس خدام جناب قادری۔

خاتمہ کتاب حضرت غوث الاعظم کے بعض خوارق و کرامات کے ذکر میں جو سوانح نگار مناقب غوثیہ کے اور کتب و الارشاد سے لیکر بہ تعداد تحفیل مناقب کے اس میں درج ہوئے اور نیز بعض فضائل صلوٰۃ یازدہ گانہ قادری کے بیان میں

عارف ربانی شیخ عبدالحق محدث کتاب بہجۃ القادریہ میں لکھتے ہیں کہ ایک نصرانی مذہب کا درزی حضرت غوث الاعظم کے کپڑے سیا کرتا تھا جب اسکے مرنے کا وقت قریب آیا تو اسکی طبیعت اسلام کی طرف راجع ہوئی اور حضرت کی خدمت میں آکر عرض کی کہ یا حضرت میں نے تمام عمر کفر میں بسر کی اب مرنے کو تیار ہوں موت سے ناچار ہوں نہیں معلوم کہ موت کے بعد کیا حالت وقوع میں آئیگی آپ کے مناقب جو میں نے سنے ہیں کرم فرمائی کیجئے حضرت نے فرمایا کہ عذاب گور سے مت ڈر وکیل خدا کے سب قبر میں تجھ سے پوچھنے آئینگے تو کہہ دینا کہ تمہارے خلق و زنجیر کھلے ہوئے ہیں عذاب سے ڈرینگے اور پوچھینگے تو کہہ دینا کہ میں نے پڑھے ہیں سو تم تو ہمارا نام لے دینا غرض اسی وقت مر گیا جب دفن کیا گیا اور منکر نکیر آکر سوال کیا اسنے جواب دیا کہ عبدالقادر اسکا نام ہے فرشتوں نے کہا تو ہو بہو اسی طرح ارشاد شیخ محی الدین کے زبان سے اقرار کیا شیخ محی الدین نے کہا کہ فقط یہ حضرت کا نام ہے اور نہ کوئی بات ہے [illegible] اسمائی نام سنکر [illegible] باقی متوجہ ہوئے [illegible] [illegible] سلام کے [illegible] اور نیز انیس القادریہ میں ہے کہ معراج کے بعد حضرت شاہ [illegible]

Marfat.com

Marfat.com

صلے اللہ علیہ وسلم نے ذکر کیا کہ بشب معراج متصل مقام سدرۃ المنتہیٰ ہمنے ایک بارگاہ دیکھی کہ بانوار
لاتذکرۃ الابصار آراستہ اور انوار الٰہی کے پردوں سے پیراستہ تھے اور اُس کے اندر دو مرغ
نہایت خوبصورت تھے ایک سفید کہ دروازہ پر کھڑا تھا اور دوسرا سبز کہ بارگاہ کے اندر مقام رکھتا
اور وہ مرغ دمبدم پرواز کرکے اتنا اونچا جاتا کہ عرش معلّٰے سے گذر جاتا اور پھر واپس آکر اپنے
مقام پر ٹھیر جاتا گویا پیام رسان جناب رب الارباب لعالم اسباب وہی مرغ تھا یہ حال دیکھکر
ہم بجناب ربّانی متوجّہ ہوئے اور ان دونوں مرغوں کا حال دریافت کیا ارشاد ہوا کہ یہ دونوں مرغ زیرک
آپ کے شجر شرافت کے آشیان پذیر ہیں مرغ سفید تو شیخ نامی بایزید بسطامی اور مرغ سبز محبوب
سبحانی سید شیخ عبدالقادر جیلانی کی روح ہے اور ان کا ظہور تمہاری امت اوتقاد ی آپ
سے ہوگا اور نیز کتاب حیات الحیات و گلشن کرامت میں تحریر ہے
میں جب حضرت غوث الثقلین اپنی والدہ کے بطن عفت میں
باب عالی پر آیا اور بہت مرتبہ سوال کیا اتفاقاً اس وقت گھر میں
کے کوئی مرد موجود نہ تھا بی بی صاحبہ ماجرا
تک گئیں اور سائل کو خیر پہنچایا چونکہ
اگر از پہلے جاؤ گے تو جو چیز چاہو گے
عیاں ہوئی
بجا
نمودار
سال
کسی

[illegible] اور شیخ [illegible] کو ہماری امداد تھی نوس کی تھی اور نیز شیخ عمر
صیرفی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ فرمایا حضرت غوث الاعظم نے محبوب سبحانی نے
کہ جن دنوں میں ہم بحالت تجرد و تفرد [illegible] جنگلوں میں بعبادت الٰہی مصروف تھے شیاطین بہ [illegible]
شکل بنا کر آتے [illegible] جیسا واقعہ بہت مرتبہ وقوع میں آیا تو امداد غیبی شامل حال ہوئی اور
ہاتف غیب سے ندا ہوئی کہ یا عبد القادر تو ثابت قدم رہ اور ثابت قدم رہ اور ثابت قدم رہ تا بدا مقام خوف نہیں کہ یہ وسوسہ
شیطان سے اور حافظ ہمارا نگہبان ہے وہ محفوظ ہے اور تو محبوب ہے اس سے [illegible]
تو ہم اسکی [illegible] شیطان [illegible] الفور [illegible] ہو گیا اور شیخ ضیاء الدین ابو نجیب
رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ فرمایا جناب غوث الاعظم محبوب سبحانی نے کہ ایام [illegible]
ایک [illegible] ہم [illegible] جنگل میں بعبادت الٰہی مشغول تھے کہ اچانک ایک نور کا [illegible]
سامنے [illegible] ظاہر ہوا کہ گویا آفتاب نکل آیا اس نور سے آواز ہوئی کہ [illegible]
محبوبی [illegible] اور [illegible] شیخ [illegible] اور [illegible]
حلال کر دیا [illegible] حرام [illegible] شیطان [illegible]
حلال کرتا ہے [illegible] اس [illegible] الفور [illegible] نور [illegible] ہو گیا [illegible]
یا عبد القادر [illegible] شیطان [illegible] نجات دی ورنہ صدہا اولیاء [illegible] شیطان
[illegible] کفر کے [illegible] ڈال چکا ہے اور نیز شیخ ابو سعید حریمی و ابو العباس [illegible]
رحمۃ اللہ علیہ روایت کرتے ہیں کہ شیخ مظفر تاجر بغداد سے بہت سا مال خرید
کر [illegible] اور شیخ [illegible] خدمت میں بطلب [illegible]
حاضر ہوا شیخ نے [illegible] کہا کہ اب کے سال تمکو سفر مبارک ہوگا مال کی [illegible]
[illegible] الاعظم کی [illegible] آیا [illegible] سنایا حضرت نے فرمایا
[illegible]

Marfat.com

Marfat.com

لوٹ لیا ہے اور مجھ کو [illegible]
اور کپڑے خون سے [illegible]
طرح کی خواب ہے [illegible]
تو جنگل میں [illegible]
سے چلکر بغداد میں [illegible]
فرمایا کہ تیرے [illegible]
معاملہ بخواب [illegible]
جو بات شیخ حماد نے مجھ سے [illegible]
میں تحریر ہے [illegible]
کے دروازہ پر آیا جب شیر کی [illegible]
گائے بندھی ہوئی تھی [illegible]
سے واپس آیا تو شیر [illegible]
کے پاس تھا [illegible]
سانپ دونو [illegible]
سے روایت [illegible]
تھا ہزاروں لوگ [illegible]
کئی لوگ [illegible]
آپ پریشان [illegible]
اور مدرسہ [illegible]
فرشتے [illegible]
کہ دیکھیں [illegible]

Marfat.com

Marfat.com

رہا جب بھولنے لگا تو ایک تاگے پر گرہ دینے لگا جب بہت سے گرہ دے چکا تو حضرت میری طرف
مخاطب ہوئے اور فرمایا کہ عمر ہم تو گرہ کھولنے میں مصروف ہیں اور تو گرہ پر گرہ دیتا جاتا ہے اور
نیز اُسی بزرگ سے روایت ہے کہ ایک روز ایک عیسائی راہب دیر کے رہنے والا حضرت کے
حضور میں آیا اور عرض کی کہ مدت سے اسلام کی محبت میرے جی میں تھی مگر میں چاہتا تھا کہ ایسے شخص کے
ہاتھ پر مسلمان ہوں جو بہترین اولیائے وقت سے ہو ایک رات عیسیٰ علیہ السلام میری خواب میں
آئے اور کہا کہ بغداد میں جاؤ اور سید عبد القادر کے ہاتھ پر اسلام لاؤ حضرت نے نہایت خوش ہو کر
راہب کو مسلمان کیا اسی طرح تیرہ شخص کفار دیار مغرب کے رہنے والے حضور میں حاضر ہوئے
اور بیان کیا کہ ہم تیرہ رفیق ایک جنگل میں جا رہے تھے کہ ہاتف غیب سے آواز ہوئی کہ بہت جلد بغداد میں
جاؤ اور شیخ عبد القادر کے ہاتھ پر اسلام لاؤ اسواسطے ہم حاضر آئے ہیں حضرت نے انکو بھی مشرف
باسلام کیا اور شیخ عبد اللہ بن ابو الفتح بغدادی فرماتے ہیں کہ ایک روز حضرت غوث اعظم
وعظ کہتے تھے ایسے سرمست ہائم شوق سبحانی ہوئے کہ جسم کی خبر نہ رہی بلکہ عمامہ مبارک بھی
سر سے گر گیا حضار مجلس نے بھی حضرت کی متابعت میں اپنی پگڑیاں اتار کر منبر پر رکھ دیں
جب حضرت کو افاقہ ہوا تو شیخ ابو القاسم کو پگڑیوں کے تقسیم کا حکم دیا سب پگڑیاں تقسیم ہو گئیں
صرف ایک [illegible] باقی رہ گئی [illegible] کوئی عورت حاضر مجلس نہ تھی [illegible]
[illegible] حضرت سے [illegible] حاجت
[illegible] حضرت [illegible]
[illegible] حضرت [illegible]

Marfat.com

Marfat.com

خبردار ہوئے اور منبر سے اٹھکر اپنی چادر شیخ ابو المعالی کے سر پر ڈالدی بمجرد اسکے شیخ کی سے
ایک اور شکل موجود ہو کر شیخ کی جگہ قائم ہو گئی اور حضرت کی جگہ بھی ایک اور صورت موجود ہو گئی
اور حضرت شیخ ابو المعالی کو ہمراہ لیکر سب کی نظروں سے پوشیدہ بطرفۃ العین ایک جنگل میں پہونچ
گئے جہاں ایک درخت اور چشمہ پانی کا تھا حضرت نے شیخ کو اشارہ کیا کہ یہاں رفع حاجت کر لیجئے
نے اپنا پیراہن اور ایک گچھا تالیوں کا درخت کے ساتھ لٹکا دیا رفع حاجت کے بعد پھر اس چشمے
استنجا و تازہ وضو کر کے اپنا پیراہن اٹھایا اور حضرت کیخدمت میں آئے حضرت نے آنکھیں بند کرائیں اور
ایکدم میں شیخ کو لیکر مجلس معلی میں پہونچ گئے گچھا تالیوں کا درخت کے ساتھ لٹکا [illegible]
مدیدے بعد شیخ کو اتفاق سفر بلاد عجم کا ہوا تو ہمراہ قافلے کے اتفاقاً اسی [illegible] پہونچے جہاں
وہ چشمہ و درخت تھا اور شیخ نے وہاں رفع حاجت کیا تھا شیخ کو تالیوں کا گچھا یاد آیا [illegible]
درخت کیطرف جو دیکھا تو وہ تالیاں بدستور لٹکی ہوئی [illegible]
اخلاص سے غوث الاعظم کی کرامت پر [illegible]
علیہ فرماتے ہیں کہ ایکروز حضرت غوث [illegible]
وفات کے بعد تشریف لیگئے پہلے دیر تک [illegible]
رکھتے جب فراغت پائی فرحت کے [illegible] حضرت کے [illegible]
تو فرمایا کہ جب ہم کیلان [illegible] نہیں آئے تو [illegible]
ہم اور حماد [illegible]
زینہ کے پاس پہونچے [illegible]
گئے اور سردی لگی اور تکلیف ہوئی [illegible]
ہیں مگر دھنا [illegible]
ڈھک دیا تھا اسواسطے [illegible]
یہ خبر [illegible] ہوئی تو شیخ [illegible]

Marfat.com

Marfat.com

حضرت [illegible] ایک دن بڑے بھی ایسا ہی فرمایا اور بہت سی گفتگو کی اور یہ بات ٹھہری کہ اگر خواجہ ابو یوسف
ابن ایوب ہمدانی اور شیخ ابو محمد عبد الرحمن دونوں بھائی عصر بھی اس بات کی تصدیق کر دیں تو شیخ
[illegible] اس بات پر یقین کریں اس بات کو ایکدم [illegible] نہیں پایا تھا کہ شیخ ابو یوسف
[illegible] دوڑے حضرت کی محفل میں حاضر ہوئے اور کہا کہ [illegible] کی سبب جو حضرت نے فرمایا
[illegible] تھا کہ شیخ عبد الرحمن [illegible] اختیار دوڑتے ہوئے
[illegible] آپہنچے اور حضرت کی بیان کی تصدیق کی جب وہ سب سنکر دم بخود ہوئے اور جو حضرت نے
[illegible] تھا اور شیخ شہاب الدین عمر سہروردی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے
ہیں کہ جوانی کی عمر میں ایک علم کے پڑھنے کا کمال شوق تھا اور چند کتابیں حفظ کر لی
[illegible] ہم نہ نکلتے تھے تو ایک روز [illegible]
[illegible] حضرت پیر دستگیر [illegible] علم کلام پڑھنے [illegible]
[illegible] حضرت نے ہاتھ بڑھا کر ہماری چھاتی کو لگایا اسی وقت علم کلام
[illegible] پڑھنے کا ایسا شوق ہوا کہ تھوڑے عرصہ میں حاصل کر
[illegible] بغدادی فرماتے ہیں کہ ابو غالب فضل ابن اسماعیل ملک التجار بغداد کا
[illegible] آخر اپنے بغداد کے تمام بزرگوں کی دعوت کی
[illegible] حضرت غوث الاعظم بھی تشریف لیگئے جب کھانا کھا کے
[illegible] ایک ٹوکرا میں ڈالکر اور کپڑے سے ڈھک کر مجلس میں لے آئے
[illegible] حضرت غوث الاعظم [illegible] اور فرمایا کہ اس ٹوکرے کے اوپر سے کپڑا
[illegible] نظر آیا حضرت نے لڑکے کو ارشاد
[illegible] کی ہمارے ہوئی تھی سوداگر
[illegible] رحمۃ اللہ علیہ
[illegible] بغدادی نے اپنے [illegible] کے وقت اپنے

Marfat.com

Marfat.com

وصیت کی کہ ہماری وفات کے بعد تم حضرت غوث الاعظم کی خدمت میں حاضر ہو جاؤ تمکو اپنے خاندان
میں داخل کرینگے چنانچہ اُسنے وصیت پر عمل کیا۔ حضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے حضرت کی خدمت
مہربان ہوئے اور تھوڑے عرصہ میں انکو مراتب کمال پر پہنچا کر [illegible]
ایک روز صاحبزادہ حضرت کے مدرسہ معلّٰی میں علماء کا لباس پہنے ہوئے [illegible]
آیا اور اُسکے سر اور منہ کی آستین پکڑ لی اور کہا کہ یہ کیا [illegible]
کسی امیر کبیر کے فرزند کی ہے یہ تقریر سنکر صاحبزادہ [illegible]
کی پوشاک پہن کر حضرت کو [illegible] کسی کو معلوم نہ [illegible]
ہو گئے [illegible] اور ایک صاحبزادہ ایک [illegible]
[illegible]

Marfat.com

Marfat.com

[illegible] اگرچہ میں اسوقت ہمراہ تھا مگر ڈر کے مارے پوچھ نہ سکا دوسرے روز علی الصباح حاضر ہوا تو حضرت
متبسم ہوئے اور ارشاد کیا کہ وہ شہر شہر نہاوند ہے جو یہاں سے بہت فاصلہ پر ہے وہاں سات کس قطب
و ابدال اس ولایت کے رہتے ہیں ایک کس ان میں سے کل مر گیا تھا خواجہ خضر علیہ السلام اسکو غسل و کفن
کر کے دفن کے لئے اٹھا لے گئے تھے ہم بحکم الٰہی وہاں گئے اور ایک نصرانی کو مسلمان کر کے متوفی
کی جگہ قطب مقرر کر دیا تم ہماری زندگی تک یہ راز کسی سے ظاہر نکرنا اور شیخ ابو سعید عبداللہ
بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میری منکوحہ فاطمہ نام گھر کے چبارہ سے یکایک گم ہو گئی بوجہ
اس حادثہ کے میں حضرت بجد نہیں گیا اور ماہیت حال عرض کی ارشاد کیا کہ آج رات تو ویرانہ میں
جا کر بیٹھ جا اور اپنے چار طرف خط کھینچ لے اور پڑھ بسم اللہ الرحمن الرحیم [illegible] یا شیخ
عبدالقادر پہلے ہزاروں مخلوق تمام رات تیرے پاس آتی رہیگی صبح کے قریب جنات کا بادشاہ
حاضر ہوگا اس سے تو اپنا حال عرض کرنا میں نے حسب الحکم تعمیل کی تمام رات ہزاروں [illegible]
[illegible] تمام کیفیت عرض کی [illegible]
[illegible] بادشاہ [illegible] اور فرمایا کہ بغداد کے لوگ کیسے [illegible]
[illegible] ضرور [illegible] ہونا چاہئے یہ کہا [illegible]
[illegible] آگ لگ گئی [illegible]

Marfat.com

Marfat.com

لوگ جمع ہوکر حضرت کے دروازہ پر آئے مگر کسی کو طاقت نہ تھی کہ روبرو جائے اور قصور بخشوائے آخر
بندہ راوی اس روایت کا خدمت میں گیا اور نہایت عجز وزاری کرکے قصور بخشوایا اسیوقت آگ
بجھ گئی اور مطلع صاف ہوا اور شیخ بقا رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک روز حضرت کے
حضور میں میرے دل میں خیال گذرا کہ کسی ولی کی زیارت رجال الغیب میں سے ہوجائے تو بہتر قسمت جب
میں رات کو سویا تو خواب میں دیکھا کہ روضہ منورہ امام احمد حنبل کے روبرو کوئی شخص سوتا ہے
اور روضہ کے اندر سے آواز آئی کہ یہ وہی شخص سوتا ہے جس کے دیکھنے کی تو آرزو رکھتا ہے جب
کو میں بیدار ہوا تو خواب کی تصدیق کے لئے امام احمد حنبل کے روضہ کیطرف گیا دیکھا کہ فی الحقیقت
ایک شخص روضہ کے سامنے سویا ہوا ہے میرے جانیسے وہ اٹھ کھڑا ہوا اور اس جگہ سے دریا
چلا جب دریا کے نزدیک پہونچا تو دونوں کنارے دریا کے آپس میں ملگئے اور وہ گذر گیا میں نے پوچھا کہ آپ
ہیں سنے جواب دیا حنفیاً مسلماً یہ کہکر چلدیا اور میں نے جانا کہ وہ ولی حنفی مذہب ہے وہاں سے میں غوث الاعظم
خدمت میں آیا ابھی کچھ حال عرض نہیں کیا تھا کہ حضرت نے ارشاد کیا کہ آج تمام روئے زمین کے ولیوں سے
یہ بھی ایک حنفی مذہب ہے جسکو تو نے دیکھا ہے اور وہ رجال الغیب میں سے ہے اور شیخ حسن
ابی القاسم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ شیخ ابوبکر حمامی اگرچہ [illegible]
سماع سنا کرتا تھا حضرت نے اسکو بہت منع کیا مگر وہ باز نہ آیا [illegible]
لے اور فرمایا کہ ابوبکر شرع محمدی ہمسے تیری شکایت کرتی ہے تجھے سزا [illegible]
سینہ کو لگایا فی الفور اسکی ولایت [illegible]
زمین پر گرا چند ماہ کے بعد اسکی والدہ حضرت کی خدمت میں آئی اور بیٹے کے [illegible]
فرمایا کہ یہ تیرے گھر میں جو چاندی آٹھویں [illegible] تیرا بیٹا اسمیں موجود [illegible]
تو یہ معمول نہ ہوگیا آٹھویں روز موتمی [illegible]
سے باتیں کرا کر چوتھے کے جنگل لیجاتے [illegible]
نہایت تھی ایک روز شیخ [illegible]

Marfat.com

Marfat.com

دلکا مقصود ہو بیان کر شیخ مظفر نے عرض کی کہ شیخ ابوبکر کی عفو تقصیر کا سوال ہے حکم ہوا کہ صبح کو تم
بحضور غوث الاعظم جاؤ اور اُنسے ابوبکر کی تقصیر بخشواؤ پس شیخ مظفر علی الصباح حضرت کی خدمت میں
حاضر ہوئے ابھی کچھ زبان سے عرض نہیں کی تھی کہ حضرت نے کہا یا مظفر بلغ رسالتک یعنی بحکم ملک الرحمن اور بیغام
سید الانام جو لایا ہے بیان کر شیخ مظفر نے سب کیفیت ظاہر کی اور ابوبکر کی معافی قصور کی التجا کی ابھی
یہ بات ختم ہونے نہیں پائی تھی کہ ابوبکر حاضر ہو گیا اور حضرت نے اسکو بغلگیر فرما کر اسکی لغزشوں کے احوالے کی ملک
المضاعف اپنے پاس سے بخشی اور شیخ ابو عبد اللہ محمد شریف بن خضر حسنی موصلی فرماتے ہیں کہ
ایک رات حضرت غوث الاعظم نے عشا کی نماز کے بعد امام احمد حنبل کے روضہ کیطرف جانیکا عزم
کیا رات نہایت تاریک تھی راستہ میں اندھیری رات کی شکایت کی فی الفور حضرت نے انگلی سے ایک
درخت کیطرف اشارہ کیا درخت بھر طور کیطرح روشن ہو گیا جب وہ پیچھے گذر گئے تو دوسرا درخت روشن ہوا
اسیطرح ہر ایک درخت جو آگے آتا شمع کی طرح روشن ہو جاتا اور ہم روشنی میں امام صاحب کے مزار تک
پہنچ گئے واپسی کے وقت بھی ایسا ہی ظہور میں آیا اور شیخ ابو القاسم شریف حسینی فرماتے
ہیں کہ ایک مرید حضرت غوث الاعظم کا ایک رات ستر اشکال مختلفہ سے محتلم ہوا صبح
کو جب خدمت میں آیا اور عرض حال کیا فرمایا کہ تیرے مقسوم میں مقدر تھا کہ تو اپنی عمر میں ستر
عورتوں کے ساتھ [illegible] ہمنے خدا کی جناب میں دعا کر کے اُن بیداری کے معاملہ کو خواب میں تبدیل
کر دیا کتاب تحفۃ القادریہ میں حضرت شاہ ابو المعالی قادری کرمانی رح لاہوری
فرماتے ہیں کہ ایک روز حضرت غوث الاعظم اپنے دولتخانہ کے چھت کے نیچے لکڑی رکھے تھے کہ چوہا
چھت سے مٹی گرا آپنے کچھ توجہ نہ کی دوسری مرتبہ بھی ایسا ہی واقعہ وقوع میں آیا تو حضرت نے جہت کیطرف
دیکھا معلوم ہوا کہ چوہا چھت سے مٹی گراتا ہے فی الفور بنظر جلالت اثر کے چوہے کا سر تن سے جدا ہو کر
زمین پر گر پڑا اسیطرح ایک دفعہ حضرت بمقام مدرسہ وضو کر رہے تھے کہ کسی اڑتے ہوئے پرندے نے
[illegible] کر دی حضرت نے اسکیطرف دیکھکر فرمایا کہ [illegible] فی الفور وہ پرند زمین پر آ پڑا اور مر گیا
حضرت نے دعا و خیرات کر دی اور فرمایا کہ [illegible] حضرت کی فرزند دلبند

Marfat.com

روایت فرماتے ہیں کہ ایکروز حضرت غوث الاعظم جامع مسجد کو تشریف لئے جاتے تھے رستہ میں دیکھا کہ
سلطانی سپاہ شراب کے مشکیزے بیلوں پر لاد کر چلے جاتے ہیں حضرت نے اُن کو آواز دی کہ ٹھہر جاؤ
نہ ٹھیرے پھر حضرت بیلوں کی طرف مخاطب ہوئے اور ٹھیر جانے کا حکم دیا بیل کھڑے ہو گئے ہر چند سپاہی لوگ
بیلوں کو مارتے تھے وہ قدم نہیں اٹھاتے تھے حضرت نے بنظر جلال سپاہیوں کی طرف دیکھا تو سبکو قولنج کی
بیماری شروع ہو گئی اور زمین پر لوٹنے لگے اور عرض کی یا حضرت ہم شراب خلیفہ کے حکم سے لائے ہیں حکم کی تعمیل
میں معذور ہیں چونکہ وہ فی الحقیقت معذور و محکوم تھے اُنکا قصور معاف ہوا اور شراب کے سب برکت ہو گئے یہ خبر خلیفہ
بغداد نے پائی خدمت میں حاضر آیا اور شراب سے تائب ہوا اور شیخ ابو المظفر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک روز
حضرت غوث الاعظم شیخ علی قادری کی حیات کو کہ بیمار تھے تشریف لے گئے انکے گھر میں دو کھجور کے
درخت کئی سال سے خشک کھڑے تھے حضرت نے بتقریب ادائے نماز چاشت ایک درخت کے نیچے وضو کیا
اور ایک کے نیچے نماز ادا کی اسیوقت دونو درخت سرسبز ہو گئے اور شیخ ابو العباس احمد حضرت کا
روایت کرتا ہے کہ ایکمرتبہ بایام قحط حضرت نے ایک پیمانہ گندم مجکو دیا اور فرمایا کہ اس غلہ کو
ایک برتن میں ڈالکر برتن کا منہ بند کر دو اور برتن کے نیچے سے سوراخ کر رکھو [illegible] غلہ
[illegible] کا رہو اُس سوراخ سے نکال لیا کرو جب تک برتن کا منہ نہ کھولے کبھی [illegible]
[illegible] شروع میں آیا اور پانچ سال تک ہم غلہ اُس سے نکالتے [illegible]
ڈالا اور غلہ نکالنا موقوف ہو گیا کتاب تحفۃ القادریہ میں لکھا ہے کہ [illegible]
عبد الوہاب حضرت کے فرزند دلبند کے پانچ فرزند تھے انمیں سے ایک حضرت شیخ جمال اللہ الدین
وصورت حضرت کی صورت کیساتھ مشابہت تھی اور حضرت انکو سب سے زیادہ پیار کرتے [illegible]
انکو دائمی خدا نصیب ہوئی کہ آجتک وہ سیر اقالیم [illegible]
کہ یا حضرت یہ سچ ہے کہ حق سبحانہ و تعالیٰ [illegible]
کب ہے اُنھوں نے فرمایا کہ [illegible]
[illegible]

Marfat.com

Marfat.com

فرماتے تھے کہ اے شیخ جمال اللہ میں جانتا ہوں کہ تو عیسیٰ علیہ السلام زمانہ کو پائیگا اور ان کی صحبت
کا حظ اٹھائیگا پس سلام ہمارا عیسیٰ نبی کو پہونچا اس بات سے ہمکو یقین ہے کہ ہم عیسیٰ مسیح کے وقت تک زندہ رہینگے
آئندہ غلام الغیوب جانے اور شیخ احمد ابن صالح جیلانی سے روایت ہے کہ ایکروز حضرت غوث الاعظم وعظ
فرما رہے تھے اور مجلس گرم تھی کہ یکایک ایک بڑا سیاہ سانپ محفل سے ظاہر ہوا لوگ متفرق ہونے لگے حضرت نے
آواز دی مت ڈرو توکل بخدا کرو کہ یہ بھی ایک خدا کا بندہ اور خدا کے حکم کا محکوم ہے حکم کے بغیر کسی پر وار نہیں کرسکتا چنانچہ
وہ سانپ منبر پر چڑھ آیا اور حضرت کی پشت اور گردن کیطرف سے ہو کر گریبان میں داخل ہوا اور پیراہن کے دامن کے نیچے سے نکلکر
منبر کے پایہ پر کھڑا ہو گیا اور منہ سے کچھ بولا حضرت نے بھی اسکو اسی زبان میں جواب دیا جب سانپ چلا گیا تو حاضرین نے
دریافت حال کیا فرمایا کہ یہ سانپ بڑی عمر کا ہے کہتا تھا کہ میں نے بہت سے اولیا کو آزمایا مگر تمہاری طرح مستقل
مزاج نہیں پایا اور نیز اسی راوی سے روایت ہے کہ جامع منصور میں حضرت غوث الاعظم ایک روز
پڑھ رہے تھے کہ ناگاہ ایک کالا سانپ آیا اور سجدہ گاہ پر بیٹھکر پھن پھیلایا حضرت نے سر سجدہ کو جھکایا تو ایک ہاتھ
سے اسکو ہٹایا پھر سجدہ کیا اسیطرح چار مرتبہ موقع ہوا جب حضرت قعدہ ثانی پر بیٹھے تو وہ سانپ
پشت کیطرف سے گلے پر چڑھ آیا اور گردن میں پیچ ڈالکر اپنا پھن حضرت کے چہرہ کے روبرو کیا جب حضرت
سے فارغ ہوئے تو سانپ غائب ہو گیا دوسرے روز جب حضرت باہر ظاہر ہوئے گئے تو ایک شخص جنگل سے نکلکر
حضرت کے روبرو آیا اور تعظیم [illegible] کی اور عرض کی کہ میں وہی سانپ ہوں کہ کل حضرت کے [illegible]
[illegible] ہوں اور بہت سے اولیا کو میں نے آزمایا مگر حضرت کا استقلال کسی [illegible]
اور مجھے خادم بناؤ دین کا کلمہ سکھلاؤ چنانچہ وہ جن مسلمان ہوا اور شیخ ابو عبد اللہ بغدادی روایت
کہ ایکروز صدقہ بغدادی کہ ایک ولی کامل تھے حضرت کی مجلس میں تشریف لائے اسوقت ابھی حضرت حجرہ میں تھے اور لوگ
صدہا منتظر تشریف آوری کے دروازہ پر حاضر تھے اتنے میں حضرت آگئے [illegible] فرمایا اور بعد کے حضرت
کچھ کلام کریں [illegible] میں ایک عجیب کیفیت [illegible] لوگ [illegible]
[illegible] ابھی حضرت نے وعظ کلام کچھ نہیں کیا تو [illegible] حضرت نے [illegible]
بنور باطن واقف ہوئے فرمایا کہ آج ایک [illegible]

Marfat.com

Marfat.com

[illegible] ہمارے روبرو وقوع میں آئی ہے اہل محفل اُسکے فیض و برکات و حالات کے مہمان ہیں یہ بات سنکر شیخ صدر
کے دلمیں یہ خیال گذرا کہ ایسا کامل ولی جس نے ایکدم سے بیت المقدس اور بغداد کا راستہ طے کیا ہے تو کیسی بات
سے کرتا ہے فرمایا کہ تو یہ اسبات سے کرتا ہے کہ پھر ہوا میں نہ اڑے اور وہ محتاج ہے اسبات کا کہ کھلاؤں میں اُسکو خدا
کی محبت اور بزرگوں اظہار کرامت و خوارق سے اور شیخ ابو القاسم احمد بغدادی رح فرماتے ہیں کہ ہر ایک
کے آغاز میں ہر ایک مہینہ آدمی کی شکل بنکر حضرت کی خدمت میں آتا تھا اور جتنے واقعات اس مہینے میں ہونے والے ہوتے
اُنسے حضرت کو اطلاع کر جاتا تھا آخری سال حضرت کی عمر کے ماہ رمضان نہایت غمگین شکل بنکر حضرت کے پاس آیا
اور زار زار رویا اور کہا کہ میں اب کے سال حضرت کی زیارت سے مستفید ہوا ہوں آیندہ سال جب آؤنگا
سے محروم جاؤنگا اور شیخ الاسلام ابو عبد اللہ بن ابو الفتح بغدادی رح فرماتے ہیں کہ
بندہ حضرت کی محفل میں حاضر تھا حضرت حالت استغراق میں تھے اتنے میں حضرت نے فرمایا
جلشانہ اسبات پر قادر ہے کہ طیر اخضر کو اسجگہ پیدا کر دیوے اور وہ ہمارے کلام سے [illegible]
حاضر ہوا اور آستین مبارک میں بیٹھکر بعد ایک ساعت کے غائب ہو گیا پھر فرمایا کہ اگر خدا چاہے [illegible]
محفل میں بھیجدیوے اور وہ ہمارے کلام سے مستفید ہوں [illegible]
[illegible] کا انکی ہجوم سے بھر گیا راوی صدر سے روایت ہے
[illegible] کہ میری منکوحہ کو صرع کا آزار ہے جس سے وہ سخت ناپاک [illegible]
[illegible] تیری عورت کو صرع کی [illegible] عاید ہو [illegible]
[illegible] شیخ عبد سلطان [illegible] جیلانی کا حکم ہے کہ [illegible]
[illegible] ہوتی ذرا [illegible] صلوٰۃ [illegible] کہ [illegible] صلوٰۃ [illegible]
[illegible] ارادت ہو [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] شیخ یوسف [illegible]

Marfat.com

Marfat.com

کو خواب میں دیکھا اور عرض کی کہ یا حضرت اگر کسی شخص کی اجل نزدیک پہونچی ہو تو اسکی بھی کوئی
دوا ہے کہ وہ صدمۂ موت سے امان پاوے اور عمر اسکی کچھ بڑھ جاوے فرمایا کہ جو کوئی صلوٰۃ دوگانہ یا ماز دہ گانہ
ولدی سید عبد القادر باعتقاد درست ادا کرے البتہ عمر اسکی بڑھ جائیگی کتاب بہجۃ الاسرار میں تحریر ہے
کہ فرمایا حضرت شاہ ولایت غوثیہ نے کہ مَن استعانی فی کُربتہ کُشف عنہ ومَن نادانی فی شدۃ فرجت عنہ ومَن توسل
الی اللہ عز وجل قضیت حاجتہ ومَن صلّی رکعتین ویقرأ فی کل رکعۃ بعد الفاتحۃ سورۃ الاخلاص احدی عشر مرۃ
ثم یصلی علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثم یخطوا الی جہۃ العراق احدی عشر خطوۃ ویذکرہ حاجتہ فانہا لا تقضی
اور طریق ادائے نماز یہ ہے کہ غسل کرے اور جامہ پاکیزہ پہنے اور خوشبو جلائے اور جاے پاک
پر نیت دو رکعت ادائے صلوٰۃ الاسرار تقرباً الی اللہ کرے اور بعد فاتحہ گیارہ مرتبہ سورہ اخلاص پڑھے
پھر گیارہ مرتبہ اسمائے مبارک آنحضرت کے زبان پر لاوے بعدہ کھڑا ہو جاوے اور بجانب عراق گیارہ قدم
اٹھاوے اور ہر قدم پر یا شیخ الثقلین یا قطب ربانی یا غوث صمدانی یا محبوب سبحانی ابو محمد عبد القادر جیلانی
کہے اور اپنے حاجت اپنی چپ رکھے اور درود شریف جو یاد ہو گیارہ مرتبہ پڑھے اور فاتحہ
سورۂ اخلاص گیارہ مرتبہ اور سورۂ اذا جاء نصر اللہ گیارہ دفعہ اور پڑھے یا جنود اللہ یا
یا قاضی الحاجات بعدہ مراقبہ میں جاوے اور مصلے پر بیٹھ کر لا الٰہ الا
میں جاوے اور پڑھے یا روح القدس و یا جنود اللہ و یا عباد اللہ اغثنی و امدنی
یا قاضی الحاجات اور شیخ الشیوخ شیخ شہاب الدین عمر سہروردی کتاب
عوارف میں تحریر فرماتے ہیں کہ برائے حاجات دینی و دنیوی نماز یازدہ گانہ جناب
غوثیہ سے چہرہ ادا کرے کہ بعد نماز فرض مغرب دو رکعت نماز ادا کرے اور دو نو رکعت میں فاتحہ ایک مرتبہ
اور سورۂ اخلاص گیارہ مرتبہ اور بعد سلام درود شریف پڑھے من بعد گیارہ قدم طرف عراق کی اٹھاوے
گیارہ قدم ایک ایک اسم منجملہ اسمائے جناب غوثیہ پڑھے بعدہ آواز بلند ندا کرے یا حضرت غوث صمدانی
یا غوث الثقلین فی جمیع الامور فی الدنیا والآخرۃ امدنی واغثنی باذن اللہ وبحرمۃ
فرمایا حضرت نے کہ جو کوئی اس عمل کو کرے انشاء اللہ تعالیٰ تین دن میں

Marfat.com

Marfat.com

عارف حق آگاہ رحمانی شاہ قادری لکھتے ہیں کہ جو شخص یہ دوگانہ نماز معہ یازدہ خطاب آنحضرت پڑھے نہ سر سجدہ سے نہ اٹھایا ہوگا کہ حاجت اُسکی روا ہوگی مشائخ اہل یقین شیخ غلام محی الدین قادری فرماتے ہیں کہ اول دوگانہ بہ دستور مرقوم پڑھے اور بعد سلام سجدہ میں جاوے اور پڑھے اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الْکُلُّ وَاَنَا الْکُلُّ وَکُلُّ الْکُلِّ مِنْ بَعْدِ گیارہ قدم طرف عراق کی جاوے اور ایک ایک قدم پر ایک ایک اسم منجملہ یازدہ اسمائے آنحضرت پڑھے بعدہ قدم راست پیچھے پر رکھے کہ گویا روبروئے آنحضرت حاضر ہے اور عرض کرے یا شیخ الثقلین اَغِثْنِیْ وَاَمْدِدْنِیْ فِیْ قَضَاءِ حَاجَتِیْ وَاَنْجِحْ طَلَبَتِیْ المومنین بعدہ سورہ فاتحہ و اخلاص گیارہ گیارہ دفعہ پڑھے اور پس پا ہو کر مصلے پر آوے اور ایک ایک نام آنحضرت کا زبان پر لاوے اور مصلے پر آکر تصور حضوری روضہ منورہ آنحضرت فاتحہ پڑھے اور کہے اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا شَیْخَ الثَّقَلَیْنِ اَغِثْنِیْ وَاَمْدِدْنِیْ بعدہ بیٹھ کر پڑھے حاصل ہوگا اور نیز فوائد الاذکار میں لکھا ہے کہ بعد ادای دوگانہ یازدہ جاوے اور ہر قدم پر شیخ الثقلین یا قطب ربانی یا غوث صمدانی اغثنی پڑھے کر کھڑا ہو جاوے اور تصور حاضری روضہ آنحضرت کرے اور گیارہ فاتحہ اور اسیقدر سورۂ اخلاص اور اسیقدر یہ دعا پڑھے یا شیخ سید ابو محمد شیخ عبد القادر جیلانی الحسنی الحسینی الحنبلی الشافعی اغثنی الحاجات پھر پچھلے پاؤں پیچھے ہٹ کر مصلے پر آوے اور بیٹھ کر پڑھے یا پڑھکر سرخ پاک غوثیہ اور دوالہ شریفہ آنحضرت کے لکھے اور حاجت خواہ العرض از جانب مصنف الحمد للہ والمنۃ کہ مدار ظہور کرامات حسنین محبوب سبحانی قطب ربانی شیخ سید عبد القادر جیلانی بہ یکدستہ عجیب تیار ہوا مطبوع ہوئی [illegible]

Marfat.com

Marfat.com

اپنی طرف سے کسیطرح کمی وزیادتی نہیں کی ہاں خاتمہ کے مناقب اور کتابوں سے نقل کر کے شامل کئے ہیں
منظوم عربی مدحیہ بھی اپنی قلم سے لکھکر ہر ایک مناقب کے اخیر میں تحریر کر دیں پہلا ترجمہ ۱۲۸۲ھ میں ہوا پھر بہ
لاہور و دہلی و لکھنؤ میں چھپ کر مشتہر ہو چکا ہے مگر اس ترجمہ کو کمترین نے پھر دیکھا اور نظم و نثر میں دست اندازی کی
جسکو بعد درستی ایضاً منشی گلاب سنگھ اینڈ سنز تاجر کتب لاہور نے چھاپ کر مشتہر کیا ہے خداوند تعالے انکو دو جہان میں جزائے خیر دے آمین

تمت

قطعات تاریخ

تاریخ افکار حکیم محمد انور صاحب تخلص انور لاہوری سلمہ اللہ تعالے

ملک سخن این نامۂ نامی نوشت
چون بنام غوث محی الدین شہ عالی وقار

[illegible] بفضل ایزدی
مستفیض اند زمانہ ہر صغار و ہر کبار

[illegible] مؤلف [illegible] عقبی اجر نیک
خالق اکبر خداوند جہان پروردگار

[illegible] کرد دنیا تا قیام این جہان
احترام و اعتزاز و افتخار و اقتدار

[illegible] در لاہور گشت
این گرامی نامۂ نامی بہ فضل کردگار

[illegible] اہل دین
یافت پے در پے بشرق و غرب عالم اشتہار

[illegible] بستان خوبی بار بار آمد بہار
اندرین بستان خوبی بار بار آمد بہار

[illegible] عش
فاضلان ہر ولایت شاعران ہر دیار

[illegible] حق بقدر جان و دل [illegible] شدند
بذل دل کردند جان و دل برین سودا نثار

[illegible]
مؤلف باشد این نسخہ ہمیشہ یادگار

[illegible] مطبوع طبایع چنیں
گفت [illegible] گلدستہ مطبوع طبایع چنیں

[illegible]

[illegible] ماہ رجب [illegible] سرور کائنات
[illegible] ۱۳۲۱

Marfat.com

Marfat.com